ہفت روزہ
القلم پشاور
608
WEEKLY
ALQALAM-e-PESHAWAR
www.alqalamonline.com





زندگی وقلم

سعدی کے قلم سے

برما بے تاب



اللہ تعالیٰ برما کے مسلمانوں کو اپنی حفاظت، نصرت اور رحمت عطاء فرمائے...... اور ملک اراکان و برما جو کہ اُن کا اپنا ملک ہے وہاں اُن کو قوت، شوکت اور غلبہ عطاء فرمائے...... آہ! دور دور تک پھیلے ہجرت کے قافلے...... خالی خالی آنکھوں سے خلاؤں میں گھورتے معصوم بچے...... اور سر جھکا کر آنسو چھپاتی...... خون جگر پیتی مسلمان مائیں، بہنیں اور بیٹیاں...... یا اللہ رحم، یا اللہ نصرت......

لگتا ہے برما کی ظالم بدھشت حکومت...... اب سرخ طوفانوں کا سامنا کرے گی...... یہ ملک اب امن کو ترسے گا اور "اشین وراتھ" جیسے درندے اپنے دانتوں سے اپنے ہاتھوں کو کاٹیں گے...... ان شاء اللہ، ان شاء اللہ

ہر دہشت گرد مسلمان

"ہر مسلمان دہشت گرد نہیں ہے...... مگر یہ بھی سچ ہے کہ ہر دہشت گرد "مسلمان" ہے......"

یہ وہ جملہ ہے جو آج کل ساری دنیا میں بہت مشہور ہے...... یہودیوں اور صہیونیوں نے "فلموں" کے ذریعہ اپنے نظریات لوگوں کے دلوں میں بٹھانا اپنا مشن بنا رکھا ہے...... اسی لئے وہ اربوں ڈالر کا سرمایہ فلموں پر لگاتے ہیں اور دنیا کی سوچ پر اثر انداز ہوتے ہیں...... انہوں نے یہ جملہ بھی عام کیا ہے کہ...... دنیا کا ہر دہشت گرد مسلمان ہے...... گذشتہ سال جرمنی میں ہونے والی ایک کانفرنس میں...... فرانسیسی وزیر خارجہ نے بھی یہی جملہ دہرایا...... حالانکہ یہ جملہ سراسر جھوٹ اور شرارت ہے...... دنیا بھر میں غیر مسلم دہشت گردوں کی تعداد مسلمان مجاہدین سے کہیں زیادہ ہے...... مگر فرق یہ ہے کہ...... جو حملہ کوئی مسلمان کرے اسے دہشت گردی کہا جاتا ہے اور جو حملہ کوئی غیر مسلم کرے اسے دہشت گردی نہیں کہا جاتا...... کوئی مسلمان اپنی گاڑی راہ چلتے لوگوں پر چڑھا دے تو یہ واقعہ دہشت گردی ہے...... لیکن اگر کوئی عیسائی اپنی گاڑی مسلمانوں پر چڑھا دے تو یہ دہشت گردی نہیں ہے...... کوئی مسلمان کسی غیر مسلم پر چاقو سے حملہ کردے تو یہ دہشت گردی ہے...... لیکن غیر مسلم اگر مسلمانوں پر بموں، میزائلوں اور طیاروں سے حملہ کردیں تو یہ دہشت گردی نہیں ہے...... اب برما کی صورتحال سامنے رکھیں...... بدھ مذہب کے پیروکار جتھے اور لشکر بنا کر مسلمانوں پر حملے کر رہے ہیں...... وہ مسلمانوں کی پوری پوری بستیاں جلا رہے ہیں...... مگر نہ ان کو دہشت گرد کہا جا رہا ہے...... اور بدھ مذہب پر کوئی بات کی جارہی ہے...... اور نہ ہی ان بدھ دہشت گردوں کے...... بدبودار لیڈر "اشین وراتھ" کو عالمی دہشت گرد قرار دیا جا رہا ہے...... اگر مسلمان اپنے ملک میں بسنے والی غیر مسلم اقلیت کے ساتھ یہ سلوک کرتے تو اب تک سلامتی کونسل کی قرارداد آچکی ہوتی...... مسلمانوں کی اقتصادی ناکہ بندی کردی جاتی اور جلد ہی ان پر فضائی بمباری شروع ہو جاتی...... مگر "بدھشت دہشت گرد" آزاد ہیں بے فکر ہیں...... اور وہ ہزاروں مسلمانوں کا خون بہا رہے ہیں...... جب دنیا ایسی بے انصاف ہو جائے تو پھر شاید مسلمانوں کو واقعی دہشت گرد بن جانا چاہیے...... تاکہ دشمنوں کا یہ جملہ سچا ہو جائے کہ...... ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے...... ورنہ آج تو یہ حالت ہے کہ ہر مظلوم مسلمان ہے...... ہر بے گھر مسلمان ہے...... اور ہر ستایا ہوا مسلمان ہے......

آہ! برمی مسلمان کا دکھ دیکھا نہیں جا رہا...... یا اللہ ہمیں توفیق اور قوت دے کہ ہم ان کے لئے بہت کچھ کرسکیں......

> جب دنیا ایسی بے انصاف ہو جائے تو پھر شاید مسلمانوں کو واقعی دہشت گرد بن جانا چاہیے...... تاکہ دشمنوں کا یہ جملہ سچا ہو جائے کہ...... ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے...... ورنہ آج تو یہ حالت ہے کہ ہر مظلوم مسلمان ہے...... ہر بے گھر مسلمان ہے...... اور ہر ستایا ہوا مسلمان ہے......

بن لادن نہیں بن چوہا

برما میں مسلمانوں پر حملوں کی قیادت ایک بدھ راہب کر رہا ہے جس کا نام "اشین وراتھ" ہے...... بدھ مذہب کے لوگوں کا دعویٰ ہے کہ...... ان کا مذہب امن کا درس دیتا ہے...... بدھ مذہب کے پیروکار کسی جانور کا گوشت نہیں کھاتے...... انڈہ نہیں کھاتے...... پرندوں کو قید نہیں کرتے...... اور مال خرچ کر کے پکڑی گئی مچھلیوں اور پرندوں کو آزاد کرواتے ہیں...... "بہار" سے تعلق رکھنے والے ہمارے ایک قیدی ساتھی بتاتے تھے کہ "گیا" نامی علاقے میں بدھ مذہب کے پیروکار زیارتوں کے لئے آتے تو ہم شاپر میں پانی ڈال کر اس میں چھوٹی مچھلیاں لے کر اُن کے سامنے کھڑے ہو جاتے...... وہ مچھلیوں کو قید دیکھ کر بے چین ہو جاتے اور اچھی خاصی رقم دے کر ہم سے شاپر خرید کر ان مچھلیوں کو دریا میں چھوڑ دیتے......

ایک طرف یہ باتیں ہیں تو دوسری طرف "برما" ہے جہاں کے بدھ پیروکار...... قصائیوں کی طرح مسلمانوں کو کاٹ رہے ہیں...... اسی طرح "سری لنکا" کے بدھ راہب اور ان کے چیلے آئے دن مسلمانوں پر حملے کرتے ہیں...... کیا ان کے نزدیک...... مسلمانوں کی قیمت شاپر کی مچھلیوں برابر بھی نہیں......

اصل بات یہ ہے کہ...... بدھ مذہب کے دو چہرے ہیں...... ایک چہرہ لوگوں کو اپنی طرف مائل کرنے کے لئے ہے...... امن، عدم تشدد، ماحول پروری اور رحم لی...... جبکہ دوسرا ان کا اصلی چہرہ ہے جو وہ مسلمانوں پر ظاہر کرتے ہیں...... قتل و غارت، تشدد، ظلم، بربریت اور حیوانیت...... دراصل بدھ مذہب ساری دنیا پر قبضے کے خواب دیکھتا ہے...... اور اسے اپنے اس خواب کے راستے کی سب سے بڑی رکاوٹ مسلمان نظر آتے ہیں...... چنانچہ مسلمانوں کے معاملے میں "بدھشت" اپنی اصلیت پر اُتر آتے ہیں...... بدھ مذہب نہ تو کوئی روحانی پیغام ہے...... اور نہ اس میں انسانیت کی فلاح اور کامیابی کا کوئی راستہ ہے...... چین کے لوگوں نے بدھ مذہب سے جان چھڑائی تو دنیوی ترقی حاصل کر لی...... جبکہ بدھ مذہب کے پیروکار اب بھی تبت وغیرہ میں دہشت گردی کرتے رہتے ہیں...... اور ان کا دہشت گرد پیشوا دلائی لامہ بھارت میں پناہ گزین ہے...... یہ سب لوگ انسانیت کے دشمن...... اور زرد رنگ کا زہر ہیں...... ایک طرف وہ روحانیت کی بات کرتے ہیں تو دوسری طرف آخرت کا انکار کرتے ہیں...... اور یوں انسان کو بس اپنے بدن اور اپنے مفادات کی فکر کا غلام بنا دیتے ہیں......

آج کی دنیا بدھ مذہب کے بارے میں...... بہت غلط فہمی میں مبتلا ہے...... اللہ تعالیٰ برمی مسلمانوں کی عزیمت اور قربانی قبول فرمائے کہ انہوں نے...... بدھوں کے اصلی چہرے کو ساری دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے...... اب جس کی مرضی دیکھے اور جس کی مرضی وہ اندھا رہے...... ہزاروں بدھوں کے مسلح جتھے قتل و غارت میں مصروف ہیں اور دنیا میں یہ جملہ گونج رہا ہے کہ "ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے"

> اللہ تعالیٰ برمی مسلمانوں کی عزیمت اور قربانی قبول فرمائے کہ انہوں نے...... بدھوں کے اصلی چہرے کو ساری دنیا کے سامنے بے نقاب کر دیا ہے...... اب جس کی مرضی دیکھے اور جس کی مرضی وہ اندھا رہے...... ہزاروں بدھوں کے مسلح جتھے قتل و غارت میں مصروف ہیں اور دنیا میں یہ جملہ گونج رہا ہے کہ "ہر دہشت گرد مسلمان ہوتا ہے"

بات "اشین وراتھ" کی چل رہی تھی...... یہ بدھوں کا راہب اور مذہبی پیشوا ہے...... وہ مسلمانوں کے خلاف تقریریں کرتا ہے...... اور قاتل دستوں کو اُبھارتا ہے...... گذشتہ دنوں اس نے خود کو مسلمانوں کے خلاف برما کا "بن لادن" قرار دیا...... حالانکہ بن لادن...... اور اشین وراتھ میں کوئی ایک بات اور صفت بھی مشترک نہیں ہے...... "بن لادن" ایک شیر تھا جو مظلوم افراد کی مدد کے لئے اپنے گھر سے نکلا...... جبکہ "اشین وراتھ" وہ کتا ہے جو اپنے گھر کے دروازے میں بیٹھا بھونک رہا ہے...... اگر "وراتھ" واقعی "بن لادن" ہے تو ذرا برما سے باہر کسی اسلامی ملک میں نکل کر دکھے......

مسلمان اس کا کچومر نکال دیں گے......

"بن لادن" وہ بااخلاق بہادر جس نے اپنے ملک کی اقلیت پر کوئی ظلم نہیں کیا...... بلکہ ہمیشہ غریبوں کی مدد کی اور دوسرے ملکوں میں جا کر وہاں کے مظلوموں کا ساتھ دیا...... جبکہ "وراتھ" اپنے ملک کی ایک "اقلیت" پر حملے کر رہا ہے...... اور ظالمانہ طریقے سے ان کا خون بہا رہا ہے......

"بن لادن" وہ عالی ہمت انسان جس نے عالمی سامراج کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالیں جبکہ "وراتھ" وہ گرا ہوا آدمی جو نہتے اور بے بس انسانوں پر حملے کر رہا ہے...... اس لئے "وراتھ" کو چاہیے کہ خود کو "بن لادن" کہنے کی بجائے "بن چوہا" کہا کرے......

مسلمانوں کی ذمہ داری

برما کے مسلمان "امت مسلمہ" کا معزز حصہ ہیں...... اس لئے ہر مسلمان ان کے درد کو محسوس کر رہا ہے...... مختلف ممالک، افراد اور تنظیموں کی طرف سے مدد اور تعاون کے اعلانات بھی ہو رہے ہیں...... اور برما کے غیور مسلمانوں کی قربانی کی برکت سے اُمت مسلمہ میں بیداری بھی بڑھ رہی ہے...... یہاں بس ایک بات یاد رکھیں اور اسے اپنے مزاج کا حصہ بنائیں...... مسلمانوں پر جب بھی کوئی سانحہ، حادثہ یا مظلومانہ واقعہ پیش آتا ہے تو کچھ "لاڈلے مسلمان" فوراً دوسروں سے یہ سوال شروع کردیتے ہیں کہ فلاں نے یا آپ نے اس مسئلے پر کیا کیا؟...... یہ لاڈلے خود کو ہر عمل اور ہر ذمہ داری سے مستثنیٰ سمجھتے ہیں...... اور دوسروں پر تنقید کرنا وہ اپنا حق واجب بنا لیتے ہیں...... ایسے افراد بہت بے عمل، موذی اور فسادی ہوتے ہیں...... وہ خود کچھ بھی نہیں کرتے مگر دوسروں کو طعنے دے دے کر فتنہ پھیلاتے رہتے ہیں...... ایسے لوگوں سے ہمیشہ بچیں...... اور ہر معاملہ میں یہ عادت بنا لیں کہ...... میں نے اپنی ذمہ داری ادا کرنی ہے......

اب برما کا معاملہ ہے...... ہم میں سے ہر...... شخص خود کو مسلمان سمجھ کر یہ سوچے کہ وہ اس معاملے میں کیا کرسکتا ہے...... پھر دو رکعت نماز ادا کر کے دعاء کرے کہ یا اللہ اس اہم معاملہ میں مجھے اپنی ذمہ داری ادا کرنے کی توفیق عطاء فرما...... اور پھر استخارہ اور مشورہ سے اس کام میں آگے بڑھتا چلا جائے...... اللہ تعالیٰ ایسے افراد سے بڑے بڑے کام لے لیتے ہیں...... میں سوچوں کہ میں نے برما کے لئے کیا کرنا ہے...... آپ سوچیں کہ آپ نے برما کے لئے کیا کرنا ہے...... نہ مشہوری، نہ پبلسٹی اور نہ ریاکاری......

بس اللہ تعالیٰ کی رضاء کے لئے......

اسلامی اخوت کے جذبے سے سرشار...... اور عزم و قربانی کے عزم سے لیس...... کچھ کرنا ہے، ضرور کرنا ہے، جلد کرنا ہے ان شاء اللہ، ان شاء اللہ

برما کی سرزمین...... فاتحین کے قدموں کی دھمک کے لئے بے تاب ہے......

لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ، لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اللھم صل علی سیدنا محمد والہ وصحبہ وبارک وسلم تسلیما کثیرا کثیرا

لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

☆......☆......☆

اسوۂ ابراہیمی: ہمارے مسائل کا حل



کلمۂ حق

مولانا محمد منصور احمد

i.maqsood313@yahoo.com

آج امت مسلمہ بے شمار اجتماعی مسائل کا سامنا کر رہی ہے۔ صرف برما، کشمیر، فلسطین اور افغانستان ہی نہیں، ہمارا انگ انگ زخمی ہے اور امت کی کشتی مسائل کے بھنور میں بُری طرح پھنس چکی ہے۔ ایسے میں ہر مسلمان یہی سوچتا ہے کہ ان مسائل کا حل کیا ہے؟ ہماری بدقسمتی ہے کہ ہم نے اب اپنے مسائل کا حل بھی اپنے ہی دشمنوں سے پوچھنا شروع کردیا ہے۔ اسی لئے "مرض بڑھتا گیا، جوں جوں دوا کی" والی صورت حال بن چکی ہے۔ اگر ہم زیادہ نہیں صرف قرآن مجید کی روشنی میں "اسوۂ ابراہیمی" کا مطالعہ کرلیں تو ہمیں اپنے تمام مسائل کا حل مل سکتا ہے۔

آپ قربانی کرچکے ہیں۔ مگر جانتے بھی ہیں یہ قربانی کیا ہے؟ جب صحابہ کرامؓ نے یہی سوال بارگاہِ رسالت میں پیش کیا تو زبانِ نبوت سے ارشاد ہوا" سنۃ ابیکم ابراھیم" "تمہارے جد امجد ابراہیم کا طریقہ" وہ کون تھے جن کے طریقے کو ہزاروں سال بعد بھی زندہ رکھنے کا حکم دیا گیا اور انہی کے راستے کو کامیابی کی ضمانت بتایا گیا۔

وہ جس گھرانے میں پیدا ہوئے اردگرد سب بتوں کے پوجنے والے، اپنے والد آزر صرف بت پرست ہی نہیں، بت ساز اور بت فروش بھی تھے۔ ماحول اور معاشرے میں بھی شرک کی فضاء قائم تھی۔ ہر طرف جھوٹے خداؤں کو پوجنے والے موجود تھے پھر وقت کا حکمران نمرود بھی خدائی کا دعویدار۔ ایسے میں کہیں سے کوئی آواز حمایت میں اٹھنے والی نہ تھی۔ سب مخالف، انسان دشمن، ماحول مخالف، فضا ناسازگار، معاشرہ ناموافق، ایسے حالات میں بڑے بڑوں کا پتہ پانی ہو جاتا ہے۔

بہت سے لوگ حق کو جانتے ہوئے بھی اپنے گھرانے، اپنی سوسائٹی اور حکومت وقت کے خوف سے حق کا اعلان نہیں کرسکتے۔ دنیا کا دستور بھی یہی ہے کہ جب غیر ظلم کریں تو انسان اپنوں سے مدد مانگتا ہے، باہر کے لوگ مخالفت کریں تو گھر والے حمایت میں کھڑے ہو جاتے ہیں۔ عوام میں سے کوئی ستائے تو حکومت کا دروازہ کھٹکھٹایا جاتا ہے۔

مگر وہ کون تھا کہ جب ہوائیں مخالف، فضائیں ناموافق، اپنے دشمن، غیر درپے آزاد، وہ پھر بھی حق کہنے سے باز نہ آیا، حق کہا اور دلیل سے بات کی۔ اپنوں سے گھبرائے نہ معاشرے سے مرعوب ہوئے، حکومت کے دبدبے سے ڈرے نہ سزا کا خوف دامن گیر ہوا۔ وہ تھے ابوالانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام۔ جب بھی بات کی انتہائی معقول اور مدلل۔ جب زبان سے کام نہ چلا تو راہِ حق میں ہاتھ اٹھانے سے بھی گریز نہ کیا۔ اپنی کلہاڑی سے قوم کے سارے بت، سوائے بڑے بت کے، پاش پاش کردیئے۔ زندہ آگ میں پھینکے گئے، تب بھی سراپا استقامت، بات میں کوئی لوچ نہ قدم میں کوئی لغزش حق بات پر کوئی سمجھوتہ نہ اپنی جان کی کوئی پرواہ۔

آج کے دور میں جب ہر طرف سے "چلو اُدھر کو ہوا ہو جدھر کی" اور "جیسا دیس ویسا بھیس" کی صدائیں بلند ہو رہی ہوں اور عوام ہی نہیں مدعیانِ فکر و دانش بھی کفار سے مرعوبیت میں اللہ تعالیٰ کے مقدس دین کی ازلی وابدی تعلیمات بدلنے کے درپے ہوں تو یہ باتیں کتنی عجیب لگتی ہیں۔ مقامِ "خلیل اللہ" کوئی ایسے آسانی سے تو نہیں مل گیا۔ بارگاہِ الٰہی سے کامیابی کی سند اور امامت عامہ کا تمغہ:

واذابتلیٰ ابراھیم ربہ بکلمات فاتمھن قال انی جاعلک للناس اماماً (البقرۃ:۱۲۴)

"اور جب آزمایا ابراہیم کو اس کے رب نے چند باتوں سے اور اس نے وہ پوری کر دکھائیں تو ارشاد ہوا: بے شک میں تمہیں سب لوگوں کا راہنما بنانے والا ہوں"۔

بغیر کسی آزمائش کے تو کچھ نہیں ملا کرتا۔ بعض مواقف ایسے ہی ہوتے ہیں' جن کے ساتھ دیوانگی کی حد تک وابستگی رکھنے والے ہی کامیاب ہوتے ہیں ورنہ ہر ایک کی قسمت میں کامیابی کا اعزاز کہاں؟

لوٹ آئے جتنے فرزانے گئے
تا بمنزل صرف دیوانے گئے
مستند رستے وہی مانے گئے
جن سے ہو کر تیرے دیوانے گئے

دیکھ لیں جسے دشمن نے نذرِ آتش کر کے مٹانا چاہا، رب تعالیٰ نے اُس کے بنائے ہوئے راستوں کو بھی قیامت تک کیلئے مستند قرار دے دیا۔

قربانی بہت عظیم اور لذیذ عمل ہے لیکن صرف گوشت کھانے کیلئے نہیں' اُسوۂ ابراہیمی کو زندہ کرنے کیلئے، ملتِ ابراہیمی سے جڑنے کیلئے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی استقامت میں سے کچھ حصہ پانے کیلئے۔

سنیں تو سیدنا ابراہیم علیہ السلام خود اپنا نظریہ بیان فرما رہے ہیں:

انی وجھت وجھی للذی فطر السمٰوت والارض حنیفاً وما انا من المشرکین

"میں تو ان سب (جھوٹے خداوؤں) کو چھوڑ کر اپنا چہرہ سیدھا کرتا ہوں' اُس ذات کی طرف جس نے تمام آسمان اور زمین پیدا فرمائے اور میں شرک کرنے والوں میں سے نہیں ہوں"۔ (الانعام:۷۹)

توحید کا کتنا صاف ستھرا، غیر مبہم اور واضح عقیدہ ہے۔ پھر مخالفین کے درمیان کھڑے ہو کر ایسا اعلان صرف وہی کرسکتا ہے' جس کا دل محبت الٰہی سے لبریز ہو۔ محبت غیرت مند ہوتی ہے۔ محبت یکسو ہوتی ہے۔ سچا عاشق کبھی ہرجائی نہیں ہو سکتا، اس لیے اُسے محبوب کے خلاف کوئی بات گوارہ نہیں ہوتی، وہ یہ نہیں سوچتا کہ لوگ کیا کہتے ہیں' وہ تو صرف یہ دیکھتا ہے کہ محبوب کیا چاہتا ہے اور اس کی مرضی کیا ہے؟ جو محبوب کا نہیں' وہ اُس کا کیسے ہو سکتا ہے۔

دیکھیں سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور ان کے باوفا ساتھی ہمیں "اسوۂ ابراہیمی" کیسے سکھا رہے ہیں:

قد کانت لکم اسوۃ حسنۃ فی ابراھیم والذین معہ اذ قالو لقو مھم انا براء وامنکم ومما تعبدون من دون اللہ کفر نا بکم و بدا بیننا وبینکم العداوۃ والبغضاء ابداً حتی تو منوا باللہ وحدہ (الممتحنۃ:۴)

"بے شک تمہارے لیے ابراہیم اور اُن کے ساتھ جو لوگ تھے' اُن میں بہترین نمونہ ہے جب انہوں نے اپنی قوم کو کہا تھا کہ ہم تم سے اور جن کو تم اللہ کے سوا پوجتے ہو بالکل بیزار ہیں۔ ہم تمہارا انکار کرتے ہیں اور ہمارے اور تمہارے درمیان ہمیشہ کیلئے دشمنی اور نفرت ظاہر ہوگئی ہے مگر یہ کہ تم بھی اللہ پر ایمان لے آؤ' جو یکتا ہے"۔

حضرت خواجہ عزیز الحسن مجذوبؒ نے "اسوۂ ابراہیمی" کی کیا خوب ترجمانی کی ہے' وہ فرماتے ہیں:

مجھے دوست چھوڑ دیں سب کوئی مہرباں نہ پوچھے
مجھے میرا رب ہے کافی، مجھے کل جہاں نہ پوچھے
شب وروز میں ہوں مجذوب اور یاد اپنے رب کی
مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے، مجھے کوئی ہاں نہ پوچھے

یہ تو اسوۂ ابراہیمی کی صرف ایک دو جھلکیاں ہیں' ورنہ قرآن مجید کی پچیس سورتوں میں ۶۹ مرتبہ آپ کا ذکر آیا۔ آپ بھی اُن مقامات کا ترجمہ اور تفسیر پڑھیں تو تب اندازہ ہوگا کہ آخر وہ کون سی وجوہات ہیں کہ ہمیں ملت ابراہیمی کی پیروی کا حکم دیا گیا ہے اور خانوادۂ ابراہیمی کی ایک ایک ادا کو قیامت تک کیلئے محفوظ کردیا گیا ہے۔

جن سورتوں اور آیات میں سیدنا ابراہیم علیہ السلام کا ذکر مبارک آیا ہے' وہ یہ ہیں:

(۱)...... سورۃ البقرۃ: آیات نمبر 124، 125 (دو دفعہ) 126، 127، 130، 132، 133، 135، 136، 140، 258 (تین دفعہ) 260

(۲)...... آل عمران: 33، 65، 67، 68، 84، 95، 97

(۳)...... النساء: 54، 125 (دو دفعہ)، 163

(۴)...... الانعام: 74، 75، 83، 161

(۵)...... التوبۃ: 70، 114 (دو دفعہ)

(۶)...... ہود: 69، 74، 75، 76

(۷)...... یوسف: 6، 38

(۸)...... ابراہیم: 53

(۹)...... الحجر: 51

(۱۰)...... النحل: 120، 123

(۱۱)...... مریم: 41، 46، 58

(۱۲)...... الانبیاء: 51، 60، 62، 69

(۱۳)...... الحج: 26، 43، 78

(۱۴)...... الشعراء: 69

(۱۵)...... العنکبوت: 16، 31

(۱۶)...... الاحزاب: 7

(۱۷)...... الصافات: 83، 104، 109

(۱۸)...... ص: 45

(۱۹)...... الشوریٰ: 13

(۲۰)...... الزخرف: 26

(۲۱)...... الذاریات: 24

(۲۲)...... النجم: 37

(۲۳)...... الحدید: 26

(۲۴)...... الممتحنۃ: 4 (دو دفعہ)

(۲۵)...... الاعلیٰ: 19

سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی اس "قرآنی سیرت" کو پڑھیں اور پھر سوچیں کہ کیا ہم نے ایک جانور کی گردن پر صرف چھری چلا کر "سنۃ ابیکم ابراھیم" کا حق ادا کر دیا ہے۔ سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی سنت ادا کرنی ہے تو آئیں! ایک چھری اپنی ناجائز خواہشات پر بھی چلائیں۔ ایک چھری باطل عقائد اور نظریات پر بھی چلائیں۔ ایک چھری اپنی بری عادات اور اپنے گندے خیالات پر بھی چلائیں۔ تب یقیناً ہم "سنۃ ابیکم ابراھیم" پر عمل کرنے والے ہوں گے۔ اسوۂ ابراہیمی کے یہ نکات جو قرآن مجید نے بیان کردیئے اور سرکار دوعالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی طرف اشارہ فرما دیا' یہی آج امت مسلمہ کے انفرادی اور اجتماعی پریشانیوں کا حل ہے اور یہی قربانی کی روح اور فلسفہ ہے۔ اس کے اپنائے بغیر مسلمان چاہے امریکی بلاک میں شامل ہو جائیں یا روسی بلاک کا حصہ بن جائیں، غیروں کی غلامی میں ہر حد سے گزر جائیں یا کفار کی نقالی کو ہی ترقی سمجھ لیں، کبھی بھی کامیابی ان کا مقدر نہیں بن سکتی۔

اللہ کریم ہم سب کو سنتِ ابراہیمی' اسوۂ ابراہیمی اور جذبۂ ابراہیمی کا حامل و پیروکار بنائے۔ (آمین ثم آمین)

☆......☆......☆

اظہار تعزیت

ھم

مولانا ابوجندل صاحب کی بڑی ہمشیرہ، مولانا ارشد صاحب (حجامہ معالج واہگہ بارڈر)، بھائی عباس (منتظم کھاریاں) کے ماموں، بھائی محمد عدنان (گل چال نزد چونڈہ) کے بیٹے، بھائی محمد مختار (سودر کیے، پسرور)، بھائی کرم الٰہی (جنڈ اٹک) کی والدہ محترمہ، جماعت کے معاون وکارکن میاں اسحاق (گوجرانوالہ) کی والدہ محترمہ، حاجی جاوید اقبال (رینالہ خورد) کے والد محترم اور جماعت کے فعال رکن علی حیدر صاحب (کوہستان دیر بالا) کے والد محترم کے سانحۂ ارتحال پر ان کے پسماندگان سے اظہارِ تعزیت کرتے ہوئے دعاء گو ہیں کہ اللہ تعالیٰ مرحومین کو مغفرت کاملہ اور پسماندگان کو صبر جمیل نصیب فرمائیں۔ آمین

منجانب

امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

و ادارہ القلم

مُناجاتِ صابری



شب و روز پڑھی جانے والی مسنون دعاؤں کا مجموعہ

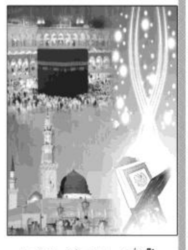
کتاب و سنت کے اذکار

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُبِکَ بِرِضَاکَ مِنْ سَخَطِکَ وَبِمُعَافَاتِکَ مِنْ عُقُوْبَتِکَ وَاَعُوْذُبِکَ مِنْکَ لَا اُحْصِیْ ثَنَاءً عَلَیْکَ اَنْتَ کَمَا اَثْنَیْتَ عَلٰی نَفْسِکَ(مسلم: رقم ۴۸۶)

معارفِ سورۂ یوسف

صورت یوسف علیہ السلام اور سورت یوسف

حضرت مولانا بشیر احمد حسینیؒ



عقل سلیم آپ علیہ السلام کے ان الفاظ کا مطلب ومفہوم یہی سمجھتی ہے کہ جب کبھی یہودی آپ علیہ السلام کو گرفتار کرنے کے لئے جائیں گے تو ان کے آپ علیہ السلام تک پہنچنے سے پہلے ہی اللہ تبارک وتعالیٰ آپ علیہ السلام کو آسمان پر اُٹھالے گا اس لئے یہودی نہ آپ علیہ السلام کو پاسکیں گے اور نہ آپ علیہ السلام کو دیکھ سکیں گے، چنانچہ ایسا ہی ہوا۔

ہم اہل اسلام اس بات کے قائل ہیں کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام ہمیشہ سچ بولا کرتے تھے اس لئے آپ علیہ السلام کی یہ دونوں (سب شاگردوں کا بھاگ جانا اور یہودیوں کا آپ علیہ السلام کو نہ پانا) پیشگوئیاں سوفی صد سچ ہوئیں اور حرف بحرف پوری ہوئیں، چونکہ یہودی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو پاہی نہیں سکے کیونکہ آپ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہوگیا تھا اس لئے وہ آپ علیہ السلام کو گرفتار ہی نہیں کرسکے۔

آپ علیہ السلام کے فرمان مبارک نمبر ایک میں لفظ"پاؤ گے" بھی موجود ہے یہ لفظ دقیق اور عمیق نہیں کہ اس کے معنی ضرور تحریر کئے جائیں چونکہ ہم نے حقیقت کو منظر عام پر لانا ہے اس لئے اس کے معنی تحریر کرنے کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔

الحاصل اس لفظ کے کئی معنی ہیں ان میں سے تین معنی مندرجہ ذیل بھی ہیں اور یہی معنی اس جگہ صادق آتے ہیں:

۱)......وصول کرنا
۲)......ہاتھ آنا
۳)......کسی چیز کا مل جانا (فیروز اللغات اردو)

چونکہ زیر نظر الفاظ میں یہودیوں کے لئے حضرت مسیح علیہ السلام کے"نہ پانے" کا ذکر موجود ہے اس لئے مندرجہ ذیل تینوں معنوں کو یوں ادا کیا جائے گا۔

۱)......وصول نہ کرنا
۲)......ہاتھ نہ آنا
۳)......چیز کا نہ ملنا

ان تینوں معنوں میں سے"نہ پاؤ گے" کا جو بھی معنی کیا جائے تو اس سے یہ حقیقت خوب چمک اور دمک اُٹھتی ہے کہ یہودیوں کا آپ علیہ السلام کو پکڑنا اور گرفتار کرنا تو درکنار بلکہ یہودی تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو"دیکھ" ہی نہیں سکے۔ اس حقیقت کے پیشِ نظر یہ صداقت خود بخود اُجاگر اور منور ہوگئی کہ یہودیوں کے آپ علیہ السلام تک پہنچنے سے پہلے ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر اُٹھائے جاچکے اور آپ علیہ السلام کا رفع جسمانی ہوچکا تھا۔

نیز عقل سلیم کے نزدیک آپ علیہ السلام کے مندرجہ ذیل الفاظ

"اور تم مجھے ڈھونڈو گے اور اپنے گناہ میں مروگے"(یوحنا ۸:۲۱)

کا واضح مطلب اور صحیح مفہوم یہ ہے کہ یہودی آپ علیہ السلام کو کچھ آزار اور نہ آپ علیہ السلام کو گرفتار کرسکیں گے اور آپ علیہ السلام کے متعلق جو ناپاک منصوبہ بنا رہے ہیں اس میں وہ ضرور منہ کی کھائیں گے اور اس کی سزا ضرور اُنہی کو ملے گی چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا فرمان حرف بحرف پورا ہوا۔

کیونکہ اس ناپاک منصوبہ کو پورا کرنے کی ابتداء یہوداہ نے یوں کی کہ آپ علیہ السلام کو یہودیوں کے ہاتھوں پکڑوانے کے عوض اس نے ان سے تیس روپے لئے۔(متی ۲۷:۳)

اسے اس ناپاک منصوبے پر عمل کرنے کی ابتداء پر اللہ تبارک وتعالیٰ کا غضب اس پر اس طرح نازل ہوا کہ اسے حضرت مسیح علیہ السلام کا ہم شکل بنادیا گیا۔ اس پر وہ گرفتار ہوا، بہت دکھ اُٹھائے، ذلیل وخوار ہوا بالآخر صلیب پر لٹکایا گیا اور حرام موت مرا۔ چنانچہ اس بات کی تائید زبور سے بھی ہوتی ہے:

"دیکھو اسے بدی کا دردزہ لگا ہے بلکہ وہ شرارت سے بار آور ہوا اور اس سے جھوٹ پیدا ہوا، اس نے گڑھا کھود کر اسے گہرا کیا اور اس خندق میں جو اس نے بنائی تھی خود گرا۔"(۷:۱۴:۱۵)

حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے بھی اسی قسم کی بات یہوداہ کے متعلق فرمائی تھی۔ جسے مقدس برنباس نے یوں نقل کیا ہے:

"پھر چاروں فرشتوں نے کنواری سے بیان کیا کہ کیونکہ اللہ نے یسوع کی جانب فرشتے بھیجے اور یہودا (کی صورت) کو بدل دیا تاکہ وہ اس عذاب کو بھگتے جس کے لئے اس نے دوسرے کو بیچا تھا۔"(انجیل برنباس فصل ۲۲۰۔ آیت ۱۱)

قرآن پاک ارشاد فرماتا ہے:

"ولایحیق المکر السیئ الا باھلہ"

"اور بری تدبیروں کا وبال ان تدبیر والوں ہی پر پڑتا ہے۔"(سورۃ فاطر: آیت ۴۳)

الغرض آپ کے یہ الفاظ بھی پورے ہوئے کہ آپ علیہ السلام کا کچھ نقصان نہ ہوا البتہ یہوداہ ہی پر اس کا برا منصوبہ پڑا۔ پس اس سے بھی اسی حقیقت کا اظہار ہوتا ہے کہ آپ علیہ السلام اپنے دشمنوں سے ہر طرح محفوظ و مامون رہے اور آسمان پر اُٹھائے گئے۔

لگے ہاتھوں یہ بات بھی سماعت فرمایئے کہ نبی اکرم ﷺ کا اول نمبر دشمن مشرکین مکہ میں سے ابوجہل تھا۔ اسی بدبخت نے آپ ﷺ کو شہید کرنے کا ناپاک منصوبہ بنایا مگر اللہ تبارک وتعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو مشرکین مکہ کے حملہ کے وقت ہر شر سے محفوظ فرما کر مدینہ منورہ پہنچادیا اور ابوجہل کو اپنے ناپاک منصوبے کی سزائیں بھگتنی پڑی کہ ہجرت کے بعد جنگ بدر میں قتل ہوا۔

یہودیوں اور مشرکین مکہ کے"مکر" کے بارے میں جو کچھ تحریر کیا گیا ہے اس پر ایک اعتراض وارد ہوتا ہے جو بظاہر بہت مضبوط نظر آتا ہے مگر حقیقت میں بیت عنکبوت کی حیثیت رکھتا ہے اور وہ اعتراض یہ ہے کہ برادران یوسف نے بھی آپ علیہ السلام کی بابت"مکر"(سورت یوسف آیت ۱۰۲) کیا تھا تو خداوند قدوس نے ان سے اس"مکر" کا انتقام وہی کیوں نہیں لیا جو یہوداہ اور ابوجہل سے لیا تھا؟

سو اس اعتراض کے متعلق عرض یہ ہے کہ جب برادران یوسف نے آپ علیہ السلام کے ساتھ"مکر" کیا تھا تو اس وقت آپ علیہ السلام کو نبوت نہیں ملی تھی بلکہ نبوت آپ علیہ السلام کو مصر میں ملی تھی۔(سورت یوسف: آیت ۲۲)

☆......☆......☆

کلامِ ہادیٔ عالم ﷺ

السنہ

معارفِ نبوی



اہل ایمان کو دوزخ سے نکالنے کا حکم

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: (حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے ارشاد ہوگا) اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس نے"لا الہ الا اللہ" کا اقرار کیا اور اس کے دل میں جو کے برابر خیر تھی (یعنی ایمان تھا، چنانچہ ایسے تمام لوگوں کو نکال لیا جائے گا، پھر حکم ہوگا کہ:) ہر اس شخص کو نکال لو جو"لا الہ الا اللہ" کا قائل تھا اور اس کے دل میں گندم کے دانے کے برابر خیر تھی (پھر حکم ہوگا کہ:) ہر اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جو"لا الہ الا اللہ" کا قائل تھا اور اس کے دل میں جوار کے دانے کے برابر خیر تھی۔"

تشریح: حضرت انس رضی اللہ عنہ کی یہ طویل حدیث، حدیثِ شفاعت کا ایک حصہ ہے، جب دوزخی دوزخ میں اور جنتی جنت میں چلے جائیں گے اور کچھ اہل توحید گناہگار بھی دوزخ میں ہوں گے، اب اللہ تعالیٰ اپنی رحمت سے ان گناہگاروں کو دوزخ سے نکالنے کا ارادہ فرمائیں گے، تو ان کے حق میں شفاعت کی اجازت دیں گے، آنحضرت ﷺ، انبیائے کرام علیہم السلام، ملائکہ عظام، صدیقین، شہداء اور اہل ایمان اپنے اپنے مراتب کے مطابق شفاعت فرمائیں گے اور حق تعالیٰ شانہ کی جانب سے حدیں مقرر کردی جائیں گی، مثلاً: جس شخص کے دل میں دینار کے وزن کا ایمان ہو اس کو نکال لو! جس کے دل میں نصف دینار کے برابر ایمان ہو اس کو نکال لو! اسی طرح علی الترتیب احکامات صادر ہوں گے، یہاں تک کہ آخر میں فرمایا جائے گا کہ: جس شخص کے دل میں رائی کے دانے سے ادنیٰ مرتبے کا بھی ایمان ہو اس کو نکال لو! یہ حکم فرشتوں کو ہوگا، آخر میں فرشتے عرض کریں گے کہ:"ربنالم نذرفیھا خیراً""اے پروردگار! ہم نے دوزخ میں کسی صاحبِ خیر یعنی صاحب ایمان کو نہیں چھوڑا۔ تب حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے:"شفعت الملائکۃ، وشفع النبیون، وشفع المومنون ولم یبق الا ارحم الراحمین"فرشتوں نے بھی شفاعت کرلی، نبیوں نے بھی شفاعت کرلی، اہل ایمان بھی شفاعت کرچکے، اب صرف ارحم الراحمین باقی ہے۔

یہ فرما کر اللہ تعالیٰ دوزخ سے ایک مٹھی بھریں گے (اور بعض احادیث میں تین مٹھیوں کا ذکر آتا ہے) پس اس مٹھی کے ذریعے ایسے لوگوں کو دوزخ سے نکالیں گے جنہوں نے کبھی خیر کا کوئی کام نہیں کیا۔ غالباً درجاتِ ایمان کے لئے کچھ علامات ہوں گی، جن کے ذریعے اہل ایمان کے درجات کو پہچان پہچان کر نکالتے رہیں گے۔ چنانچہ بعض احادیث میں ہے کہ آثارِ سجود کے ذریعے ان کو پہچانیں گے اور جن لوگوں میں فرشتوں کو ایمان کی کوئی علامت نظر نہیں آئے گی ان کو حق تعالیٰ شانہ بذات خود نکالیں گے۔ واللہ اعلم!

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کہ: اس شخص کو دوزخ سے نکال لو جس نے مجھے (ایمان کے ساتھ) کسی دن یاد کیا یا کسی مقام پر مجھ سے ڈرا۔"

سب سے آخری دوزخ سے نکلنے والے کا قصہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا، یہ ایسا شخص ہوگا جو رینگتے ہوئے دوزخ سے نکلے گا۔ پس وہ کہے گا: اے پروردگار! سب لوگ اپنی اپنی منازل حاصل کرچکے ہیں۔ اس سے کہا جائے گا: جنت کی طرف جاؤ اور جنت میں داخل ہوجاؤ! وہ جنت میں داخل ہونے کے لئے جائے گا تو لوگوں کو پائے گا کہ وہ اپنی اپنی منازل حاصل کرچکے ہیں، واپس آکر کہے گا: اے پروردگار! لوگ تو ساری جگہیں لے چکے ہیں (اور اب وہاں گنجائش ہی نہیں) اس سے کہا جائے گا:

تجھے وہ زمانہ یاد ہے، جس میں تو رہا کرتا تھا؟ عرض کرے گا: جی ہاں! کہا جائے گا: تمنا کر! (اور مانگ کیا مانگتا ہے؟) وہ (اپنے حوصلے کے مطابق) تمنائیں کرے گا، پس اس سے کہا جائے گا: تو نے جتنی تمنائیں کی ہیں وہ تجھے دی جاتی ہیں اور اس کے ساتھ دنیا سے دس گنا بڑی جنت دی جاتی ہے! وہ یہ سن کر کہے گا: آپ مالک الملک ہو کر مجھ سے مذاق کرتے ہیں؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ (اس کا فقرہ بیان فرما کر) ہنسے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں۔"

تشریح: اس شخص کا قصہ یہاں مختصر نقل ہوا ہے، صحیح بخاری ومسلم کی حدیث میں بہت مفصل ہے، اس شخص کا یہ کہنا کہ:"مالک الملک ہو کر مجھ سے مذاق کرتا ہے" رحمتِ الٰہی پر ناز اور فرطِ مسرت کی وجہ سے ہوگا، وہ بے چارا یہ سمجھے گا کہ جنت تو ساری بھری پڑی ہے، وہاں اتنی گنجائش کہاں کہ اتنا بڑا حصہ اس کو دے دیا جائے۔ پھر شاید یہ وجہ بھی ہو کہ وہ اتنی بڑی جنت کو اپنی حیثیت سے بہت زیادہ سمجھے۔ بہرحال یہ ادنیٰ جنتی کے ساتھ حق تعالیٰ شانہ کی رحمت وعنایت ہوگی، حضرات انبیائے کرام علیہم السلام اور دیگر اکابر پر حق تعالیٰ شانہ کی عنایتوں اور رحمتوں کا کون تصور کرسکتا ہے۔

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں اس شخص کو پہچانتا ہوں جو سب سے آخر میں دوزخ سے نکلے گا اور سب سے آخر میں جنت میں داخل ہوگا، ایک آدمی کو لایا جائے گا، حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے فرمائیں گے: اس کے صغیرہ گناہوں کے بارے میں سوال کرو اور اس کے کبیرہ گناہ چھپا رکھو، چنانچہ اس سے کہا جائے گا: تم نے فلاں فلاں دن، فلاں فلاں گناہ کئے تھے اور فلاں فلاں دن، فلاں فلاں گناہ کئے تھے؟ (رحمت الٰہی کی فراوانی کو دیکھ کر) بول اُٹھے گا: یا اللہ! میں نے اور بہت سے گناہ کئے تھے جو یہاں نظر نہیں آرہے!

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ (اس کو بیان فرما کر) ہنس رہے ہیں یہاں تک کہ آپ ﷺ کی کچلیاں ظاہر ہوگئیں۔"

☆......☆......☆

قرآن کے سائے میں....

حضرت زکریا علیہ السلام



ماخوذ از قصص القرآن
مولانا محمد حفظ الرحمٰن سیوہارویؒ

ان نقول کا حاصل یہ ہے کہ حضرت یحییٰ علیہ السلام حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے چھ ماہ بڑے تھے۔

یحییٰ علیہ السلام کے لیے جب زکریا علیہ السلام نے دعاء کی تھی تو اس میں یہ کہا تھا کہ وہ"ذریت طیبہ" ہو، چنانچہ قرآن عزیز نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کی دعاء منظور فرمائی، چنانچہ یحییٰ علیہ السلام نیکوں کے سردار اور زہد وورع میں بے مثال تھے نہ انہوں نے شادی کی اور نہ ان کے قلب میں کبھی گناہ کا خطرہ پیدا ہوا اور اپنے والد ماجد کی طرح وہ بھی خدا کے برگزیدہ نبی تھے اور اللہ نے ان کو بچپن ہی میں علم وحکمت سے معمور کردیا تھا اور ان کی آمد سے قبل رشد وہدایت کے لیے زمین ہموار کرتے تھے، چنانچہ ارشاد مبارک ہے:

فنادتہ الملئکۃ وھو قائم یصلی فی المحراب ان اللّٰہ یبشرک بیحییٰ مصدقا بکلمۃ من اللّٰہ وسیدا وحصورا ونبیا من الصلحین

پس زکریا جس وقت حجرہ میں نماز ادا کررہا تھا تو فرشتے نے اس کو پکارا: اے زکریا: اللہ تعالیٰ تجھ کو (ایک فرزند) یحییٰ کی بشارت دیتا ہے جو اللہ کے کلمہ (عیسیٰ علیہ السلام) کی بشارت دے گا اور وہ (اللہ کے اور اس کے بندوں کی نظر میں برگزیدہ اور گناہوں سے بے لوث ہوگا اور نکوکاروں میں نبی ہوگا)

کتب سیر میں اس مقام پر"سید" کے مختلف معنی منقول ہیں مثلاً حلیم، عالم، فقیہ، دین ودنیا کا سردار، شریف وپرہیزگار، اللہ کے نزدیک پسندیدہ اور برگزیدہ لیکن آخری معنی چونکہ مسطورۂ بالا تمام معانی کو حاوی ہیں اس لیے ترجمہ میں ان ہی کو اختیار کیا گیا۔(تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۳۶۱)

اسی طرح"حصور" کے بھی مختلف معنی مذکور ہیں"وہ شخص جو عورت کے قریب تک نہ گیا ہو""جو ہر قسم کی معصیت سے محفوظ ہو اور اس کے قلب میں معصیت کا خطرہ بھی نہ گذرتا ہو""جو شخص اپنے نفس پر پوری طرح قابو رکھتا اور خواہشات نفس کو روکتا ہو۔(تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۳۶۱)

ہمارے خیال میں یہ سب معانی ایک ہی حقیقت کی مختلف تعبیریں ہیں اس لیے کہ لغت میں"حصر" کے معنی"رکاوٹ" کے آتے ہیں اور"حصور" اسم فاعل مبالغہ کا صیغہ ہے لہٰذا اس جگہ یہ مطلب ہے کہ خدا کے نزدیک جن امور سے رکنا ضروری ہے ان سے رکنے والا"حصور" ہے اور اس لحاظ سے چونکہ یحییٰ علیہ السلام موصوف بہمہ صفت ہیں اس لیے مسطورۂ بالا تمام معانی بیک وقت ان پر صادق آتے ہیں۔

ان معانی سے جدا بعض کے نزدیک"حصور" کے معنی قوت مردمی سے محروم کے ہیں مگر یہ معنی اس جگہ قطعاً باطل ہیں اس لیے کہ یہ معنی مرد کے لیے مدح کے نہیں ہیں بلکہ نقص اور عیب ہیں چنانچہ اس بناء پر محققین نے اپنی تفاسیر میں اس کو مردود قرار دیا ہے اور قاضی عیاضؒ نے شفاء میں اور خفاجیؒ نے اس کی شرح نسیم الریاض میں اس پر سخت نکتہ چینی کر کے جمہور کے نزدیک اس قول کو باطل ٹھہرایا ہے۔

البتہ بقاء قوت کے باوجود اس پر قابو پانے کے لیے خدا کے برگزیدہ انسانوں کے ہمیشہ سے دو طریقے رہے ہیں ایک یہ کہ تجرد وتبتل کی زندگی اختیار کر کے مجاہدات و ریاضات اور نفس کشی کے ذریعہ ہمیشہ کے لیے اس کو دبا دیا جائے گویا اس کو فنا کردیا گیا عیسیٰ علیہ السلام کی زندگی مبارک میں یہی پہلو زیادہ نمایاں ہے اور یحییٰ علیہ السلام میں خدائے تعالیٰ نے یہ وصف بغیر مجاہدہ وریاضت ہی کے بدء فطرت میں ودیعت کردیا تھا۔

اور دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اس کو اس درجہ قابو میں رکھا جائے اور اس پر اس حد تک ضبط قائم کیا جائے کہ وہ کبھی ایک لمحہ کے لیے بھی بے محل حرکت میں نہ آنے پائے بلکہ بے محل حرکت میں آنے کا خطرہ تک باقی نہ رہے لیکن بقاء نسل انسانی کے لیے صحیح طریق کار کے ذریعہ تاہل (ازدواجی) زندگی اختیار کی جائے۔

پہلا طریقہ اگرچہ بعض حالات میں محمود ہوتا ہے مگر فطرت انسانی اور حیات اجتماعی کے لئے غیر مناسب ہے پس جن انبیاء علیہم السلام نے اس طریق کار کو اختیار فرمایا وہ وقت کی اہم ضرورت کے پیش نظر تھا خصوصاً جبکہ ان کی دعوت خاص خاص قوموں میں محدود تھی لیکن جماعتی حیات کے لیے فطرت کا حقیقی تقاضا صرف دوسرا طریق کار پورا کرتا ہے اور اسی لیے نبی اکرم ﷺ کی تعلیم اور آپ ﷺ کا ذاتی عمل اسی طریق کار کی تائید کرتے ہیں اور جبکہ آپ ﷺ کی بعثت کافۃ للناس تمام عالم کے لیے ہے تو ایسی صورت میں آپ ﷺ کے لائے ہوئے دین فطرت میں اسی کو برتری حاصل ہونی چاہیے تھی۔ چنانچہ آپ ﷺ نے متعدد شعبہ ہائے حیات میں اس حقیقت کی جانب توجہ دلائی ہے کہ دنیا کے معاملات سے جدا ہو کر پہاڑوں کے غاروں اور بیابانوں میں زندگی گزارنے والے شخص کے مقابلہ میں اس شخص کا مرتبہ خدا کے یہاں زیادہ بلند ہے جو دنیوی زندگی کے معاملات میں مقید رہ کر ایک لمحہ کے لیے بھی خدا کی نافرمانی نہ کرے اور قدم قدم پر اس کے احکام کو پیش نظر رکھے۔

اس کے بعد ارشاد مبارک ہے:

اے یحییٰ! (خدا کا حکم ہوا کیونکہ وہ خوشخبری کے مطابق پیدا ہوا اور بڑھا) کتاب الٰہی (توراۃ) پیچھے مضبوطی کے ساتھ لگ جا چنانچہ وہ ابھی لڑکا ہی تھا کہ ہم نے اسے علم وفضیلت بخش دی نیز اپنے خاص فضل سے دل کی نرمی اور نفس کی پاکی عطا فرمائی وہ پرہیزگار اور ماں باپ کا خدمت گزار تھا سخت گیر اور نافرمان نہ تھا اس پر سلام ہو (یعنی سلامتی ہو) جس دن پیدا ہوا اور جس دن مرا اور جس دن پھر زندہ کیا جائے گا۔(سورۂ مریم)

☆......☆......☆

الفقہ



اس مستقل سلسلے میں"الفقہ" آپ کیلئے زندگی کے اہم مسائل اور وقت کی ضرورت کے پیش نظر دینی موضوعات پر اکابر علماء کے منتخب فقہی مقالات ترتیب وار پیش کرے گا۔ زیرِ نظر مضمون"ڈاڑھی اور انبیاء کی سنتیں" مؤلفہ: حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری......سے ماخوذ ہے

باقی رہا امتحان مقابلہ یا ملازمتیں یا آفس کے ملازموں کے طعنے وغیرہ تو یہ نہایت کمزور امر ہے کہ سکھ امتحان مقابلہ بھی دیتے ہیں، چھوٹے اور بڑے عہدوں پر بھی مقرر ہیں، اپنی وردی پر مضبوطی سے قائم ہیں کوئی ان کو ٹیڑھی بھینگی آنکھ سے بھی نہیں دیکھ سکتا۔ باوجود اپنے قلیل التعداد ہونے کے سب سے زیادہ ملازمتیں اور عہدے لئے ہوئے غرار ہے ہیں، اسی طرح ہندوؤں میں بھی بکثرت ایسے افراد وخاندان پائے جاتے ہیں، پٹیل کی ڈاڑھی کو دیکھئے اور برہموں سماج وغیرہ کے بہت سے بنگالیوں اور گجراتیوں کا معائنہ کیجئے۔ یہ سب باتیں ہماری کمزوریوں کی ہیں۔(رسالہ"ڈاڑھی کا فلسفہ" تمام ہوا منقول از امداد الفتاویٰ ج ۴ ص ۲۳۱ تا ۲۳۸)

ڈاڑھی منڈا کر اللہ ورسول کو نہ ستاؤ

علاوہ بریں ایک مسلمان کے لئے اس سے زیادہ حرماں نصیبی کی کوئی بات نہیں کہ اس کے کسی قول یا فعل سے اللہ پاک ناراض ہوں یا اس کے سچے رسول ﷺ کو تکلیف پہنچے، ورنہ وہ دنیا وآخرت میں اللہ پاک کی رحمت سے محرومی اور ذلیل کرنے والے عذاب کا مستحق ہو کر رہ جائے گا اللہ پاک کا ارشاد ہے:

ان الذین یؤذون اللّٰہ ورسولہ لعنھم اللّٰہ فی الدنیا والاخرۃ واعد لھم عذابا مھینا(الاحزاب ۵۷)

بیشک جو لوگ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کو ایذاء پہنچاتے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر دنیا وآخرت میں لعنت کرتا ہے اور ان کے لئے ذلیل کرنے والا عذاب تیار کر رکھا ہے۔

حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ اللہ کے ناراض کرنے کو مجازاً"ایذاء" کہہ دیا گیا ہے حضرت تھانوی رحمہ اللہ کے اس ارشاد سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کو ایذاء دینا حقیقی ہے۔

اب آپ آئندہ واقعہ سے اندازہ لگایئے کہ اس فعل شنیع یعنی ریش تراشی سے رسول اللہ ﷺ کو کس قدر سخت نفرت ہے اور آپ ﷺ کو اس سے کس قدر تکلیف ہوتی ہے اور آپ ﷺ اس سے کس قدر ناراض ہوتے ہیں۔

جب شاہ ایران"خسرو پرویز" کے پاس حضرت عبداللہ بن حذافہ رضی اللہ عنہ کے ہاتھ آنحضرت ﷺ کا تبلیغی والا نامہ پہنچا تو اس نے نامہ مبارک دیکھتے ہی غصے سے اس کو چاک کردیا اور پھر یوں بکا کہ"ہماری رعایا کا ادنیٰ شخص ہمیں خط لکھتا ہے اور اپنا نام ہمارے نام سے پہلے لکھتا ہے۔"

اس کے بعد باذان کو جو اس کی طرف سے یمن کا گورنر تھا اور عرب کا تمام ملک اس کے زیر نگیں سمجھا جاتا تھا حکم بھیجا کہ دو مضبوط آدمی بھیجو جو اس مدعی نبوت کو گرفتار کر کے لے آئیں۔

باذان نے ایک فوجی دستہ مامور کیا جس کے افسر کا نام خرخسرو تھا نیز حالات محمدیہ (علی صاحبہا الف صلاۃ وتحیۃ) پر گہری نظر ڈالنے کے لئے ایک ملکی افسر بھی اس کے ساتھ کردیا جس کا نام بانویہ تھا، یہ دونوں افسر جب بارگاہ رسالت میں حاضر ہوئے تو رعب نبوت کی وجہ سے ان کی رگ ہائے گردن تھر تھرا رہی تھی۔

یہ لوگ چونکہ آتش پرست پارسی تھے اس لئے ڈاڑھیاں منڈی ہوئی اور مونچھیں بڑھی ہوئی تھیں۔

ان کے چہرے پر نظر ڈال کر آپ ﷺ کو تکلیف پہنچی، آپ ﷺ نے پہلا سوال ان سے یہ کیا کہ ایسی صورت بنانے کا تم سے کس نے کہا ہے؟

انہوں نے جواب دیا کہ ہمارے رب کسریٰ نے (وہ اپنے بادشاہ کسریٰ کو رب کہا کرتے تھے) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: مگر میرے رب نے تو مجھے یہ حکم دیا ہے کہ ڈاڑھی بڑھاؤں اور مونچھیں کترواؤں

وکانا قد دخلا علی رسول اللّٰہ ﷺ وقد حلق لحاھما واعفیاشواربھما، فکرہ النظر الیھما، وقال: ویلکما من امرکمابھذا؟ فقالا: امرنابھذا ربنا، یعنیان کسری. فقال رسول اللّٰہ ﷺ: لکن ربی امرنی باعفاء لحیتی و قص شاربی

قصہ طویل ہے مگر یہاں صرف یہ دکھانا کہ غیر مسلم سفیروں کی اس صورت وشکل سے بھی آنحضرت ﷺ کو طبعی تکلیف ہوئی۔

اب آپ غور فرمائیں کہ بے ریش رہنے کی چند سال کی عادت کے بعد آپ کو ڈاڑھی والی صورت دیکھنے سے کتنی تکلیف ہوتی ہے؟ اگر آنحضرت ﷺ کو عمر بھر کی عادت شریفہ سے مانوس ہونے کی وجہ سے منڈی ہوئی ڈاڑھی والے کا منہ دیکھنے سے ایسی ہی تکلیف ہو تو کون وجہ مانع ہے؟ نعوذ باللّٰہ من اذیتہ واذیۃ رسولہ

خشخشی ڈاڑھی کا حکم

حدیث شریف میں ہے کہ:

کان رسول اللّٰہ ﷺ یکثر دھن راسہ وتسریح لحیتہ

جناب رسول اللہ ﷺ سر میں تیل کی مالش اور کنگھی سے ڈاڑھی کی آرائش بکثرت فرماتے تھے۔

اور واضح بات ہے کہ خشخشی ڈاڑھی میں نہ کنگھی ہوتی ہے نہ اس کی ضرورت پڑتی ہے کہ اس کو سنوارا جائے اور یہی حال چھوٹی ڈاڑھی کا ہے۔

نیز ان احادیث پر جو ہم نے شروع کتاب میں بیان کی ہیں ایک نظر ڈالنے سے معلوم ہوگا کہ جن احادیث میں مشرکین کی مخالفت کا حکم ہے ان میں مونچھیں پست کرانے کا اور ڈاڑھی کو معاف رکھنے کا (ہاتھ نہ لگانے کا) حکم ہے اس سے ڈاڑھی خشخشی کرانے کی ممانعت صراحۃً نکل آتی ہے۔

اسی طرح جن احادیث میں مجوس کی مخالفت کا ذکر ہے ان میں مونچھ کترانے اور ڈاڑھی لٹکانے کا حکم ہے اور ظاہر ہے خشخشی ڈاڑھی میں لٹکانا نہیں پایا جاتا اس لئے وہ بھی ممنوع ہے۔

ڈاڑھی خشخشی کرانے والے کو امام بنانا کیسا ہے؟

امامت کا منصب بہت عظیم ہے ڈاڑھی جیسی عظیم الشان سنت کی ادائیگی میں کوتاہی کرنا اور مقدار مسنونہ کی رعایت نہ کرنا منصب امامت کے بالکل خلاف ہے، ڈاڑھی مونڈنا یا خشخشی کرنا علانیہ فسق کی علامت ہے، ایسا شخص فاسق معلن ہے اس لئے امام صاحب پر لازم ہے کہ اپنی اس حرکت سے توبہ کریں اور مقدار مسنونہ کے مطابق ڈاڑھی رکھیں، اگر وہ اپنی اس حرکت کو نہ چھوڑیں تو ان کی امامت مکروہ ہے ایسے شخص کو امامت کے عظیم منصب پر قائم نہ رکھا جائے معزول کردیا جائے۔ شامی میں ہے:

واما الفاسق فقد عللوا کراھۃ تقدیمہ بانہ لایھتم لامردینہ وبان فی تقدیمہ للامامۃ تعظیمہ و قد وجب علیھم اھانتہ شرعاً

یعنی فاسق کو نماز میں امام نہ بنانے کی علت (دلیل) علماء نے یہ بیان کی ہے کہ وہ دینی امور کا اہتمام نہیں کرتا اور ایسے شخص کو امام بنانے میں اس کی تعظیم لازم آتی ہے۔ حالانکہ شرعاً وہ اہانت کے قابل ہے۔(شامی ۱/۵۲۳ باب الامامۃ)

☆......☆......☆

جہاد نبی الرحمۃ والملاحم ﷺ کے ارشادات کی روشنی میں



حدیث ۱۲۰: محمد بن عبداللہ بن نمیر، وکیع، اعمش، شقیق، حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ میرے سامنے اس وقت وہ منظر ہے کہ رسول اللہ ﷺ انبیاء کرام علیہم السلام میں سے کسی نبی کا واقعہ بیان فرمارہے تھے کہ ان کی قوم نے اُنہیں مارا اور وہ اپنے چہرہ سے خون پونچھتے جاتے تھے اور فرماتے جاتے تھے: اے پروردگار! میری قوم کی مغفرت فرما، یہ نہیں جانتے۔

حدیث ۱۲۱: ابوبکر بن ابی شیبہ، وکیع، محمد بن بشر، اعمش سے اسی سند کے ساتھ روایت مروی ہے، باقی اس میں یہ زیادتی ہے کہ اپنی پیشانی سے خون پونچھتے جاتے تھے۔

حدیث ۱۲۲: جسے رسول اللہ ﷺ قتل کردیں اس پر غضب الٰہی کا نازل ہونا

محمد بن رافع، عبدالرزاق، معمر، ہمام بن منبہ ان چند مرویات میں سے نقل کرتے ہیں جو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے ان احادیث کے ذکر کے بعد فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ تعالیٰ بڑا غصے ہے اُن لوگوں پر جنہوں نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ ایسا کیا، اور آپ ﷺ اپنے دندان مبارک کی طرف اشارہ فرمارہے تھے اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جس شخص کو رسول اللہ ﷺ راہ خدا میں قتل کردیں اس پر اللہ عزوجل بہت سخت غضب ناک ہوتا ہے۔

حدیث ۱۲۳: رسول اللہ ﷺ کو مشرکین ومنافقین سے جو تکالیف پہنچیں

عبداللہ بن عمرو بن محمد بن ابان جعفی، عبدالرحیم بن سلیمان، زکریا، ابواسحاق، عمرو بن میمون اودی، حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں انہوں نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ بیت اللہ کے پاس نماز پڑھ رہے تھے، ابوجہل اور اس کے ساتھی بیٹھے ہوئے تھے اور ایک دن پہلے ایک اونٹ ذبح ہوا تھا، ابوجہل بولا: تم میں سے کوئی شخص جا کر فلاں محلہ سے اونٹ کا اوج لے آئے اور لے کر محمد (ﷺ) کے دونوں شانوں کے درمیان اس وقت رکھ دے جب وہ سجدہ میں جائیں۔

چنانچہ ایک بدبخت آدمی اس کے لئے کھڑا ہوا اور جب حضور ﷺ سجدے میں گئے تو اس نے دونوں شانوں کے درمیان اوج لا کر رکھ دیا اور پھر سب اس قدر ہنسے کہ ایک دوسرے پر گر پڑے، میں یہ ماجرا دیکھ رہا تھا، کاش مجھے اتنی طاقت ہوتی کہ میں حضور اکرم ﷺ پر سے اُسے اٹھا سکتا اور حضور اکرم ﷺ سجدے میں پڑے تھے، سر نہیں اٹھا سکتے تھے بالآخر ایک شخص نے جا کر حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کو اطلاع دی وہ تشریف لائیں اور اس وقت وہ چھوٹی بچی تھیں، آپ رضی اللہ عنہا نے آکر اس اوج کو حضور اکرم ﷺ پر سے اٹھایا اور پھر کافروں کی طرف رخ کر کے انہیں برا بھلا کہنے لگیں، جب آپ ﷺ نماز پوری کرچکے تو بلند آواز سے آپ ﷺ نے ان پر بددعاء کی اور جب آپ ﷺ بددعاء کرتے تو تین مرتبہ کرتے اور جب سوال کرتے تب بھی تین مرتبہ کرتے، آپ ﷺ نے تین مرتبہ ارشاد فرمایا: الٰہی قریش کی پکڑ کر، جب کفار نے آپ ﷺ کی آواز سنی تو ہنسی جاتی رہی اور آپ ﷺ کی بددعاء سے خوفزدہ ہوگئے، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ ابوجہل بن ہشام کی، عتبہ بن ربیعہ کی، شیبہ بن ربیعہ کی، ولید بن عقبہ کی، امیہ بن خلف کی اور عقبہ بن ابی معیط کی گرفت فرما، ساتویں شخص کا نام حضور اکرم ﷺ نے لیا تھا، مگر مجھے یاد نہیں رہا، قسم ہے اس ذات کی جس نے محمد ﷺ کو حق کے ساتھ بھیجا کہ میں نے ان کو جنہیں آپ ﷺ نے نام لے کر بددعاء دی، بدر کے دن مرا ہوا دیکھا، پھر ان کی لاشیں گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈالی گئیں، ابواسحاق کہتے ہیں کہ اس روایت میں ولید بن عقبہ کا نام غلط ہے۔

☆......☆......☆

مشعل



ترجمہ:
کتاب الجہاد......صحیح مسلم

باقاعدہ تصدیق شدہ اشاعت ABC Certified ملک کا مقبول ترین ہفت روزہ

القلم پشاور
ہفت روزہ
رجسٹرڈ نمبر P-483
WEEKLY
ALQALAM-E-PESHAWAR
صفحات 8 قیمت 10 روپے

12	16 تا 22 ذوالحجہ 1438ھ بمطابق 8 تا 14 ستمبر 2017ء	38

خون مسلم کی ارزانی
عالم اسلام خاموش

میانمار میں مسلمانوں کا قتل عام، 3 ہزار شہید، فورسز نے سینکڑوں گھر جلا دیئے

برمی فوج بچوں کے سر قلم کرنے لگی، رخائن میں سٹ یلائٹ تصاویر سے ایک گاؤں میں 700 گھر جلائے جانے کی تصدیق، بنگلہ دیش کا سوالاکھ مہاجرین کو دور افتادہ جزیرے میں بسانے کا منصوبہ

خواتین کے پیٹ چاک اور جان بچا کر بھاگنے والوں پر اندھا دھند گولیاں برسائی جا رہی ہیں، بنگلہ دیشی سرحدی محافظ دینی جذبے سے سرشار ہو کر اپنے مسلمان بھائیوں کو ملک میں آنے دے رہے ہیں

کیمپوں میں خوراک اور طبی سہولیات نہ ہونے کے باعث صورتحال تشویش ناک، زخموں سے چور متاثرین نے برمی فوج کے مظالم کی ہولناک داستانیں بیان کیں، جکارتہ میں میانمار کیخلاف مظاہرہ

ینگون (نیٹ نیوز) خون مسلم کی ارزانی، عالم اسلام اور انسانی حقوق تنظیموں کی خاموشی، میانمار میں برمی فوج نے بے بس روہنگیا مسلمانوں پر قیامت ڈھادی، 3 ہزار مسلمانوں کو شہید کر دیا، فورسز نے سینکڑوں گھر جلا دیئے، 90 ہزار کی بنگلہ دیش نقل مکانی، برمی فوج بچوں کے سر قلم کرنے لگی، رخائن میں سٹیلائٹ تصاویر سے ایک گاؤں میں 700 گھر جلائے جانے کی تصدیق، خواتین کے پیٹ چاک اور جان بچا کر بھاگنے والوں پر اندھا دھند گولیاں برسائی جا رہی ہیں، مسلمانوں کے قتل عام پر برمی صدر کی خاموشی افسوس ناک، 90 ہزار روہنگیا مسلمانوں کی بنگلہ دیش نقل مکانی، کیمپوں میں خوراک اور طبی سہولیات نہ ہونے کے باعث صورتحال تشویش ناک، حسینہ واجد کے انکار کے باوجود بنگلہ دیشی محافظ دینی جذبے سے سرشار ہو کر اپنے مسلمان بھائیوں کو ملک آنے دے رہے ہیں، ادھر بنگلہ دیش کا سوا لاکھ مہاجرین کو دور افتادہ جزیرے میں بسانے کا منصوبہ، وحشیانہ مظالم کے خلاف جکارتہ میں برمی سفارتخانے کے سامنے احتجاجی مظاہرہ کیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق برمی فوج نے بے بس روہنگیا مسلمانوں پر قیامت ڈھادی۔ وحشیانہ قتل عام میں اب تک 3 ہزار سے زائد مسلمان شہید اور 90 ہزار نقل مکانی پر مجبور ہو کر بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں۔ رخائن میں برمی فوج مسلمانوں کے دیہات کو آگ لگانے کا سلسلہ جاری رکھے ہوئے ہے۔ بچوں کے سر قلم اور زندہ جلایا جا رہا ہے۔ حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کیے جا رہے ہیں۔ جان بچانے کیلئے بھاگنے والوں پر گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔ سٹیلائٹ تصاویر سے تصدیق ہوئی ہے کہ ایک گاؤں میں 700 گھروں کو نذر آتش کیا گیا جس کے بعد لوگ نقل مکانی پر مجبور ہوئے۔ برمی فوج کی جانب سے روہنگیا مسلمانوں کا قتل عام جاری ہے۔ رخائن میں دیہات نذر آتش کیے جا رہے ہیں۔ سٹیلائٹ تصاویر سے تصدیق ہوتی ہے کہ رخائن کے شمالی حصے میں کئی مقامات پر آگ لگی (صفحہ 6 بقیہ 1)

برمی فوج کے ہاتھوں محصور 4 لاکھ مسلمانوں کی زندگیوں کو خطرہ

فورسز نے رخائن میں عالمی امداد کے گودام لوٹ لئے، خوراک، پانی اور ادویات کی قلت سے لوگ موت کے دہانے پر پہنچ گئے

نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد سوا لاکھ سے متجاوز، ہجرت کرنے والے خواتین اور بچے بچھائی بارودی سرنگوں کا نشانہ بننے لگے

ینگون (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ رخائن میں برمی فوج نے 4 لاکھ روہنگیا مسلمانوں کو محصور کر رکھا ہے جس سے ان کی زندگیوں کو شدید خطرات لاحق ہیں۔ علاقے میں عالمی امدادی سامان کے گودام لوٹ لئے گئے۔ خوراک، پانی اور ادویات کی قلت کے باعث لوگ موت کے دہانے پر پہنچ گئے ہیں۔ برمی فوج کی جانب سے مسلمانوں کے گھر نذر آتش کرنے، زندہ جلانے اور سر قلم کرنے جیسی وحشیانہ کارروائیوں کے بعد نقل مکانی کرنے والوں کی تعداد (صفحہ 6 بقیہ 5)

رخائن میں روہنگیا مردوں کو دائرے میں بٹھا کر جلایا گیا

سٹیلائٹ کے ذریعے 17 ایسے مقامات دریافت کئے جہاں آگ لگائی گئی

ینگون (نیٹ نیوز) روہنگیا مردوں کو دائرے میں بٹھا کر آگ لگائی گئی، ایک عینی شاہد کے مطابق اس کا بھائی شہید ہو گیا، برمی افواج اور بدھ مت کے شدت پسندوں سے تنگ آ کر بنگلہ دیش کی جانب فرار ہونے والے روہنگیا مسلمان بچوں کے سر قلم اور زندہ جلانے کے کئی واقعات سامنے آئے ہیں۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق روہنگیا (صفحہ 6 بقیہ 4)

رخائن دل کے قریب ہے، اردگان

استنبول (نیٹ نیوز) ترک صدر رجب طیب اردگان نے استنبول میں اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا بڑے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ برما میں مسلمانوں کے قتل عام اور دردناک مناظر پر دنیا نے چپ سادھ رکھی ہے۔ انہوں نے (صفحہ 6 بقیہ 3)

برمی افواج کے تشدد اور ظلم سے بچنے والے افراد کی بیان کردہ ہولناک داستانیں

فوج کاٹتی اور مارتی رہی، اندھا دھند گولیاں برسائیں، عینی شاہدین

ہم نے بہت سی کٹی ہوئی اور سوختہ لاشیں دیکھیں، جنہیں بے دردی سے مارا گیا تھا، بچ جانے والے مسلمانوں کی گفتگو

لندن (نیٹ نیوز) برطانوی اخبار دی انڈیپنڈنٹ کے مطابق برمی افواج کے تشدد اور ظلم سے بچنے والے افراد نے ہولناک داستانیں بیان کی ہیں۔ 41 سالہ عبدالرحمان نے بتایا کہ اس کے گاؤں چوٹ پیون پر پانچ گھنٹے تک مسلسل حملہ کیا گیا، 11 روہنگیا مردوں کو گھیر کر ایک جھونپڑی میں لے جایا گیا اور انہیں دائرے میں بٹھا کر آگ لگائی گئی جس میں میرا بھائی بھی مارا گیا۔ عبدالرحمان نے ایک ہولناک واقعہ بتایا کہ میرے دو بھتیجوں جن کی عمریں (صفحہ 6 بقیہ 2)

الرحمت قربانی
مہم 1438ھ

68 کروڑ 17 لاکھ ہزار 600 روپے کی مالیت 7529 اجتماعی و وقف قربانیاں ادا

امسال الرحمت قربانی مہم میں 3 کروڑ، 33 لاکھ، 2 ہزار کی مالیت میں 3 ہزار 886 قربانیاں وقف اور 3 کروڑ 35 لاکھ 15 ہزار 600 میں 3 ہزار 643 اجتماعی قربانیاں جمع ہوئیں، وقف قربانی مہم میں صرف نفل قربانی لی جاتی ہے

تقریباً ایک ہزار قربانیاں شعبہ امور شہداء، ایک ہزار شعبہ محاذ، دیگر قربانیاں اسیران اسلام، غازیان اسلام اور دینی مدارس تک پہنچائی گئیں، عوام الناس کا رجحان بہت ہی حوصلہ افزاء رہا، مخیر و دین دار حضرات کے جذبہ قربانی نے تاریخ رقم کر دی

صوبہ ابوعبیدہ میں 2,177، عمر میں 574، علی میں 504 اور عثمان میں 448 اجتماعی قربانیوں کا اہتمام، صوبہ ابوبکر خیبر پختون خوا میں 785، علی المرتضی میں 776، عمر فارق جنوبی پنجاب میں 720 نفل قربانیاں جمع ہوئیں



الرحمت کے زیر اہتمام ملک کے مختلف مقامات پر وقف و اجتماعی قربانیوں کے موقع پر تقسیم و ترتیب کے مختلف مناظر

بہاولپور (القلم نیوز) الرحمت قربانی مہم ۱۴۳۸ھ ملک بھر میں 6,68,17,600 مالیت کی 7,529 قربانیوں کا عظیم الشان ریکارڈ، ہر سال کی طرح اس سال بھی الرحمت کی قربانی مہم پوری آب و تاب کے ساتھ کامیابی سے ہمکنار ہوئی اور ملک بھر کے مخیر و دین دار افراد کے جذبہ قربانی نے تاریخ رقم کر دی۔ یہ مہم امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کی توجہات سے گزشتہ کئی سالوں سے جاری ہے اور ہر سال اس کی کارکردگی اور مقبولیت میں اضافہ ہو رہا ہے، جو عند اللہ مقبولیت کی علامت اور اللہ کے نیک بندوں کے ہاں ان کے اعتماد کی نشانی ہے۔ وقف قربانی مہم میں صرف نفل قربانی لی جاتی ہے جب کہ واجب قربانی کے لیے اجتماعی قربانی مہم کا انتظام ہوتا ہے۔ یہ قربانیاں، اپنے اصل مالکان تک بھی پہنچائی جاتی ہیں اور وقف قربانیاں محاذوں سے لے کر اسیران اسلام تک، دینی مدارس سے لے کر دینی مراکز اور غازیان اسلام کے گھرانوں تک، مہاجرین سے لے کر غریب اور مستحق افراد تک پہنچائی جاتی ہیں۔ تفصیلات کے مطابق اس سال (سنہ ۱۴۳۸ھ) کی الرحمت قربانی مہم میں تین کروڑ، تینتیس لاکھ، دو ہزار کی مالیت میں تین ہزار آٹھ سو (صفحہ 6 بقیہ 6)

بھوک کے پیارے روہنگیا مسلمان دلدلی راستوں سے گزرنے پر مجبور

بنگلہ دیش پہنچنے کیلئے اسمگلرز کو خاندان کے ہر فرد کیلئے 10 ہزار میانمار کیات ادا کئے ہیں، اب اتنی رقم نہیں کہ چاول ہی خرید سکے، گفتگو

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) میانمار کی نوبل انعام یافتہ آنگ سان سوچی کے ایماء پر فوج اور دہشت گرد بدھوں کے حملوں کے نتیجے میں بڑے پیمانے پر بنگلہ دیش کی جانب ہجرت کرنے والے روہنگیا مسلمانوں کو انتہائی خراب ترین راستوں سے سفر کرنا پڑ رہا ہے۔ بنگلہ دیش میں موجود عالمی صحافتی اداروں کی رپورٹس کے مطابق روہنگیا مسلمانوں کو منزل مقصود تک پہنچنے کے لئے عدنگاہ تک دلدلی علاقے، دھان کے کھیتوں اور بارش کے پانی سے بننے والے مٹی اور کیچڑ سے گزرنا پڑ رہا ہے۔ ہزاروں روہنگیا مسلمان جب بنگلہ دیش پہنچتے ہیں تو وہ کئی دن کے فاقوں سے ہوتے ہیں۔ ایسا لگتا ہے کہ بچے تھکن سے چور ماؤں کی گود سے کسی بھی وقت (صفحہ 6 بقیہ 16)

برمی فوج نے مسلمانوں کی 2 کشتیاں ڈبو دیں، 24 شہید

13 بچے، 11 خواتین شامل، جان بچانے کیلئے بنگلہ دیش جانے والوں پر فائرنگ

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) برمی فوج نے پناہ کیلئے بنگلہ دیش جانے کی کوشش کرنے والے مسلمانوں کی 2 کشتیاں ڈبو دیں، جس کے نتیجے میں 13 بچوں اور 11 خواتین سمیت 24 افراد شہید ہو گئے۔ اہلکاروں نے سرحدی دریا ناف میں ڈوبنے والے 24 افراد کی لاشیں نکال لی ہیں جبکہ متعدد افراد لاپتہ ہیں۔ جان بچا کر بنگلہ دیش پہنچنے میں کامیاب ہونے والے مسلمانوں نے میڈیا کو بتایا کہ (صفحہ 6 بقیہ 18)

حسینہ واجد کی سنگدلی، روہنگیا مسلمانوں پر بنگلہ دیش داخلے کے دروازے بند کر دیئے

ڈھاکہ (نیٹ نیوز) بنگلہ دیش کی وزیراعظم حسینہ واجد کی سنگدلی، روہنگیا کے مسلمانوں پر بنگلہ دیش داخلے کے دروازے بند کرنے کا حکم دیدیا، بنگلہ دیشی وزیراعظم حسینہ واجد نے کہا کہ میانمار مسلمانوں کو بنگلہ دیش نہیں آنے دیں گے، مسلمانوں کا وطن (صفحہ 6 بقیہ 17)

گزشتہ 27 برسوں کے دوران اپنی نوعیت کے منفرد اور تباہ کن حملے سے بھارتی ایوان میں کھلبلی مچ گئی، دشمن ورطہ حیرت میں مبتلا

مجاہدین جیش کی پلوامہ میں بھارتی کیمپ پر فدائی یلغار، 9 اہلکار ہلاک، 8 زخمی

جھڑپ مقابلوں میں 4 کشمیری شہید

تینوں مجاہد مردانہ وار لڑتے ہوئے شام گئے شہید، لڑائی میں بھارت کی جانب سے ڈرونز کا بھی استعمال، 8 زخمی اہلکاروں میں اکثریت کی حالت تشویشناک، ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ

2 عمارتیں بھی مکمل طور پر تباہ، کیمپ کا پورا علاقہ 15 فٹ اونچی دیوار سے گھرا ہے، انتہائی سکیورٹی کے باوجود فدائین کا کیمپ میں داخل ہو کر تباہی مچا دینا حیران کن ہے

کیمپ میں کئی یونٹس قائم ہیں لیکن ایس، او، جی یونٹ خصوصیت کا حامل ہے جہاں گرفتار حریت پسند نوجوانوں کو لا کر بدترین تشدد کیا جاتا ہے، رپورٹ

سرینگر (نیٹ نیوز) مجاہدین جیش محمد ﷺ کی پلوامہ میں بھارتی فوجی کیمپ پر تباہ کن فدائی یلغار، 9 بھارتی فوجی واصل جہنم جبکہ 8 شدید زخمی ہو گئے، گزشتہ 23 برسوں کے دوران یہ اپنی نوعیت کا منفرد اور تباہ کن حملہ ہے، تینوں مجاہدین مردانہ وار لڑتے ہوئے شام گئے شہید ہوئے، قابض فورسز نے لڑائی میں ڈرون کا بھی استعمال کیا۔ دوسری جانب قابض سکیورٹی فورسز کی جانب سے مزید 4 کشمیری نوجوانوں کو جعلی مقابلوں کے دوران شہید کر دیا گیا۔ تفصیلات کے مطابق پلوامہ میں فوجی کیمپ پر مجاہدین جیش کے فدائی حملے سے بھارتی ایوانوں میں کھلبلی مچ گئی، سکیورٹی فورسز اچانک تباہ کن حملے سے حواس باختہ ہو گئیں، مجاہدین جیش نے انتہائی سکیورٹی والے علاقے میں تباہ کن حملہ کر کے بھارتی حکام کو ورطہ حیرت میں ڈال دیا، حملے میں 2 عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہو گئیں، تین فدائین نے طویل جھڑپ کے دوران مردانہ وار لڑتے ہوئے 9 دہشت گرد بھارتی فوجیوں کو جہنم واصل کیا جبکہ 8 اہلکار شدید زخمی ہو گئے جن میں بعض کی حالت تشویشناک ہے۔ سری نگر میں پولیس لائنز ہیڈ کوارٹر پر فدائی حملہ کے بعد بڑا آپریشن شروع کر دیا گیا ہے، اس دوران باندی پورہ کے حاجن قصبہ میں بھارتی فورسز (صفحہ 6 بقیہ 7)

مقبوضہ کشمیر میں پاکستان کی بہت حمایت ہے، سابق بھارتی جرنیل

مسئلے کا کوئی فوجی حل ممکن نہیں، اسے صرف سیاسی سطح پر حل کیا جا سکتا ہے، جنرل ہوڈا

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارت کی شمالی کمان کے سابق کمانڈر نے کہا ہے کہ مسئلہ کشمیر کا کوئی فوجی حل ممکن نہیں اور اس تنازع کو صرف سیاسی سطح پر ہی حل کیا جا سکتا ہے۔ لیفٹیننٹ جنرل (ریٹائرڈ) ڈی ایس ہوڈا نے برطانوی نشریاتی ادارے سے بات کرتے ہوئے کہا کہ "اگر ہم کہیں کہ کشمیر کو فوجی کارروائی (صفحہ 6 بقیہ 8)

برما میں روہنگیا مسلمان بدترین ریاستی دہشتگردی کا شکار ہیں

سید علی گیلانی

عالمی طاقتیں مسلمانوں کے حوالے سے دوعملی اور دوہرے معیار کے شکار ہیں، مظالم روکنے کیلئے کردار نہیں ادا کر رہیں

سرینگر (نیٹ نیوز) برما میں روہنگیا مسلمان بدترین ریاستی دہشت گردی کا شکار ہیں، عالمی طاقتیں مسلمانوں کے حوالے سے دوعملی اور دوہرے معیار کا شکار ہیں، سنگین مظالم روکنے کے لئے کوئی کردار ادا نہیں کر رہیں۔ ان خیالات کا اظہار کل جماعتی حریت کانفرنس "گ" گروپ کے چیئرمین سید علی (صفحہ 6 بقیہ 19)

میانمار میں دہشت گرد آنگ سوچی نے چنگیز اور ہلاکو کو شرما دیا

ینگون (نیٹ نیوز) میانمار کی رہنما اور امن کی نوبل انعام یافتہ آنگ سان سوچی نے روہنگیا مسلمانوں پر انسانیت سوز مظالم سے نہ صرف چنگیز خان اور ہلاکو خان کو شرما دیا بلکہ یہ بھی ثابت کر دیا کہ وہ کسی بھی طرح امن کے نوبل انعام کی حقدار نہیں۔ میانمار کی ریاست رخائن میں آنگ سان سوچی کے حکم پر (صفحہ 6 بقیہ 20)

ترکی نے بنگلہ دیش کو مہاجرین کا خرچہ اٹھانے کی پیش کش کر دی

روہنگیا مسلمانوں کیلئے دروازے کھولے جائیں، وزیر خارجہ میولود چاوش اولو

استنبول (نیٹ نیوز) ترکی نے بنگلہ دیش کو پیشکش کی ہے کہ وہ مظلوم روہنگیا مسلمانوں کے لئے اپنے دروازے کھول دے۔ مہاجرین کی امداد پر آنے والے تمام اخراجات ترکی ادا کرے گا۔ ایک بیان میں ترک وزیر خارجہ میولود چاوش اولو نے کہا کہ اسلامی تعاون تنظیم کو متحرک کرنے کے لئے ترک (صفحہ 6 بقیہ 10)

برمی حکومت کی پیٹھ تھپکنے قاتل بھارتی وزیراعظم مودی برما پہنچ گیا

ینگون (نیٹ نیوز) بھارتی وزیراعظم روہنگیا مسلمانوں پر مظالم ڈھانے والی (صفحہ 6 بقیہ 9)



میانمار میں بدھسٹوں اور فوجیوں کی جانب سے جلائے گئے روہنگیا مسلمانوں کے گھروں سے آگ اور دھوئیں کے بادل بلند ہو رہے ہیں

میانمار کی فوج کو اسرائیلی ہتھیار اور تربیت فراہمی کا انکشاف

متعدد اسلحہ ساز کمپنیاں ملوث، 100 سے زائد ٹینک فروخت کئے، اسرائیلی اخبار، انسانی حقوق کارکن عدالت پہنچ گئے

تل ابیب (نیٹ نیوز) میانمار میں روہنگیا مسلمانوں پر جاری مظالم میں اسرائیل کے ملوث ہونے کا انکشاف ہوا ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیموں اور اسرائیلی اخبار "ہارٹز" کے مطابق اسرائیل میانمار کی فوج کو اسلحہ اور تربیت فراہم کر رہا ہے۔ صیہونی حکومت نے میانمار کو سرحدی نگرانی کے لیے 100 (صفحہ 6 بقیہ 12)

اسرائیل کیساتھ کئی دیگر ممالک بھی روہنگیا مسلمانوں پر مظالم میں ملوث

تل ابیب (نیٹ نیوز) اسرائیل فلسطینیوں کے خلاف استعمال ہونے والے ہتھیاروں کو "آزمودہ" کہہ کر دنیا کی بدترین حکومتوں کو فروخت کرتا ہے۔ روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کو سامنے والی انسانی حقوق کی کارکن چی گرین نے کہا کہ صرف اسرائیل (صفحہ 6 بقیہ 11)

40 تحادی ہلاک
ضلع زنانا خان پر قبضہ

امریکہ نے افغان شہریوں پر بم برسا دیئے، 65 شہید، طالبان نے ہیلی کاپٹر مار گرایا

طیاروں نے لوگر اور ہرات میں رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا، درجنوں مکانات تباہ، شہیدوں میں خواتین اور بچے بھی شامل، بلخ میں 80 اہلکار محصور ہو گئے

افغانستان میں مزید 4 ہزار فوجی بھیجنے کا امریکی اعلان، طالبان کا امارت اسلامیہ کو فوجیوں کا قبرستان بنانے کا انتباہ، کابل میں امریکی سفارتخانے پر حملہ، 5 ہلاک

کابل (نیٹ نیوز) افغانستان میں اپنی ناکامی چھپانے کے لئے امریکی افواج نے عام افغان شہریوں پر بم برسا دیئے، طیاروں نے لوگر اور ہرات میں رہائشی عمارات کو نشانہ بنایا، درجنوں مکانات بمباری سے تباہ، 65 افراد شہید ہو گئے جن میں زیادہ تعداد خواتین اور بچوں کی شامل ہے، طالبان نے ہیلی کاپٹر مار گرایا، مجاہدین نے امارت اسلامیہ میں مختلف کارروائیوں اور حملوں میں 40 اتحادی ٹھکانے لگا دیئے جبکہ ضلع زنانا خان پر قبضہ کر کے بھاری مقدار میں فوجی ساز و سامان بھی غنیمت کر لیا، دوسری جانب امریکہ نے افغانستان میں مزید 4 ہزار فوجی بھیجنے کا اعلان کیا جبکہ طالبان نے انتباہ کیا کہ افغانستان کو امریکی فوجیوں کا قبرستان بنا دیں (صفحہ 6 بقیہ 21)



میانمار: سوا لاکھ روہنگیا مسلمان بے گھر

ینگون (نیٹ نیوز) میانمار کے سوا لاکھ روہنگیا مسلمان بے گھر ہو گئے، بے گھر روہنگیا مسلمان بنگلہ دیش کی سرحد کے نزدیک واقع (صفحہ 6 بقیہ 13)

برمی مسلمانوں پر وحشیانہ مظالم کیخلاف عالم اسلام جاگنے لگا

ینگون (نیٹ نیوز) میانمار میں مسلمانوں کی نسل کشی اور سرکاری سرپرستی میں جاری وحشیانہ مظالم نے عالم اسلام کو جھنجھوڑ ڈالا، مالدیپ کا میانمار کے ساتھ تجارتی تعلقات ختم کرنے کا اعلان، بحران (صفحہ 6 بقیہ 14)

برما کے بجائے سلامتی کونسل شمالی کوریا کیخلاف اجلاسوں میں مصروف

نیویارک (نیٹ نیوز) عالمی برادری نے برما میں مسلمانوں کی نسل کشی پر آنکھیں بند کر لیں، اگرچہ مختلف ممالک کی جانب سے بیانات کا سلسلہ جاری ہے لیکن عملی طور پر برمی حکومت اور فوج کے خلاف (صفحہ 6 بقیہ 15)

www.alqalamonline.com
القلم ہفت روزہ پشاور
WEEKLY
ALQALM-E-PESHAWAR

ناشر عرفان احمد نے برہان پرنٹنگ پریس محلہ جنگی پشاور سے چھپوا کر وزیرستان پلازہ پشاور صدر سے شائع کیا۔
دفتر کا پتہ: دکان نمبر UG/8A
ڈینز ٹریڈ سنٹر پشاور کینٹ
راولپنڈی دفتر فون و فیکس: 051-4582224
alqalam_weekly@yahoo.com

برما کے مظلوم مسلمانوں پر ٹوٹی قیامت

عالمِ اسلام کی بے حسی

ایک بار پھر امت مسلمہ خون کے آنسو رو رہی ہے اور تعجب اس پر ہے کہ اس بار حملہ آور وہ لوگ ہیں جو دُنیا میں پُر امن ترین کہلانے کے مدعی ہیں اور اگر چہ پہلے بھی وہ متعدد بار مسلمانوں پر زندگی تنگ کر چکے ہیں مگر اس بار تو انہوں نے تمام حدیں پار کردی ہیں۔ الغرض کہ اس وقت برما کے نہتے مسلمانوں پر قیامت صغریٰ ٹوٹ رہی ہے۔ 2012 سے شروع ہونے والے ان مسلم کش فسادات کے بارے میں اب تک ان کی پریشانیوں کا کوئی سدباب نہیں ہوسکا ہے۔ صورت حال یہ ہے کہ نہ تو برما کی سرکار اپنے ظلم سے رُک رہی ہے اور نہ ہی عالمی ادارے کوئی موثر اقدام کر پا رہے ہیں اگر چہ عالمی اداروں سے کوئی بڑی توقع رکھنا فضول سی بات ہے مگر عالم اسلام کا کوئی موثر کردار نہ ہونا تو نہایت تعجب کا مقام بھی ہے اور نہایت افسوس کا بھی۔

برما میں روہنگیائی مسلمانوں کا یہ مسئلہ کوئی نیا نہیں ہے؛ بل کہ بات اس وقت بگڑی جب 1982 میں جنرل نی ون کی ایک فوجی حکومت نے نیا شہریت کا قانون پاس کیا؛ جس کے تحت روہنگیائی مسلمانوں کی شہریت رد کردی گئی۔ اور اس قانون کی رو سے لاکھوں روہنگیائی مسلمانوں سے شہری حقوق سلب کر کے ان کو ملک کے اندر ہی کیمپوں میں رہنے پر مجبور کردیا گیا؛ جس کے نتیجے میں تقریباً ایک لاکھ روہنگیائی مسلمان کو اپنا گھر بار چھوڑ کے کسی نہ کسی کیمپ میں پناہ گزیں ہونا پڑا اور برمائی فوج نے انہیں روزگار حاصل کرنے کی خاطر بھی کیمپوں سے باہر نہیں نکلنے دیا۔

برما کے مسلمانوں پر الزام ہے کہ وہ وہاں کے مقامی باشندے نہیں ہیں؛ بلکہ بنگالی ہیں، اور بنگلہ دیشی مہاجرین کی حیثیت سے برما پر ان کا کوئی حق نہیں ہے، جبکہ تاریخ سے یہ ثابت ہے کہ برما میں عرب مسلمانوں کی آٹھویں صدی عیسوی سے آمد اور مستقل قیام مورخین کا اتفاق ہیکہا جاتا ہے کہ برما میں 34-1430 کے زمانے سے ہی مسلمانوں کی آبادی موجود تھی اور ماروک علاقے کے راجہ بارا میکھلا نے 1430 میں بنگال کے سلطان جلال الدین محمد شاہ کی فوج کی مدد سے ارکان صوبے پر اپنا تسلط قائم کیا تھا اور اسی زمانے میں سلطان بنگال کے مسلمان فوجی وہاں آباد ہوگئے تھے۔ اس جنگ کے معاوضے کے طور پر ارکان کے راجہ نے وہاں کے کچھ علاقے بھی بنگالی سلطنت کی تحویل میں دے دیے تھے؛ جن پر مسلم آبادیاں بسائی گئی تھیں۔ تاریخ شاہد ہے کہ اس کے بعد لمبے عرصے تک اراکان میں بنگالی اسلامی سکوں کا چلن جاری رہا۔ خود اراکان کا راجہ بھی جو سکے ڈھلواتا تھا اس میں ایک جانب برمی زبان ہوتی تھی اور دوسری جانب فارسی زبان لکھی ہوتی تھی۔ یہ سلسلہ 1666 تک جاری رہا اور اس مرحلے میں اراکان سے چٹا کانگ تک کا علاقہ برما میں شامل رہا۔ سلطنت بنگال سے علیحدگی کے بعد بھی لمبے عرصے تک برما کے بودھ راجہ اپنے لئے مسلم خطابات استعمال کرتے رہے۔

برما میں بے شمار مسلمانوں کو شہید کیا جا رہا ہے مگر ہمارا میڈیا بالکل خاموش ہے، ایک مسلمان ملک برما کے مسلمانوں کی شہادت پر نہایت ہی قلیل سا کردار ایسا ہی ہے کہ یوں کہا جائے کہ یہ بالکل ہی خاموش تماشائی بنا ہوا ہے۔

برمی مسلمانوں کا قصور صرف یہ ہے کہ وہ امت محمدیہ کا حصہ ہیں، اگر وہ عیسائی یا یہودی یا ایسی ہی کسی جنس سے ہوتے تو پوری دنیا اپنے خزانوں کے منہ کھول دیتی اور عالمی ادارے بھی حرکت میں آجاتے مگر نہ معلوم عالم اسلام اور اسلامی ممالک کی نمائندگی اور ان پر اپنی برتری جتلانے والے ممالک کیوں خاموش تماشائی بنے ہیں اور بڑے بڑے ادارے نہ معلوم کیوں کسی بھی قسم کا کرداری ادا کرنے سے قاصر ہو چکے ہیں؟؟ آخر یہ بے حسی کب تک؟؟

روہنگیائی مظلوم مسلمان

جاوید اقبال

آج دنیا کے مختلف حصوں میں مسلمانوں پر جو ظلم وستم کے پہاڑ توڑے جا رہے ہیں اور جو اس ظلم وستم کی چکی میں پس رہے ہیں اور پھر اُن کا کوئی پُرسانِ حال بھی نظر نہیں آتا ہے۔ روہنگیائی مسلمانوں کو ہی لے لیں۔ برما میں بدھ مت دھرم کے ماننے والے جس بربریت و سفاکیت کا مظاہرہ کر رہے ہیں اور ان تمام زیادتیوں پر عالم برادری تماش بین بنی ہوئی ہے جو کہ حد درجہ افسوسناک ہے۔ بدھ مذہب کے پیروکار جو خود کو امن پسند تو بتاتے ہیں مگر ظلم وستم کا ایسا ننگا ناچ، ناچ رہے ہیں کہ اسے سن کر کلیجہ منہ کو آجاتا ہے۔ روہنگیائی مسلمانوں کو برمی حکومت اپنا باشندہ ماننے سے انکار کرتی ہے اور انہیں زبردستی ملک بدر کرنے پر بضد ہے۔

صرف یہی نہیں بدھ مذہب کو ماننے والے مسلمانوں کے گھر مسمار کر رہے ہیں، بندوقوں سے انہیں بھون رہے ہیں، انہیں زندہ آگ کی نذر کر رہے ہیں، ظلم وبربریت کا ایسا دردناک اور جگر فگار منظر ہے کہ جس کو سن کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں اور جسم میں لرزہ طاری ہو جاتا ہے۔

اس کے بعد بھی نام نہاد امن کے ٹھیکیداروں کے کانوں میں جوں تک نہیں رینگتی۔ برمی حکومت اور برمی بدھ بھکشوں کے خلاف کہیں سے آواز نہیں اُٹھ رہی ہے، اقوامِ متحدہ جو بظاہر امن عالم کا پیامبر اور داعی ہے اسے سانپ سونگھ گیا ہے اور اسے برمی مسلمانوں کے مصائب و پریشانیاں دکھائی نہیں دے رہی ہے۔ نوبت تو یہاں تک جا پہنچی ہے کہ یہ برمی مسلمان اپنے گھر بار، ساز و سامان اور مال و دولت چھوڑ کر اپنے ملک سے ہجرت کرنے پر مجبور ہیں اور دوسرے ملکوں میں جانا چاہتے ہیں مگر دوسرے ملک انہیں سرحد پر روک رہے ہیں اور کوئی ملک انہیں اپنے یہاں پناہ نہیں دینا چاہتا۔ بنگلہ دیش، چین، ملیشیا وغیرہ سبھی ملکوں نے ایسے روہنگیائی مسلمانوں کو اپنے یہاں پناہ دینے سے منع کر دیا ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ اس مسئلہ کو کوئی اور نہیں تو عالمی برادری، OIC اور دیگر مسلمانوں کی جو تنظیمیں کام کر رہی ہیں، وہ ان کو دیکھیں اور اس مسئلہ کو حل کرنے کے لئے اپنی بھرپور کاوش کریں اور تمام فریق عالمی سیاسی مفادات کی عینک کو اُتار کر یہ خالصتاً انسانی مسئلے کو حل کریں، تا کہ ان برمی مسلمانوں کو جینے کا حق مل سکے۔

انسانی معاشرہ اور سماج ہر دور میں چند حقیقتوں اور معروف قدروں کا پابند رہا ہے، جن میں کسی قسم کا تغیر و تبدل نہیں ہوا، جیسے عفت و پاک دامنی، سخاوت و فیاضی، صدق و راستی، وفا شعاری اور ایثار، ہر دور میں مہذب انسان ان کا لحاظ رکھتا رہا ہے اور ان کو اپنا کر فخر بھی کرتا رہا ہے، چنانچہ وہ اپنی ذات کے ساتھ ہر طرح کی بدسلوکی تو گوارا کر سکتا ہے لیکن وہ چیز جو غیرت، خودداری، وفاداری، سچائی اور بلند ہمتی کے منافی ہو، اسے برداشت نہیں کر سکتا ہے کیونکہ یہ اوصاف انسانی شعائر اور اس کی اہم خصوصیات و امتیازات میں سے ہیں۔ اس لئے ایثار کا جذبہ پیدا کیجئے اور ان بے سرو سامان مسلمانوں کے لئے آگے بڑھیے، اُن کی داد رسی کیجئے۔

تقریباً پوری دنیا میں اس وقت اُمتِ مسلمہ کئی مشکلات سے دوچار ہیں، فلسطین ہو یا چیچنیا، یا پھر برما مسلمانوں کی نسل کشی کا سلسلہ جاری ہے۔ برما میں جو ظلم وستم مسلمانوں پر کیا جا رہا ہے اس کی نظیر تاریخ میں شاید نہیں ملتی۔ عرصہ دراز سے برما میں فوجی تسلط قائم ہے اور اس ملک کا شمار دنیا کے غریب ترین ممالک میں ہوتا ہے، ارکان برما کا سب سے بڑا صوبہ ہے اور یہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ یوں تو بدھ مت اپنے مذہب کو امن کا علمبردار کہتے ہیں اور ان کے نزدیک انسان کو ایسے چلنا چاہئے کہ اس کے پاؤں کے نیچے کیڑے مکوڑے بھی نہ آئیں، لیکن دوسری طرف وہی بدھ مت مسلمانوں کے ساتھ جو انسانیت سوز سلوک کر رہے ہیں وہ سلوک دیکھ اور سن کر انسانیت بھی شرما جاتی ہے۔ بدھ مت روہنگیائی مسلمانوں کے گھروں کو بھی نظرِ آتش کر رہے ہیں۔ ایک خبر کے مطابق تو وہاں مساجد کو بھی آگ لگائی جا رہی ہے۔

مسلمانوں کو گاجر مولی کی طرح کاٹ کر پھینکا جا رہا ہے، مظلوم مسلمانوں کا قتل عام، عورتوں کی اجتماعی عصمت دری کی جا رہی ہے، بچوں کو آگ میں زندہ جلایا جا رہا ہے یہاں روہنگیائی مسلمانوں کے ساتھ ایسے بھی حالات آئے کہ انہوں نے سمندری کشتیوں سے چھلانگ لگا کر اپنی جان دے دی، کیونکہ جب انہوں نے کسی ملک میں سمندری راستوں کے ذریعہ داخل ہونا چاہا تو ان پر گولیوں کی بارش بھی کی گئی، سوچیے! یہ وقت کتنا مشکل ہے، ہمارے مسلمانوں کے لئے۔ ان روہنگیائی مسلمانوں کے لئے دعائیں کیجئے کہ اللہ ان کے حالات کو درست کر دے اور انہیں مناسب پناہ گاہ نصیب فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆

فرعون اور بدھشٹ انتہاپسندوں کا خواب

سنگِ میل

amerpuri@yahoo.com

عبدالحفیظ امیر پوری

بنی اسرائیل کی حالت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش سے پہلے یہ تھی کہ یہ لوگ قبطیوں کے خادم تھے۔ قبطیوں نے ان کو مختلف قسم کے کاموں پر مقرر کیا ہوا تھا۔ کچھ لوگوں کو تعمیر کے کاموں پر لگایا ہوا تھا اور کچھ لوگوں سے ہل چلانے کا کام لیا جاتا اور کچھ لوگوں سے کھیتی باڑی کے مختلف کام لیے جاتے، کچھ فصل کی کاشت اور کٹائی وغیرہ کے کاموں پر مقرر تھے۔ بیت الخلاؤں کی صفائی بھی انہی لوگوں کے ذمہ تھی۔ کیچڑ صفائی وغیرہ کے کاموں پر ان کو ہی مقرر کیا جاتا۔ پتھر تراشنا اور پتھروں کو اٹھا اٹھا کر لانا انہی کے ذمہ تھا۔ جو لوگ یہ کام نہیں کر سکتے تھے ان پر جزیہ مقرر کر دیا جاتا تھا اور جو شخص سورج کے غروب ہونے سے پہلے جزیہ نہ ادا کرتا اس کے ہاتھ اس کی گردن سے باندھ دیے جاتے اور ایک مہینہ تک اس کے ہاتھ اسی طرح بندھے رہتے اور بنی اسرائیل کی عورتوں سے اس طرح کام لیے جاتے جیسے لونڈیوں سے کام لیے جاتے ہیں، یعنی گھریلو تمام کام ان کے سپرد ہوتے، سوت کاتنا اور سلائی بنائی وغیرہ کے کام ان کی عورتوں سے ہی لیے جاتے تھے۔

اسی درمیان قبطیوں کے حاکم فرعون نے ایک خواب دیکھا کہ بیت المقدس کی جانب سے ایک آگ نکلی ہے جس نے مصر کا احاطہ کرلیا اور تمام قبطیوں کو جلا دیا، لیکن بنی اسرائیل کو اس نے کوئی نقصان نہ پہنچایا۔ اس خواب سے فرعون بہت پریشان ہوا، اس نے خواب کی تعبیر بیان کرنے کے ماہرین سے پوچھا کہ اس خواب کی تعبیر کیا ہوسکتی ہے؟ انہوں نے بتایا کہ اس خواب سے تو یہی سمجھ آتا ہے کہ بنی اسرائیل میں ایک بچہ پیدا ہوگا جو تمہاری بادشاہی کے زوال کا سبب بنے گا۔ یہ سن کر فرعون نے حکم دے دیا کہ بنی اسرائیل میں جو بچہ بھی پیدا ہو اسے ذبح کر دیا جائے۔ اس طرح اس کے حکم سے ہزاروں کی تعداد میں بنی اسرائیل کے بچے ذبح کر دیے گئے وہ جو ذبح کیے گئے ان کی تعداد بارہ ہزار یا ستر ہزار تھی۔ خدا کی قدرت کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نہ صرف اسی سال پیدا ہوئے بلکہ اللہ تبارک وتعالیٰ کی زبردست قدرت سے فرعون کے گھر میں ہی پرورش پائی اور بالآخر فرعون اپنی فرعونیت سمیت تباہ و برباد ہوا۔ آج فرعون کی نسل یا اس کے مذہب کا کوئی پیروکار دنیا میں نہیں ہے۔

دور حاضر کے فرعون بدھ مت کے پیروکاروں کا بھی یہ خواب ہے کہ وہ مسلمانوں کو برما سے بالکل ختم کردیں گے کیونکہ انہیں یہ خوف ہے کہ مسلمان برما میں ان کے مذہب بدھ مت کے لیے خطرہ ہیں۔

برما کا ایک صوبہ اراکان وہ سرزمین ہے جہاں خلیفہ ہارون رشید کے عہدِ خلافت میں مسلم تاجروں کے ذریعہ اسلام پہنچا، اس ملک میں مسلمان بغرض تجارت آئے تھے اور اسلام کی تبلیغ شروع کردی تھی، اسلام کی فطری تعلیمات سے متاثر ہوکر وہاں کی کثیر آبادی نے اسلام قبول کرلیا اور ایسی قوت کے مالک بن بیٹھے کہ 1430ء میں سلیمان شاہ کے ہاتھوں اسلامی حکومت کی تشکیل کرلی، اس ملک پر ساڑھے تین صدیوں تک مسلمانوں کی حکومت رہی، مسجدیں بنائی گئیں، قرآنی حلقے قائم کیے گئے، مدارس وجامعات کھولے گئے، ان کی کرنسی پر "لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ" کندہ ہوتا تھا۔ اس ملک کے پڑوس میں برما تھا جہاں بدھسٹوں کی حکومت تھی، مسلم حکمرانی بدھسٹوں کو ایک آنکھ نہ بھائی اور انہوں نے 1784ء میں اراکان پر حملہ کردیا، بالآخر اراکان کی اینٹ سے اینٹ بجادی اور اسے برما میں ضم کرلیا اور اس کا نام بدل کر میانمار رکھ دیا۔ 1824ء میں برما برطانیہ کی غلامی میں چلا گیا، سو سال سے زائد عرصہ غلامی کی زندگی گذارنے کے بعد 1938ء میں انگریزوں سے خودمختاری حاصل کرلی، انگریز نے جاتے جاتے اس خطے میں بھی مسلم دشمنی کی بنیاد رکھ دی اور خودمختاری بدھشٹوں کو تو دے دی گئی جبکہ اس خطے کے اصل مالک مسلمانوں کو خود برما کا شہری بھی تسلیم نہیں کیا گیا۔

روہنگیا مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ صرف آج کی دہائی میں نہیں ڈھائے جا رہے بلکہ یہ سلسلہ تو 1938ء میں انگریزوں سے خودمختاری حاصل کرنے کے بعد سے ہی وقفے وقفے سے جاری ہے۔ ہاں البتہ اب اس میں کہیں زیادہ تیزی آگئی ہے۔

روہنگیا مسلمان دنیا کی واحد ایسی قومیت ہے کہ جن کے پاس کسی ملک کی شہریت نہیں یعنی کاغذات کے اعتبار کے لحاظ سے یہ دنیا کے انسانوں میں شمار ہی نہیں ہوتے۔ رہنے والے تو یہ برما کے ہیں لیکن برما نے ان کی شہریت 1982ء میں یہ کہہ کر منسوخ کردی کہ ان کا برما کی سرزمین سے کوئی تعلق نہیں۔ اس وقت سے ان مسلمانوں پر بے پناہ مظالم شروع ہوئے۔ برما کی حکومت نے ان پر پابندی لگائی کہ وہ پختہ مکان نہیں بنا سکتے، دو سے زائد بچے پیدا نہیں کر سکتے، شادی کیلئے رجسٹریشن ضروری ہے جو اس قدر مشکل ہے کہ کسی عذاب سے کم نہیں۔ یہ لوگ اب بنگلہ دیش اور برما کی سرحد کے درمیان سمندر کے کنارے دلدلی زمین والے علاقوں میں جھونپڑیاں بنا کر رہتے ہیں جہاں انہیں دنیا کی کوئی سہولت میسر نہیں۔

حکومت ان کے علاقوں میں کوئی ترقیاتی کام نہیں کرتی بلکہ ان پر تو یہ پابندی بھی عائد ہے کہ یہ پیدل بھی ملک میں تو کجا، ایک گاؤں سے دوسرے گاؤں تک کا سفر نہیں کر سکتے۔ یہ لوگ کوئی کاروبار نہیں کر سکتے، ان کے علاقوں میں کوئی سکول نہیں یعنی ان کے بچے ہمیشہ ان پڑھ ہی رہتے ہیں اور ان کے تعلیم حاصل کرنے پر بھی پابندی ہے۔ برما کی حکومت نے تو ان کے پھل اور انڈے تک کھانے پر پابندی عائد کر رکھی ہے، مبادا کہیں یہ صحت مند ہو کر حکومت کیلئے خطرہ نہ بن جائیں۔ غرضیکہ جو جو ظلم فرعون اور قبطیوں نے بنی اسرائیل پر ڈھائے تھے اس سے کئی گنا زیادہ وہی ظلم بدھشٹ نے مسلمانوں پر روا رکھے۔

اس اذیت ناک اور ابتر صورتحال کے باوجود ان مظلوم برمی مسلمانوں سے جو جرم سرزد ہوا اور جس کی سزا میں بدھشٹ دہشت گرد برما میں مسلمانوں کو بالکل ختم کرنے کے درپے ہیں وہ جرم یہ ہے کہ برمی مسلمان اپنے دین اسلام سے مخلص ہیں اور ان کی ثابت قدمی اور ان کے ایمان سے متاثر ہوکر اراکان کے بدھشٹ مسلمان ہو رہے تھے۔ برما کے بدھشٹوں کو بھی فرعون جیسا خوف لاحق ہو چکا ہے کہ اگر مسلمان اپنے دین اور ایمان پر ثابت قدم رہا تو اس عالم پر غالب اور حکمرانی اسی کی ہوگی اور مسلمانوں سے یہی خدائی وعدہ ہے۔

"وانتم الاعلون ان کنتم مؤمنین"

لیکن المیہ یہ ہے کہ بدھشٹوں کی بدحواسی اور بے حسی تو سمجھ آتی ہے کہ انہیں اپنے مذہب کے ختم ہونے کا خوف ہے لیکن مسلمانوں کو کیا ہوگیا جن کو بنیادی تعلیم ہی رسول اللہ ﷺ نے یہی دی کہ تمام مسلمان جسد واحد ہیں۔

حیرت ناک اور اذیت ناک صورتحال یہ ہے کہ مصیبت اور دکھ کی ان گھڑیوں میں پوری مسلم امہ خاموش ہے۔ مجھے مسلم حکمرانوں کی بے حسی سے شکایت نہیں کیونکہ ان سے تو یہ امید ہی نہیں ہے۔ مسلم حکمران تو اپنے اقتدار اور بینک بیلنس کی حفاظت کے لیے انہی کافروں کے آلہ کار بنے ہوئے ہیں۔ گلہ اور شکایت مسلم امہ سے ہے کہ مسلم امہ خاموش ہے صرف سوشل میڈیا پر دردناک تصویریں اور ویڈیوز شیئر کر کے اگر آپ سمجھتے ہیں کہ آپ نے روہنگیا مسلمانوں کا حق اخوت ادا کر دیا تو آپ بھی بے حس مسلم حکمرانوں کی صف میں مجھے نظر آرہے ہیں۔ مذمتی بیان اور مذمتی قراردادیں اور جلوس تو وہ اپنا ووٹ بینک بڑھانے کے لیے دیتے رہتے ہیں لیکن اس کی حیثیت دیوانے کی بڑ سے زیادہ نہیں ہوتی، اب وقت آچکا ہے کہ ہمیں تصویریں اور ویڈیوز اور مذمتی قراردادوں اور جلسے جلوسوں سے بڑھ کر کچھ کرنا ہوگا۔

اللھم ارحم امة حبیبک محمد ﷺ

اللھم فرج عن امة حبیبک محمد ﷺ

☆......☆......☆

برما، ظلم، امید

نشترِ قلم

Nishtareqalam@gmail.com

زبیر طیب

اللہ تعالیٰ برما کے مظلوم مسلمانوں کی خاص نصرت فرمائے......آمین

وہ جس درد، جس تکلیف اور جس بے حسی کی دنیا میں جی رہے ہیں وہ شاید دنیا میں ایک جہنم نما ہے۔ اللہ تعالیٰ ظالموں کو تباہ و برباد فرمائیں اور اپنے لشکروں میں سے ایک لشکر ان پر مسلط فرمائیں......آمین

مسلمانوں کا مذبح خانہ

عید الاضحیٰ پر دنیا بھر کے مسلمانوں نے اللہ تعالیٰ کی راہ میں جانور قربان کئے مگر برما کے مسلمان اپنے بچے، بوڑھے، مرد اور عورتوں کو قربان کر گئے۔ آہ! کیسی مظلومیت! کتنی سفاکیت......

ہاتھ میں قلم تھامے کئی لمحے یوں ہی گزر گئے لفظوں کو کاغذ کے حوالے کرنا کبھی کبھی کتنا کٹھن ہوجاتا ہے۔ آج مجھے لگ رہا تھا جیسے میرے قلم نے مجھ سے سوال کیا ہو کہ بتاؤ میں کیا تحریر کروں؟ برما میں کٹی پھٹی ہر طرف بکھری ہوئی لاشوں پر سوگ کیسے مناؤں؟ برما کے گاؤں شلیما میں اٹھتے ہوئے شعلوں سے آنے والی ان معصوم بچوں کی چیخوں پر ماتم کروں جنہوں نے ابھی زندگی کی چند بہاریں بھی نہ دیکھیں تھی؟

اپنی ماؤں بہنوں کی لٹتی عصمتوں پر مرثیہ لکھوں تو کیسے؟ پھول جیسے نازک بچوں کے جسموں پر سگریٹ داغتے ان درندوں کے قہقہوں میں دبتی معصوم کی چیخوں کو بیاں کروں تو بھی کیسے؟

میرے پاس کوئی جواب نہ تھا کہ یہ سب میرے ہی جسم کی اعضا تھے میں ان میں سے میں کسی ایک کو بھی کیسے نظر انداز کردوں! کیسے کہہ دوں کہ میرے اس کٹے ہوئے بازو کو چھوڑو کہ میرا دوسرا بازو تو کم از کم سلامت ہے؟ میری ایک آنکھ اگر زخمی ہے تو اس کو رہنے دو کہ مجھے دوسری آنکھ سے ابھی دکھائی دے رہا ہے؟ کسی نے میرے سینے پر ضرب لگائی ہے تو کیا ہوا میرا دل تو ابھی دھڑک رہا ہے؟ میری ایک ٹانگ اگر دشمن نے کاٹ دی تو کیا ہوا کہ ایک ٹانگ تو باقی ہے؟ میرا وجود زخموں سے چور صحیح مگر ابھی سانسیں تو چل رہی ہیں نا؟ تم ان سب کو چھوڑو اور کوئی اور بات کرو؟ کہاں سے لایا جائے اتنا حوصلہ کہ میرے وجود پر اتنا کچھ بیت جائے اور میں پھر بھی اتنی بے نیازی برتوں؟

جبکہ میرے آقا نبی اکرم ﷺ نے تو فرمایا کہ تمہاری مثال ایک جسم کی طرح ہے جب جسم کے کسی ایک عضو میں ٹیس اٹھتی ہے تو پورا جسم اس درد کو محسوس کرتا ہے اور برحق فرمایا میرے محبوب نبی ﷺ نے باخدا ہم نے یہ درد کی ٹیسیں اپنے وجود میں محسوس کیں ہیں۔

دنیا کے مسلمان ویسے تو ہر طرف کسمپرسی کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔ ہر طرف ان پر کفار وملحدین کی یلغار ہے مگر برما کے مسلمان عجیب آزمائش کا شکار ہیں۔ آج برما مسلمانوں کا مذبح خانہ بن چکا ہے۔ جہاں دیکھو ظالم قصابوں کا کوئی نہ کوئی گروہ ہاتھ میں بغدے اور چھریاں لئے کاٹ پیٹ کر رہے ہیں۔ اور دنیائے مسلمان کا کام بس اتنا ہے کہ تبصرے اور تجزیے کر کے ان مظلوم مسلمانوں کے زخموں پر مزید نمک پاشی کرتی رہے۔

گذشتہ کئی برسوں سے روہنگیا مسلمان مسلمان ہونے کا داغ اپنے خون سے دھو رہے ہیں لیکن داغ اتنا پکا ہے کہ ہر بار پہلے سے زیادہ گہرا ہوجاتا ہے۔ یہ وہ بدنصیب ہیں جن کا خدا کی اس زمین پہ کوئی ٹھکانہ نہیں۔ باون مسلمان ملکوں کے ہوتے ہوئے جن میں تیل کی دولت سے مالا مال عرب ممالک بھی شامل ہیں، کوئی گھر نہیں اور پڑوس میں ایک مسلم ملک بنگلہ دیش ہوتے ہوئے بھی ان کے پیروں تلے زمین نہیں۔ ان کا کوئی پرسان حال نہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کا اس پوری دنیا میں کوئی گھر نہیں۔ پچھلے ایک ماہ کے دوران تقریباً 50 ہزار سے زائد روہنگیا عورتوں، بچوں، نوجوان اور بوڑھوں کو ذبح کیا جا چکا ہے۔ جبکہ ڈیڑھ لاکھ سے زائد روہنگیا اپنے گھروں کو چھوڑ کر جنگلوں میں کھلے آسمان تلے رہنے پر مجبور ہیں۔ جو بچ گئے ان کی حالت اس قدر نازک ہے جو بیان سے قاصر ہے۔ چھوٹے بچوں کے گردنیں کاٹی گئیں، عورتوں کے پیٹ چاک کیے گئے اور بوڑھوں کے بازوؤں اور ٹانگوں کو کاٹ دیا گیا جبکہ نوجوانوں کو زندہ جلا دیا گیا۔

مسلم حکمرانوں کی بے حسی

برما کے شہداء کی تعداد ایک ماہ میں 30 ہزار سے زائد ہوچکی ہے۔ صرف ایک ہفتے میں 12 ہزار برمی مسلمان جن میں عورتیں اور بچے زیادہ تعداد میں ہے شہید کئے گئے۔ ان کا جرم صرف یہ تھا کہ وہ "مسلمان" تھے۔ اور ایسے مسلمان جن کا کوئی پرسان حال نہیں۔ نام نہاد انسانی حقوق کی تنظیمیں جو کسی کتے کے مرنے پر بھی چیخ چلاتی ہیں لیکن انہیں یہ لاکھوں تڑپتے انسان نظر نہیں آتے۔

مگر ہم غیروں سے کیا شکوہ کریں کہ جب ہمارے اپنوں نے ہی اس ظلم کے خلاف آواز تک اٹھانا گوارا نہیں کیا تھا اور اس بے حسی میں ہم شاید سب آ گئے تھے کہ جب غیرتیں ہی گروی رکھدی جائیں تو جھکے ہوئے سر کبھی نہیں اٹھتے

جبکہ اللہ رب العزت کا فرمان ہے:

"آخر کیا وجہ ہے کہ تم اللہ کی راہ میں اُن بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں کی خاطر نہ لڑو جو کمزور پا کر دبا لیے گئے ہیں اور فریاد کر رہے ہیں کہ خدایا ہم کو اس بستی سے نکال جس کے باشندے ظالم ہیں اور اپنی طرف سے ہمارا کوئی حامی و مددگار پیدا کر دے"

ہماری وہ "او آئی سی" نہ جانے کس بل میں چھپی بیٹھی ہے۔ ہمارے عرب حکمران اور بڑی بڑی مسلم ریاستوں کے حکمران بھنگ پی کر سو رہے ہیں۔ قراردادیں پاس کرنے اور احتجاج کرنے کی حد تک بھی برما کے مظلوم مسلمانوں کے ساتھ یکجہتی نہیں کی جا رہی ہے۔ ابھی کچھ گھنٹے پہلے ہی پاکستان کی ہفتہ وار بریفنگ کے دوران کہا گیا کہ حکومت پاکستان برما کے بارے اپنی پالیسی پر غور کر رہی ہے اور جلد ہی اس کا اعلان کر دیا جائے گا۔

آج دنیا کے نقشے پر بچپن اسلامی ممالک میں سے کون تھا جو ان آیات کو سمجھتا اور ان پر عمل کرتا اور ان بے بس اور بے سہارا مسلمانوں کی مدد کو جاتا!! بچپن اسلامی ممالک میں سے صرف ایک ملک ایسا ہے جس نے اس ظلم کے خلاف آواز اٹھانے کی جرأت کی اور مظلوموں کی داد رسی کے لئے ان علاقوں تک رسائی حاصل کی اور خوراک بھی پہنچائی۔ اللہ تعالیٰ ترکی کو اس معاملے پر جزائے خیر عطا فرمائیں۔

☆......☆......☆

حرکۃ الیقین......امید کی کرن

برما میں پچھلے کئی دہائیوں سے جو حالات پیش آئے تو ضرورت تھی کہ اب "مسلح جدوجہد" بھی شروع کی جائے کیونکہ ظلم کے سامنے چپ رہنا بھی ایک ظلم ہی ہے۔ لاکھوں لوگ بے گھر ہوئے، ہزاروں کی تعداد میں قتل ہوئے، کئی لوگ جیلوں میں قید کر دیے گئے، یہ وہ خون رلانے والے حالات تھے۔ جن کے پس منظر میں 2016 میں حرکۃ الیقین نے جنم لیا۔ اس کے کمانڈر کا نام "عطاء اللہ" ہے۔ جس نے حالات کو دیکھتے ہوئے چند نوجوانوں پر مشتمل ایک جماعت بنائی اور مزاحمت شروع کر دی۔ پہلے پہل انہوں نے برمی ظالم فوج کے ٹارچر سیلوں اور سرحدی چوکیوں پر حملے کئے اور ابھی کچھ عرصہ پہلے ہی ایک چھاؤنی پر ایک بڑا حملہ کر کے سینکڑوں فوجیوں کو واصل جہنم کیا۔ جس میں 12 روہنگیا مجاہدین بھی شہید ہوئے۔ یہ حملہ اس قدر اچانک اور شدید تھا کہ برمی حکومت بوکھلا گئی اور مظلوم اراکانی باشندوں پر ظلم وستم کے پہاڑ ڈھا دیئے گئے۔ اسی ظلم وستم کو دیکھتے ہوئے حرکۃ الیقین نے گوریلا جنگ کا آغاز کر دیا اور جلد ہی وہ مزید مقامات پر حملے کر کے برمی فوج کو واضح پیغام دے گی کہ اب وہ مزید ظلم وستم برداشت نہیں کر سکتے۔

ہمارے آج کے دانشور اور لبرل حضرات پچھلے ایک ماہ سے مسلسل ٹی وی اور ٹاک شوز میں آکر فرما رہے ہیں کہ حرکۃ الیقین کی مسلح جدوجہد برما کے مظلوم مسلمانوں کا کیس خراب کرے گی اور ان کی مظلومیت کے تاثر کو زائل کرے گی۔ اس بہانے سیکورٹی فورسز اور برمی فوج کو ان پہ مزید مظالم کرنے کا جواز حاصل ہوگا۔

ان عقل کے اندھوں سے کوئی پوچھے کہ اب تک انہیں کون سا جواز حاصل تھا؟ مسلح جدوجہد تو اب شروع کی گئی ہے جبکہ ظلم وستم کا یہ طوفان تو پچھلے بیس برسوں سے جاری ہے۔ اس کے علاوہ حرکۃ الیقین نے اب تک عام شہریوں یا مذہبی گروہوں پہ حملے نہیں کئے ہیں۔ اس کا ہدف واضح طور پہ پولیس اور سیکورٹی فورسز ہیں جو براہ راست مسلمانوں کے قتل عام میں ملوث ہیں۔ کہا جا رہا ہے کہ جلد ہی افغانستان و کشمیر کی مسلح جہادی تنظیموں کی طرح حرکۃ الیقین کو بھی دہشت گرد تنظیم قرار دے دیا جائے گا لیکن ایک سچا مجاہد ایسے کسی اقدامات سے کبھی نہیں گھبراتا۔

حرکۃ الیقین کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے عطاء اللہ نے اپنے ویڈیو پیغام میں کہا کہ "

"دنیا گواہ رہے کہ ہم کرہ ارض میں مظلوم ترین اقلیت ہیں جو گذشتہ چھ دہائیوں سے ہر طرح کا ظلم وستم جھیل رہی ہے اور مسلم دنیا ہمیں مسلسل نظر انداز کر رہی ہے اور اپنے بھرپور وسائل کے باوجود ہمیں بچانے کا کوئی ارادہ نہیں رکھتی۔ ہم اراکان کے بیٹے مجبور ہوگئے ہیں کہ اپنے دفاع میں ہتھیار اٹھائیں۔ ہم اعلان کرتے ہیں کہ ہم نے خلیج بنگال میں کسمپرسی کی موت پہ ہتھیار اٹھانے اور اپنا دفاع آپ کرنے کو ترجیح دی ہے۔"

بلاشبہ حرکۃ الیقین برما کے مسلمانوں کے لئے امید کی ایک کرن ضرور ثابت ہوگی ان شاءاللہ۔ برما کی سرزمین مجاہدین کے قدموں سے منور ہو جائے گی۔ یہاں بھی جہاد کے نعرے گونجیں گے تب ظالم لوگ اپنی بے بسی پر روئیں گے۔ مجھے حالات کو دیکھتے ہی اب بدھ فوجیوں اور قاتلوں پر ترس آرہا ہے کیونکہ عنقریب وہ عبرت کا نشان بننے جا رہے ہیں۔ جو قتل ہوں گے سو ہوں گے اور جو زندہ بچیں گے وہ ساری زندگی خوف و ہراس میں گزاریں گے کہ ابھی ان پر برمی مجاہدین کا حملہ ہوا تو ابھی ہوا۔

دوسری طرف رہے ہمارے مسلم حکمران تو ان کی بات نہ ہی کی جائے تو اچھا ہے۔ سچ پوچھیں تو یہ وہ حکمران ہیں جو ہر صورت اپنے اقتدار کو چمٹے رہنا چاہتے ہیں اور اسی چپ اور ڈھٹائی پر انہیں مغرب کی حمایت نصیب ہوتی ہے جبکہ دوسری طرف امت مسلمہ کے "عطاء اللہ" جیسے وہ نوجوان ہیں جو دادرسی اور انصاف نہ ملنے کی بناء پر ظالم کے خلاف ہتھیار اٹھاتے ہیں اور اعلان جہاد کرتے ہیں۔ اور دنیا سے "دہشت گرد" کا خطاب پاتے ہیں۔

اللہ رب العزت برما کے مجاہدین کی نصرت فرمائے۔ ان کے عزم و ہمت کو قائم و دائم رکھے۔ آمین

☆......☆......☆

سنو! برما سے باہر رہنے والو

بنت لیاقت

ہر طرف جلے ہوئے مکانات، کٹی پھٹی لہو سے تر بکھری لاشیں، وحشیانہ درندگی اور زیادتی کا شکار نازک بدن، درختوں کے ساتھ جھولتے یہ بچوں کے بدن، سوشل میڈیا پہ آنے والی تصویریں برما میں ہونے والی سفاکی، ہولناکی کو اس طرح بیان کر رہی ہیں کہ دیکھ کر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ قرآن پاک میں تو ارشاد ہوتا ہے کہ سب مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں، لیکن ہم کیسے مسلمان ہیں کہ نہ ان مظلوموں کے لیے ہمارے دل تڑپتے ہیں، نہ آنکھ سے آنسو بہتے ہیں، نہ ہی ان کی ہمدردی میں ان مظالم کے خلاف آواز اٹھتی ہے۔

سورہ النسا کی آیت نمبر 75 میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں۔ اور کیا ہوا ہے تم کو کہ نہیں جنگ کرتے تم اللہ کی راہ میں اور ان بے بس مردوں، عورتوں اور بچوں (کی خاطر) جو فریاد کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب نکال تو ہمیں اس بستی سے کہ ظالم ہیں جس کے رہنے والے اور بنا تو ہمارے لیے اپنی جانب سے کوئی حامی اور بنا تو ہمارے لیے اپنی جانب سے کوئی مددگار۔ اس کے باوجود ہم مسلمانوں پر یہ کیسی بے حسی طاری ہے کہ لڑنا تو دور کی بات ہم ان مظلوموں کے حق میں آواز بھی نہیں اٹھاتے۔ کیا ہمیں اس بات کا احساس ہے کہ اس وقت دنیا کے کچھ حصوں میں ایسے مسلمان بھی ہیں جن کے لیے جینا موت سے بڑا عذاب ہے۔ جن کے لیے زندگی کی روشنی قبر کے اندھیروں سے زیادہ تاریک ہے۔ جن کا ایک ایک سانس ہمیں مدد کے لیے پکار رہا ہے۔

ساڑھے سات کروڑ کی آبادی کے اس ملک برما میں سات لاکھ مسلمان رہتے ہیں۔ 1962 میں جب فوج نے یہاں اقتدار پہ قبضہ کیا اس کے بعد سے برمی مسلمان فوج کی آشیر باد سے بدھ مذہب کے ماننے والوں کے مظالم کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ حالیہ مظالم کا آغاز 3 جون 2012 کو اس وقت ہوا جب برما کے دارالحکومت رنگون میں 11 بے گناہ مسلمانوں کو بس سے اتار کر فوجیوں اور بدھ مت پیروکاروں نے مل کر شہید کر دیا۔ ان بے گناہوں کی موت پر جب وہاں کے مسلمانوں نے احتجاج کرنا چاہا تو ان کے مجمع پر وہاں کے فوجیوں نے اندھادھند فائرنگ کر کے ہزاروں مسلمانوں کو شہید کر دیا، جس کے بعد سے ایسا سلسلہ شروع ہوا کہ رکنے کا نام ہی نہیں لے رہا اور مسلمانوں کی اس نسل کشی کے خلاف تمام عالمی برادری اور امت مسلمہ سب خاموش ہیں۔

انسانی حقوق کی تنظیم ایمنسٹی انٹرنیشنل نے اس بات کی تصدیق کی ہے کہ برما میں اب تک بیس ہزار سے زائد مسلمانوں کو قتل کیا جا چکا ہے۔ بدھ مذہب سے تعلق رکھنے والے، روہنگیا مسلمانوں پر شدید مظالم ڈھا رہے ہیں، ان کی املاک تباہ کی جا رہی ہیں، خواتین کی بے حرمتی، عصمت دری کی جا رہی ہے۔ اس وقت ان کی معاشی حالت بھی بہت خراب ہے۔ کاروبار ان کے پہلے ہی برباد کیے جا چکے ہیں، اب روزگار کے دروازے بھی بند کیے جا رہے ہیں۔ قتل و غارت، مار پیٹ اور لوٹ مار میں نہ کوئی کسی کی عمر کا لحاظ ہے اور نہ ہی جنس کی تفریق۔ ننھے ننھے شیر خوار بچے اور معمر افراد بھی ان مظالم سے بچ نہیں سکے۔ اب تک لاکھوں مسلمان وہاں سے ہجرت کر چکے ہیں لیکن ان کی حالت بھی کافی خراب ہے۔

دوسری جانب ہیومن رائٹس واچ بھی اب تک 56 صفحات پر مشتمل برما میں مسلمانوں پر ڈھائے جانے والے مظالم پر رپورٹ دے چکی ہے، جس میں یہ واضح طور پر کہا گیا ہے کہ جون میں شروع ہونے والے نسلی فسادات میں وہاں کی سیکیورٹی فورسز بھی شامل ہیں۔ برما کی حکومت و فوج ان مظالم کو روکنے میں ناکام ہوچکی ہے بلکہ بہت سے تشدد کے واقعات میں خود بھی ملوث پائی گئی ہے۔ وہاں کی حکومت نے ان غیر انسانی افعال کو روکنے کی کوئی سنجیدہ کوشش ہی نہیں کی، جو اب تک ہزاروں بے گناہ مسلمانوں کو گرفتار کر چکی ہے اور امداد کی غرض سے جانے والوں کو نہ صرف روکا گیا بلکہ کئی جگہوں پر تو گرفتار بھی کیا گیا ہے۔ اس رپورٹ میں عالمی برادری سے بھی کہا گیا ہے کہ بے گناہوں کے اس قتل عام پر اپنا مضبوط ردعمل ظاہر کرے۔

برما کے حالات ایک بہت بڑا المیہ ہیں جس پہ مسلم دنیا کی خاموشی اور بے حسی بہت افسوس ناک ہے۔ کیا ان سفاک ظالم درندوں کے خلاف آواز اٹھانے والا کوئی بھی نہیں ہے۔ کیا مسلمانوں کا خون اس قدر ارزاں ہوگیا ہے؟ بدھ مت پیروکاروں کے روحانی پیشوا دلائی لامہ کی اس حوالے سے خاموشی کافی معنی خیز ہے جن کا یہ ماننا ہے کہ بدھ مت مذہب امن اور محبت کا پیغام دیتا ہے۔ وہ اس وقت کہاں ہیں؟ کیوں ظالموں کا ہاتھ نہیں روکتے؟ وہ خود آ کر میانمار کا دورہ کریں اور دیکھیں کہ بے گناہ مسلمانوں کا کس بے دردی سے قتل عام کیا جا رہا ہے، ان کی لاشوں کی کس طرح بے حرمتی کی جا رہی ہے، عورتوں کی عزتیں کیسے پامال ہو رہی ہیں۔

برما میں بدھسٹوں کی درندگی کو تاریک اور تہذیب کے تناظر میں دیکھنے کی ضرورت ہے، بدھ مت کے پیروکاروں نے برمی سیکیورٹی فورسز کی معیت میں مسلمانوں کو جس وحشیانہ انداز میں موت کے گھاٹ اتارا ہے وہ عالمی برادری کے ضمیر پر تازیانہ ہے۔ سنگدلی، بربریت، ظلم اور زیادتی کے جو مظاہر پیش پیش کیے ہیں ان پر انسانیت بھی اشکبار ہے۔

برما میں مسلمانوں کے ساتھ ہونے والی ان سنگین زیادتیوں اور بے گناہوں کا بہتا ہوا لہو ہم سے اس بات کا تقاضا کر رہا ہے کہ ہم سب مسلمان ان مظلوموں کا ساتھ دیں۔ ہمارے میڈیا کا اس حوالے سے رول انتہائی سفاکانہ ہے، جس کی نظر میں اس مسئلے کی کوئی اہمیت ہی نہیں ہے۔ او آئی سی نے صورتحال کی نزاکت کا احساس کرتے ہوئے 14 اپریل کو جدہ میں ہنگامی اجلاس طلب کیا ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ محض اجلاس نہ ہو بلکہ تمام مسلمان متحد ہو کر اپنے بھائیوں پہ ڈھائے جانے والے ان مظالم کے خلاف کوئی ٹھوس قدم اٹھائیں اور اقوام متحدہ سے اپیل کریں کہ مشرقی تیمور کی طرح ان روہنگیا مسلمانوں کی آزادی کے لیے بھی کوئی اقدام کرے اور مقامی حکومت کی انتہائی سرزنش کرے جو انتہاپسندوں کے ہاتھ روکنے میں نہ صرف ناکام ہے بلکہ ان کی حامی بھی ہے۔ اب وہ وقت آ گیا ہے جب ہم سب مسلمانوں کو متحد ہونے کی ضرورت ہے تاکہ ظلم و بربریت کی یہ داستان جو برما میں رقم کی گئی اور مسلمانوں کے ساتھ دہرائی نہ جا سکے۔

سنو برما سے باہر رہنے والو!
یہاں پر نفرتوں کے اژدھوں نے
اس طرح سے زہر اگلا ہے
کہ جن کی زد میں آ کر
امن کے سارے کبوتر مر چکے ہیں
یہاں انسانیت نے خودکشی کر لی
سنو برما سے باہر رہنے والو
یہاں زیتون کے سب پیڑ کاٹے جا چکے ہیں
کہ اب انساں نہیں
اس دیش میں حیواں بستے ہیں
یہاں پر تتلیوں سے کھیلتی
ننھی سی کلیوں کے بدن سے پر نچے ہیں
ہوس کے کھیل نے کتنے دریدہ
جسم و جاں بے جان لاشوں میں بدل ڈالے
سنو برما سے باہر رہنے والو

☆......☆......☆

برما کی مظلوم مسلمان بیٹی

محمد اسماعیل

بستی میں خوف و ہراس پھیل چکا تھا، خوف کے سبب کلیجے منہ کو آگئے......چاروں طرف سے آگ کے شعلے بلند ہو رہے تھے۔

مائیں اپنے بیٹوں کو دیکھ رہی تھی جو کچھ ہی دیر بعد بے رحمی سے ذبح کر دیئے جائیں گے......خوف زدہ نگاہوں نے بیٹیوں کے وجود کا طواف کیا ہزار ضبط کے باوجود ماؤں کی چیخیں نکل گئیں......

کچھ ہی دیر میں سفاک درندے بستی میں پہنچ چکے تھے......مکروہ چہروں سے چھلکتی سفاکی بے بس نوجوانوں کو ذبح کرنے کے بعد مسلم دوشیزاؤں کے جسم کو اپنی درندگی کا شکار بنانے کو تیار تھی۔۔۔۔۔

نومولود بچوں کو جلتی ہوئی آگ میں پھینکا جا رہا تھا......

تم کیوں میری جان لینا چاہتے ہو؟ بے بس مسلمان بہن جس نے ابھی ابھی اپنی نگاہوں کے سامنے اپنے باپ اور بھائی کو ان درندوں کے ہاتھوں ذبح ہوتے دیکھا تھا......برما کی مظلوم مسلمان بیٹی، ان ظالموں سے پوچھ رہی تھی۔

تم محمد ﷺ کا کلمہ پڑھتی ہو......تم مسلمان ہو......تم یہ کلمہ پڑھنا چھوڑ دو ہم تمہیں چھوڑ دیں گے......

یہ دین تو مجھے جان سے بھی زیادہ پیارا ہے اس کو کیسے چھوڑ سکتے ہیں ہم نے تمہیں تو کچھ نہیں کہا......تمہارے مذہب پر انگلی بھی نہیں اٹھائی پھر تم کیوں ہمیں زندہ رہنے کا حق نہیں دیتے؟......کیوں ہم مظلوموں کو مارتے ہو؟......کیا بگاڑا ہے ہم نے تمہارا؟

اتنی حق گوئی......اتنی جرات وہ بھی بدھ مت کے سفاک پیروکاروں کے سامنے؟

اس عورت کی عزت کو تار تار نہیں کیا گیا بلکہ اس کی وڈیو بھی بنائی گئی......اس نے روتی ہوئی آنکھوں، درد والم سے چور چور وجود کے ساتھ کہا: تم نے میرے باپ بھائی اور ماں کو میرے سامنے قتل کیا لیکن تمہاری درندگی کی آگ نہیں بجھی، پھر تم نے میری عفت وعصمت کو تار تار کر دیا اب کم از کم اس کی وڈیو تو مت بناؤ......

درندوں کے قہقہوں سے بستی گونج اٹھی ارے او بنتِ اسلام! اس وڈیو کو سوشل میڈیا پر ڈالیں گے پھر ساری دنیا میں موجود تیرے مسلمان بھائی اس کو دیکھ کر تڑپیں گے اس لذت کا اپنا مزہ ہے......مسلمانوں کی تڑپتی لاشوں کو دیکھنے میں جو مزہ ہے وہ رقصِ طوائف اور سرور شراب میں بھی نہیں......

اب محمد بن قاسم، صلاح الدین ایوبی جیسی غیرت کسی مسلمان میں نہیں رہی، یہ کہہ کر ان درندوں نے تیز دھار برچھی اس لڑکی کی شرمگاہ میں ڈال دی اور بنتِ اسلام کی فلک شگاف چیخوں پر قہقہے لگانے لگے......

کہاں ہو مسلمانوں پر دہشت گردی کا الزام لگانے والو؟

کہاں ہیں وہ سیکولر و لبرل دانشور جو ہمہ وقت اسلام کے خلاف بکواس کرتے رہتے ہیں؟ کچھ منافقت ہی سہی ان مظلوم مسلمانوں کے لیے تم بھی لکھ دو......آسیہ ملعونہ کی حمایت میں تو تمہارا قلم خوب گرجتا اور برستا ہے بنات اسلام کی چیخوں پر تمہارا قلم کی رفتار مدھم کیوں ہو جاتی ہے؟ پیرس کے اخبار پر حملہ خوب ہائی لائیٹ کیا جاتا ہے روہنگیا کے مظلوم مسلمانوں پر ہونے والے ظلم وستم پر تمہارے لب کیوں سل جاتے ہیں؟

اے خاصہ خاصان رسل وقت دعا ہے
امت پہ تیری آ کے عجب وقت پڑا ہے
جو دین بڑی شان سے نکلا تھا وطن سے
پردیس میں وہ آج غریب الغربا ہے

ایک انسان کی جان کی حرمت کعبے کی حرمت سے زیادہ ہے۔

تو اے غلافِ کعبہ سے آنکھیں مس کرنے والے مسلمانو!

اے حجر اسود کے عاشقو! اپنے لبوں سے کعبے کو چومنے والے مسلمانو!

سوشل میڈیا پر موجود سینکڑوں وڈیوز موجود ہیں میانمار میں مسلمان بچوں کا گوشت کاٹ کر بدھسٹ کھا رہے ہیں......خواتین کی عفت وعصمت کو تار تار کر رہے ہیں......سفاکی و درندگی کی انتہا ہو چکی ہے مگر اقوامِ متحدہ خاموش......یورپین ممالک خاموش......مسلم ممالک بزدلی، کم ہمتی کی چادر سے منہ ڈھانپے ہوئے ہیں......

احبابِ من! میری آواز کو طاقت دے دیجیے......اس آواز کو آپ میرے ساتھ مل کر بلند کیجیے۔

علماء کرام!!! آواز بن جائیے روہنگیا کے مسلمانوں کی......پوری ہمت جرات اور قوت کے ساتھ جمعہ کے خطبات میں ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کیجیے اسلامی ممالک کی قیادت کو برانگیختہ کیجیے کہ وہ اپنی فوج کو برما کے مظلوم مسلمانوں کی مدد کے لیے بھیجیں۔۔۔۔۔ عالمی سطح پر ان مظلوم مسلمانوں کے حق میں آواز بلند کی جائے اور مسلمانوں کے لیے اندھی بہری اقوام متحدہ کو جھنجھوڑا جائے یا پھر عام مسلمانوں کو جہاد کی عام اجازت دی جائے کیونکہ قرآن کا یہ ہی حکم ہے۔

وَ مَا لَكُمْ لَا تُقَاتِلُوْنَ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ وَ الْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الرِّجَالِ وَ النِّسَآءِ وَ الْوِلْدَانِ الَّذِيْنَ يَقُوْلُوْنَ رَبَّنَآ اَخْرِجْنَا مِنْ هٰذِهِ الْقَرْيَةِ الظَّالِمِ اَهْلُهَا وَ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ وَلِيًّا وَّ اجْعَلْ لَّنَا مِنْ لَّدُنْكَ نَصِيْرًا 75:04

"اور تمہیں کیا ہوا کہ نہ لڑو اللہ کی راہ میں اور کمزور مردوں اور عورتوں اور بچوں کے واسطے یہ دعا کر رہے ہیں کہ اے ہمارے رب ہمیں اس بستی سے نکال جس کے لوگ ظالم ہیں اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی حمایتی دے دے اور ہمیں اپنے پاس سے کوئی مددگار دے دے"

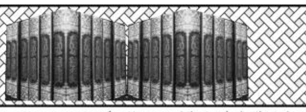
آیئے آواز بنیے! برما کے مظلوم مسلمانوں کی

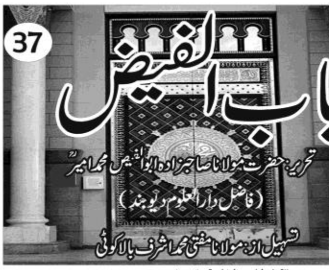
ہر سمت مچلتی کرنوں نے افسوں شب غم توڑ دیا
اب جاگ اٹھے ہیں دیوانے
دنیا کو جگا کر دم لیں گے
ہم امن و سکوں کے داعی ہیں
سب ظلم مٹا کر دم لیں گے
ہم حق کا نشاں ہیں دنیا میں باطل کو مٹا کر دم لیں گے
یہ بات عیاں ہے دنیا پر
ہم پھول بھی ہیں تلوار بھی ہیں
یا بزم جہاں مہکائیں گے یا جام شہادت پی لیں گے

برما کے مجاہدین! ہمت باندھے رکھو اور جہاد کا اعلان کرو۔ ان شاءاللہ بہت جلد فتح تمہارے قدم چومے گی۔ تم ایک سے دو اور پھر دو سے بیس ہوتے چلے جاؤ گے۔ ان شاءاللہ ظلم مٹ جائے گا۔

☆......☆......☆







فائدہ:

مقلدین توسل کے قائل ہیں اور غیر مقلدین توسل کے قائل نہیں ہیں۔ "فنحن نجوز التوسل بالانبیاء والاولیاء" پس ہم تو توسل بالانبیاء اور اولیاء کے قائل ہیں جیسا کہ خداتعالیٰ فرماتا ہے "وماکان الله لیعذبهم وانت فیهم." اللہ تعالیٰ اپنے نبی ﷺ کی حرمت سے ان کی امت کی حفاظت فرماتا ہے اور کسی صالح بندے کی برکت سے اس کے بیٹے اور بیٹے کے بیٹے کی بھی حفاظت جب چاہے تو فرمادیتا ہے جیسا کہ قرآن حکیم میں ہے "وکان ابوهما صالحا" دو یتیم بچوں کے مال کی حفاظت اور دیوار کی حفاظت حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت خضر علیہ السلام کے ذریعے کروانا ان یتیم بچوں کے والد صالح کے سبب تھا۔ "وکان ابوهما فی الدرجة السابعة" اور حالانکہ ان کا باپ ساتویں درجہ میں تھا یا آٹھویں درجہ میں۔ کما فی البیضاوی وغیرہ۔ "وبحرمته حفظ کنز اولاده" اس کی اولاد کے خزانہ کی حفاظت فرمائی۔ صحابیؓ کی حرمت سے مسلمانوں کی جماعت کو کافروں پر اور تابعی کی حرمت سے مومنین کے لشکر کو کافروں اور تبع تابعین کی حرمت سے جماعت مسلمین کو جماعت کافرین پر نصرت ہوئی ہے۔ جیسا کہ بخاری باب من استعان بالضعفة والصالحین میں ہے: "قال النبی ﷺ هل تنصرون وترزقون الا بضعفاء کم" اور حضور اکرم ﷺ سے روایت ہے "یأتی زمان یغزو فئام من الناس فیقال فیکم من صحب النبی ﷺ عدد خلقه فیقال نعم فیفتح لهم (ای ببرکة الصحابی) ثم یأتی زمان فیقال فیکم من صحب اصحاب النبی ﷺ عدد خلقه فیقال نعم فیفتح (ای ببرکة) ثم یأتی زمان فیقال فیکم من صحب من صحب اصحاب النبی ﷺ فیقال نعم فیفتح (ای ببرکة)" (بخاری ومسلم)

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ صحابہ کرامؓ کی برکت اور تابعین کی برکت اور تبع تابعین کی برکت سے فتوحات حاصل ہوئیں اور اس حدیث سے توسل بالصحابہ وتابعین وتبع تابعین ثابت ہوا۔ حضرت امام بخاریؒ نے اس حدیث کو ثابت کیا اور یہ حدیث صحیح ہے۔

اللهم اهدنی هدایة موصلة الی المطلوب بحرمة نبیک المحبوب ﷺ.

اللہ پاک اپنے بندوں پر رحمت کی نظر فرماتا ہے اور اسی رحمت خداوندی کی برکت اور فیض ہوتا ہے جس کی وجہ سے اللہ پاک تمام روئے زمین اور اہل زمین کی حفاظت فرماتا ہے۔ جب خدا تعالیٰ کے بندے رخصت ہوجائیں گے تو رحمت خداوندی بھی چلی جائے گی رحمت کی ضد زحمت ہے۔ پس جب زحمت کا نزول ہوگا تو قیامت آجائے گی اور دنیا واہل دنیا سب کے سب ختم ہوجائیں گے۔

اللهم احفظنی من عذاب جهنم ان عذابها کان غراما.

نظر مرشد

ایک روز میں بحالت مراقبہ بیٹھا تھا اور میں اس آیت کریمہ کے تصور اور فکر اور مراقبہ میں بیٹھا ہوا تھا "کل من علیها فان ویبقیٰ وجه ربک ذی الجلال والاکرام" حالت بیداری اور نیند کے درمیان تھی نہ تو مکمل نیند تھی اور نہ ہی مکمل بیداری تھی۔ کوئی مجھ سے کہہ رہا ہے کہ خدائے برتر وعلی کی تجلی فلاں جگہ پر ہورہی ہے۔ اسی حالت میں میں نے اس جگہ کو بھی دیکھ لیا وہاں پر نہ تو کوئی شکل وصورت ہے اور نہ کوئی جسم ہے۔ صرف زمین سے لیکر آسمان تک پھیلا ہوا ایک نور نظر آرہا ہے اس سے آواز آرہی ہے: "انا الله الواحد القهار" کہ میں اللہ ایک قہار ہوں۔ پس میرے منہ سے بے ساختہ اشعار نکلنے شروع ہوگئے

مرے آقا مرے اللہ مجھے انوار دکھلانا
نکالوں چٹکیاں اپنی ترا بن جاؤں مستانہ
حشر میں ساق سے پردہ
ہٹا سجدے میں گر جاؤں
سر تسلیم خم کرلوں تیرا بن جاؤں دیوانہ
نگاہ فضل ہو مجھ پر نگاہ عدل سے یارب
یہی دل کی تمنا ہے یہی دل کا ہے افسانہ
مجھے ٹھکرانہ تو یارب ندائے لن ترانی سے
اگر دیدار ہوجائے بجا لاؤں گا شکرانہ
تباہ وروسیاہ خسرو ترا مہمان آیا ہے
عفو کردے گناہ میرے خدائے پاک منانہ
قیامت میں خداوند ترا مہمان آؤں گا
کریم ہے تو تیرا وہ کام بھی ہوگا کریمانہ

دواء السقام باثار الکرام

قرآن حکیم میں ہے:

"قال الله تعالیٰ فی قصة یوسف علیه السلام "اذهبوا بقمیصی هذا فالقوه علی وجه فارتد بصیرا. فلما ان جاء البشیر القاه علی وجهه فارتد بصیرا"

حضرت یعقوب علیہ السلام نابینا ہوچکے تھے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میری قمیص کو میرے والد حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈال دیجیے، خداتعالیٰ اس کی آنکھوں کو روشن فرمادے گا۔ پس جب بشارت دینے والا حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس آیا اور اس نے حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کو حضرت یعقوب علیہ السلام کے منہ پر ڈالا تو ان کی آنکھوں میں حضرت یوسف علیہ السلام کی قمیص کی برکت اور خدا کے اذن سے بینائی پیدا ہوگئی۔

دلت الأیة علی انه استشفی رجل بانفس الصالحین لمرضه، الله یشفیه باذنه لانه اذا حصل الشفاء بثیابهم فبذواتهم بطریق الاولی.

یہ آیت کریمہ دلالت کرتی ہے کہ جب کوئی انسان صالحین کی ذوات سے وسیلہ کے طور پر اپنے مرض کے لیے خدا سے شفاء کو مانگے تو خدا صالحین کی برکت کے طفیل سے اس کو شفاء دیتا ہے۔ اس لئے کہ جب ان کے کپڑوں کی برکت سے شفاء حاصل ہوسکتی ہے تو پھر ان کی ذات کی برکت سے بطریق اولیٰ خدا تعالیٰ شفا عنایت فرماتا ہے۔

وقال رسول الله ﷺ عدد خلقه حین توفیت ابنته فاذا فرغتن فاذننی فلما فرغنا اٰذناه فاعطانا حقوه فقال اشعر نها ایاه تعنی ازاره (رواه السنه الاابن ماجه) الاشعار هو الباس الثواب الذی یلی بشرة الانسان قالی العینی هو اصل فی التبرک باثار الصالحین وغرض النبی ﷺ من الاشعار تخفیف العذاب وغیره.

سرور عالم ﷺ نے جب کہ ان کی بیٹی فوت ہوچکی تھی اپنا ازار اس پر ڈالا اور ان کی غرض یہ تھی کہ خدا اس کی برکت سے تخفیف عذاب کردے گا۔

عن عثمان قال ارسلنی اهلی الی ام سلمة زوج النبی ﷺ عدد خلقه بقدح من ماء قبض اسرائیل اصابع من فضة فیه شعر من شعر النبی ﷺ عدد خلقه وکان اذا اصاب الانسان عین اوشئی بعث الیها مخضبه فاطلعت فی الجل جل فرایت شعرات حمراء. (رواه البخاری)

حدیث سے ثابت ہے کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس سرور دوعالم ﷺ کے بال تھے جن کو لوگ بطور تبرک نظر یا کسی اور بیماری کی دفعیہ کے لیے استعمال میں لایا کرتے تھے۔

قال العینی وبیان ذالک ان ام سلمة کان عندها شعرات من شعر النبی ﷺ عدد خلقه حمراء فی شئی مثل الجل جل وکان الناس عنه مرضهم یتبرکون بها ویستشفون من برکتها ویأخذون من شعره ویجعلونها فی قدح من الماء فیشربون الماء الذی فیه الشعر فیحصل لهم الشفاء.

عینی نے لکھا ہے کہ حضرت ام سلمہؓ کے پاس حضور اکرم ﷺ کے چند سرخ بال تھے لوگ اپنی امراض میں ان بالوں سے تبرک حاصل کیا کرتے تھے اور ان کی برکت سے شفاء مانگا کرتے تھے اور ان بالوں کو اپنے پانی کے پیالوں میں ڈال کر پانی کو پیتے تھے پس خدائے بزرگ ان لوگوں کو اپنے پیغمبر کے بالوں کی برکت سے شفاء عنایت فرماتے تھے۔ پھر اہل عثمان نے ان بالوں میں سے کچھ بال لے کر اپنے پاس رکھے اور انہوں نے بھی ان بالوں کو پیالہ میں ڈال کر پانی پیا ان کو بھی خداتعالیٰ نے شفاء بخشی۔

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا اجماع ہے کہ آثار الصالحین سے خدا شفاء دیتا ہے فی الحیات اور بعد الممات دونوں صورتوں میں شفاء خدا دیتا ہے۔

فائدہ

ان مذهب اهل السنة والجماعة صحة التوسل وجوزه النبی ﷺ فی حیوته وبعد وفاته وکذا بغیره من الانبیاء وکذا بالاولیاء والصالحین کمادلت علیه الاحادیث.

اہل سنت والجماعت کا مذہب یہ ہے کہ حضرت نبی کریم ﷺ اور تمام انبیاء اور اولیاء کے ساتھ وسیلہ پکڑنا ان کی حیات اور بعد وفات صحیح اور جائز ہے جیسا کہ احادیث سے ثابت ہے۔

ولایعتقدون تاثیرا ولا خلقا ولایجادا ولااعداما ولانفعا ولاضررا الا لله وحده لاشریک له ولایعتقدون تاثیرا ولانفعا ولا ضررا للنبی ﷺ ولا کغیره من الاحیاء والاموات وکذا الاولیاء ولافرق بین کونهم احیاء واموات لانهم لایخلقون شیئا ولیس لهم تاثیر فی شئی وانما یتبرک بهم لکونهم احیاء لله تعالی واما الخلق والنفع والضرر فانه لله تعالی وحده لاشریک له.

اور اہلسنت والجماعت کا یہ اعتقاد نہیں ہے کہ نبی کریم ﷺ نفع اور ضرر یا کوئی تاثیر پہنچا سکتے ہیں اور نہ ہی غیر نبی زندہ یا مردہ اور نہ ہی اولیاء امت نفع یا ضرر دے سکتے ہیں خواہ زندہ ہوں یا مرچکے ہوں اس لئے کہ وہ کسی بھی چیز کو پیدا نہیں کرسکتے اور نہ ہی وہ کسی چیز میں تاثیر کرسکتے ہیں البتہ ان سے تبرک حاصل کیا جاسکتا ہے اس لئے کہ وہ خدائے وحدہ لاشریک کے محبوب اور پیارے ہوتے ہیں اور نفع وضرر صرف خدائے وحدہ لاشریک کے پاس ہے جسے چاہے نفع دے جسے چاہے ضرر دے۔

ومن یعتقد ان لهم تاثیرا فی الخلق والنفع والضرر فهم اللذین دخلوا الشرک فی توحید هم فکیف یدعون انهم محافظون علی التوحید وینسبون غیرهم الی الاشراک سبحانک هذا بهتان عظیم.

پس جس کا یہ عقیدہ ہو کہ انبیاء واولیاء کو پیدا کرنے اور نفع دینے اور ضرر دینے میں تاثیر ہے پس یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے شرک کو اپنی توحید میں داخل کردیا ہے پس یہ کس طرح دعویٰ کرسکتے ہیں کہ یہ توحید کے محافظ ہیں اور غیروں کو بھی شرک کرنے پر منسوب کرتے ہیں یہ تو بہت بڑا بہتان ہے اور خداتعالیٰ اس سے پاک ہے۔

☆......☆......☆



قارئین گرامی کو یاد ہوگا کہ کچھ عرصہ قبل "آب زمزم" کے بارے میں ایک قسط وار مضمون شروع کیا گیا تھا اور اس کی چھ قسطیں بھی شائع ہو گئی تھیں...... لیکن پھر کچھ عوارض کی وجہ سے وہ سلسلہ رک گیا تھا...... اب ایک بار پھر اسے شروع کیا جارہا ہے...... دعاء ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے خیر وعافیت سے پایۂ تکمیل تک پہنچائیں اور اسے اپنی بارگاہ اقدس میں قبول ومنظور فرمائیں، آمین۔

زمزم سے شفاء پانے کے واقعات

(۱) حلق میں پھنسی سوئی سے نجات مل گئی

احمد بن محمد بن حمزہ اپنے والد یا مکہ کے کسی فرد سے نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: "میں نے مسجد حرام میں "باب الصفا" کے پاس ایک شخص کو دیکھا جس کے منہ میں لکڑی کا ٹکڑا رکھ کر اسے باندھ دیا گیا تھا اور اس پر لوگوں کا جمگھٹا لگا ہوا تھا، میں اس کے قریب گیا اور پوچھا:

"اسے کیا ہوا؟"

لوگوں نے کہا:

"اس نے ستو پیا...... اس ستو میں سوئی تھی، جو اس کے حلق میں جاکر پھنس گئی ہے، اب یہ منہ بند نہیں کرسکتا۔"

اس شخص کی حالت مرنے والی ہو چلی تھی۔ اسی دوران ایک شخص اس کے پاس آیا اور اسے کہا:

"آب زمزم کے پاس چلے جاؤ اور (اس مصیبت سے نجات پانے کی) نیت کرکے اس میں سے پانی پی لو اور اللہ تعالیٰ سے شفاء مانگو۔"

چنانچہ وہ شخص زمزم کے کنویں کے پاس گیا اور بڑی مشقت سے تھوڑا سا پانی پی لیا اور پھر اپنی جگہ لوٹ آیا۔ پھر میں بھی اپنے کسی کام سے چلا گیا۔ کچھ دنوں بعد میری اس شخص سے ملاقات ہوئی تو وہ بالکل ٹھیک ٹھاک تھا، اسے کوئی بھی تکلیف نہ تھی۔ میں نے اس سے حال دریافت کیا تو اس نے کہا:

"(اس دن) میں نے زمزم کا پانی پیا اور پھر ایک ستون سے ٹیک لگا کر بیٹھ گیا۔ میری تکلیف بدستور باقی تھی۔ اسی دوران مجھے نیند آگئی۔ جب میں نیند سے بیدار ہوا تو بالکل ٹھیک ہوچکا تھا اور مجھے سوئی کا کوئی اثر یا تکلیف تک محسوس نہیں ہورہی تھی۔"

(اخبار مکۃ للفاکہی: ۲،۳۵)

(۲) امام احمد بن حنبلؒ کا عمل

امام احمد بن حنبلؒ کے صاحبزادے عبداللہ بن احمدؒ اپنے والد گرامی کا عمل نقل کرتے ہوئے فرماتے ہیں:

"میں نے اباجیؒ کو دیکھا کہ وہ زمزم کا پانی پی کر اس کی برکت سے شفاء طلب کرتے تھے اور اپنے ہاتھوں اور چہرے پر زمزم مل لیا کرتے تھے۔"

(سیر اعلام النبلاء للذہبی ۱۱،۲۱۲)

(۳) فالج سے شفاء

امام ابن قتیبہؒ (عبداللہ بن مسلم دینوریؒ: م: ۲۷۶/ یا ان کے بیٹے، احمد بن عبداللہ: م ۳۲۲) فرماتے ہیں:

میں ایک جماعت کے ہمراہ حج کے لیے گیا...... جماعت میں فالج زدہ ایک شخص بھی تھا۔ دوران حج میں نے اسے دیکھا کہ وہ بالکل صحیح سالم حالت میں طواف کررہا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ کی تکلیف کیسے دور ہوئی؟

اس نے کہا:

"میں زمزم کے کنویں پر گیا اور میں نے اس سے پانی لیا اور اس میں وہ سیاہی حل کی جو میں ساتھ لایا تھا۔ پھر اس سیاہی سے میں نے ایک برتن میں درج ذیل آیات لکھیں۔

﴿هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ عٰلِمُ الْغَیْبِ وَالشَّهَادَةِ هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ☆ هُوَ اللّٰهُ الَّذِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ اَلْمَلِکُ الْقُدُّوْسُ السَّلٰمُ الْمُؤْمِنُ الْمُهَیْمِنُ الْعَزِیْزُ الْجَبَّارُ الْمُتَکَبِّرُ سُبْحٰنَ اللّٰهِ عَمَّا یُشْرِکُوْنَ☆ هُوَ اللّٰهُ الْخَالِقُ الْبَارِئُ الْمُصَوِّرُ لَهُ الْاَسْمَآءُ الْحُسْنٰی یُسَبِّحُ لَهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَهُوَ الْعَزِیْزُ الْحَکِیْمُ﴾

(الحشر: آیت ۲۲ تا ۲۴)

﴿وَنُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا﴾

(الاسراء: آیت ۸۲)

اور پھر یوں دعا کی:

"اے اللہ: بے شک آپ کے نبی حضرت محمد ﷺ نے فرمایا ہے کہ "آب زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے" اور قرآن آپ کا کلام ہے۔ پس آپ مجھے اپنی عافیت سے شفاء عطاء فرمادیجیے۔"

اس کے بعد میں نے ان لکھی ہوئی آیات کو زمزم کے پانی میں حل کیا اور وہ پانی پی لیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے عافیت نصیب فرمادی اور بغیر کسی علاج معالجے کے فالج سے نجات دے دی، الحمدللہ۔

(نشر الآس۔ لوحۃ: ۱۸، ب: ۱۹ أ)

(۴) امام ابن قیمؒ کا زمزم سے شفاء حاصل کرنا

امام ابن قیم محمد بن ابوبکر (م: ۷۵۱) فرماتے ہیں:

"میں نے اور میرے علاوہ بہت سے لوگوں نے آب زمزم سے شفاء پانے کے سلسلے میں عجیب عجیب امور کا تجربہ کیا ہے۔ میں نے بہت سے امراض سے اس کے ذریعے شفاء طلب کی تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے میں صحیح ہوگیا اور ان امراض سے نجات پائی۔"

(زادالمعاد: ۴،۳۹۳)

ایک اور مقام پر لکھتے ہیں:

"مکہ مکرمہ میں مجھ پر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ میں بیمار ہوگیا اور مجھے نہ کوئی طبیب میسر آیا اور نہ دوائی۔ چنانچہ میں آب زمزم اور آیت مبارکہ ﴿اِیَّاکَ نَعْبُدُ وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ﴾ سے اپنا علاج کرتا رہا، اور وہ اس طرح کہ میں تھوڑا سا آب زمزم لے لیتا اور اس آیت کو کئی بار پڑھ کر اس پر دم کرکے پی لیتا۔ اس سے مجھے کامل شفاء مل گئی۔ پھر اس کے بعد میں نے بہت سے دردوں کا علاج بھی اسی طرح کیا اور خوب شفاء پائی۔"

(زادالمعاد: ۴،۱۷۸)

(۵) امام زین الدین عراقیؒ کا واقعہ

امام تقی الدین الفاسیؒ اپنی کتاب "شفاء الغرام" میں اپنے شیخ حافظ زین الدین عراقیؒ (م: ۸۰۶) سے خود ان کا عمل نقل کرتے ہیں کہ "انہوں نے کئی معاملات کے حل کے لیے آب زمزم پیا۔ جن میں سے ایک مسئلہ اندرونی بیماری سے شفاء کا بھی تھا، چنانچہ جب انہوں نے اس چھپی بیماری سے نجات پانے کے لیے آب زمزم پیا تو بغیر کسی دواء کے ان کی وہ بیماری جاتی رہی اور وہ شفایاب ہوگئے۔

(شفاء الغرام: ۱،۲۵۵)

(۶) نابینا پن سے نجات

(الف):

امام تقی الدین الفاسیؒ (م: ۸۳۲ھ) نقل فرماتے ہیں کہ احمد بن عبداللہ الشریفی، جو کہ مسجد حرام کے خادم تھے اور صفیں وغیرہ بچھانے کی خدمت پر مامور تھے ان کی بینائی جاتی رہی۔ انہوں نے اس کے علاج کے لیے آب زمزم پیا، انہیں شفا مل گئی اور بینائی لوٹ آئی۔

(شفاء الغرام: ۱،۲۵۵)

(ب):

شیخ نجم الدین ابن فہد (عمر بن محمد، المؤرخ، صاحب "اتحاف الوریٰ باخبار ام القریٰ" م: ۸۸۵) اپنے والد گرامی کا واقعہ نقل کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا:

"میں مکہ مکرمہ میں تھا کہ میری آنکھوں میں پانی اتر آیا۔ رفتہ رفتہ حالت یہ ہوگئی کہ مجھے کچھ نظر نہ آتا تھا، بلکہ بسا اوقات (آمد ورفت کے لئے) رہبر کی ضرورت پڑجاتی۔ میں نے حدیث مبارکہ پر عمل کرتے ہوئے پورے یقین وتصدیق کے ساتھ شفا پانے کی نیت سے آب زمزم پیا اور اپنی آنکھوں میں بھی آب زمزم ڈالا، تو اللہ تعالیٰ کے فضل سے میں اس تکلیف اور عارضے سے نجات پاگیا اور میری آنکھیں اور بینائی درست ہوگئی۔ حالانکہ اطباء ایسی حالت میں آنکھوں میں پانی ڈالنے سے منع کرتے ہیں اور اس کو نابینا پن کا سبب قرار دیتے ہیں، لیکن اللہ پاک نے مجھے آب زمزم کی برکت سے شفایاب فرمادیا۔"

(نشر الآس۔ لوحۃ ۱۸ أ)

(۷) زمزم کی برکت سے استسقاء کی بیماری سے نجات

امام تقی الدین الفاسیؒ (م: ۸۳۲ھ) نے اپنی کتاب "شفاء الغرام" میں یمن کے مشہور اور جلیل القدر عالم دین، فقیہ، مدرس اور مفتی علامہ ابوبکر بن عمر بن منصور الاصبحیؒ جو کہ "الشنینی" کی نسبت سے مشہور ہیں، ان کا واقعہ ان کے بیٹے سے نقل کیا ہے کہ کیسے انہیں استسقاء کا مرض لاحق ہوگیا اور کیسے انہوں نے آب زمزم کی برکت سے اس مرض سے شفاء پائی۔ ملاحظہ فرمائیں یہ واقعہ...... ان کے بیٹے عفیف الدین عبداللہ کی زبانی۔

"جب والد گرامی کا مرض استسقاء شدت اختیار کرگیا تو وہ مکہ مکرمہ کے ایک حکیم کے پاس علاج کے لیے تشریف لے گئے۔ لیکن حکیم نے ان سے اعراض کیا اور علاج کرنے سے معذرت کرلی۔ اس پر والد صاحب کا دل ٹوٹ گیا اور رنجیدہ خاطر ہوئے۔ تب اللہ تعالیٰ نے ان کے دل میں ڈالا کہ وہ اس مرض سے نجات پانے کے لیے زمزم پئیں، کیونکہ حدیث مبارکہ میں آیا ہے کہ "زمزم جس مقصد کے لیے پیا جائے وہ مقصد پورا ہوتا ہے"۔ چنانچہ والد صاحب زمزم کے کنویں پر تشریف لائے، اس میں سے ایک ڈول نکالا اور پیٹ بھر کر پانی پیا اور اتنا پیا کہ پسلیاں تن گئی۔ اسی وقت انہیں ایسا محسوس ہوا کہ جیسے ان کے پیٹ میں کوئی چیز کٹ رہی ہے (اور انہیں فراغت کی شدید حاجت ہوئی)۔ وہ استنجے کے لیے دوڑے، یہاں تک کہ بڑی مشکل سے رباط سدرہ تک پہنچ سکے۔ اس دوران بھی انہیں یہ خطرہ لگا رہا کہ کہیں مسجد میں ہی میں پاخانہ خطاء نہ ہوجائے۔ وہاں پہنچ کر انہوں نے استنجا کیا۔ پھر زمزم پر تشریف لائے اور دوبارہ پیٹ بھر کر آب زمزم پیا، اور پھر قضائے حاجت فرمائی تو ان کی طبیعت بالکل صحیح ہوگئی اور بیماری کا نام ونشان نہ رہا۔

کچھ دنوں بعد وہ مکہ مکرمہ میں ایک جگہ اپنے کپڑے دھورہے تھے اور اپنے پاؤں سے انہیں روندرہے تھے تاکہ میل کچیل اچھی طرح نکل جائے تو اچانک وہ حکیم بھی اس طرف آنکلا۔ اس نے والد صاحب کو دیکھتے ہی کہا:

"آپ وہی شخص ہیں جن کو استسقاء کی تکلیف تھی؟"

والد صاحب نے کہا:

"جی ہاں!"

اس نے پوچھا:

"آپ نے کس چیز سے علاج کیا؟"

والد صاحب نے فرمایا:

"آب زمزم سے۔"

حکیم بولا:

"حکیم ذات (اللہ تعالیٰ) نے آپ کے ساتھ بڑے لطف واحسان کا معاملہ فرمایا ہے۔"

حالانکہ اسی حکیم نے جب والد صاحب کو پہلی بار دیکھا تھا تو کہا تھا:

"یہ شخص تین دن سے زیادہ زندہ نہیں رہ سکتا۔"

(شفاء الغرام: ۱،۲۵۵)

(ملخص از: ماء زمزم، ص ۱۱۱ تا ۱۱۶)



ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آؤ گے تو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کرے گی

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: "قال رسول الله صلی الله علیه وسلم عِفوا عن نساء الناس تعف نساء کم، و بروا اباتکم تبرکم ابناء کم، و من اتاه اخوه متنصلا فلیقبل ذلک منه محقا کان او مبطلا، فان لم یفعل لم یرد علی الحوض۔" (مستدرک حاکم)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہ تم دوسروں کی عورتوں سے پرہیز کرکے پاک دامن رہو، ایسا کرنے سے تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی، اور اپنے باپوں کے ساتھ حسنِ سلوک کرو، ایسا کرنے سے تمہارے بیٹے تمہارے ساتھ حسنِ سلوک کا برتاؤ کریں گے۔ اور جس شخص کے پاس اس کا (مسلمان) بھائی معذرت خواہی کے لیے آئے تو اس کی معذرت مقبول کرے، خواہ وہ حق پر ہو خواہ ناحق پر، اگر ایسا نہ کیا (یعنی معذرت قبول نہ کی) تو میرے حوض (کوثر) پر نہ آئے گا۔"

فائدہ: اس حدیث پاک میں تین اہم باتیں ارشاد فرمائیں۔

اول یہ کہ اگر تم پاک دامن رہو گے اور دوسروں کی عورتوں کی طرف نفس اور نظر کو متوجہ نہ کرو گے تو چوں کہ تم نے دوسروں کی عورتوں سے اپنی حفاظت کی، اس لیے اللہ تعالیٰ کی جانب سے اس کا یہ انعام ملے گا کہ تمہاری عورتیں پاک دامن رہیں گی، ان کی طرف نفسانی ہوس رکھنے والے متوجہ نہ ہوں گے اور نہ وہ شوہروں کے علاوہ کسی پر نظر ڈالیں گی۔

دوسری بات یہ بتائی کہ اگر تم اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرو گے تو تمہاری اولاد تمہارے ساتھ حسنِ سلوک سے پیش آئے گی۔ ظاہری سبب کے اعتبار سے تو یہ بات بالکل واضح ہے کیونکہ جب تم کو اولاد دیکھے گی کہ ماں باپ کے ساتھ اکرام واحترام کے ساتھ پیش آتے ہو، اور جان ومال کے ساتھ خدمت کرتے ہو، تو تمہارے عمل سے بچے بھی سبق سیکھیں گے اور سمجھیں گے کہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک ہمارے معاشرے کا جزو ہے، ہم کو بھی اپنے ماں باپ کے ساتھ یہی کرنا چاہیے جیسے ہمارے ماں باپ نے اپنے والدین کے ساتھ کیا ہے۔

اور باطنی طور پر اس کو اس طرح سمجھ لو کہ یہ "جیسا کہ کرو گے ویسا بھرو گے" کے مطابق ہے۔

جب تم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ اچھا برتاؤ کیا تو اس کے صلے میں اللہ تعالیٰ تمہاری اولاد کو تمہاری خدمت کی طرف متوجہ فرمائے گا اور اولاد کے قلوب میں تمہاری عزت ووقعت ڈال دے گا۔

نیز اس کے ساتھ اس کا برعکس بھی سمجھ لینا چاہیے کہ اگر تم نے ماں باپ کے ساتھ برا سلوک کیا تو تمہاری اولاد تم سے یہی سیکھے گی اور جب اس کا نمبر آئے گا تو تمہارے ساتھ وہی سلوک کرے گی جو تم نے اپنے ماں باپ کے ساتھ کیا تھا۔

ایک قصہ سنا تھا کہ ایک شخص نے اپنے بوڑھے باپ کو چادر میں گٹھڑی کی طرح باندھا، پھر اس کو کنوئیں میں ڈالنے کے لیے چل دیا۔ جب ایک کنوئیں کی من پر جاکر رکھا اور قریب تھا کہ کنوئیں میں ڈال دے تو باپ نے کہا کہ بیٹا! اس کنوئیں میں نہ ڈال، کسی دوسرے کنوئیں میں ڈال دے، کیونکہ اس میں، میں نے اپنے باپ کو ڈالا تھا۔ یہ سن کر بیٹے کو ہوش آیا اور گٹھڑی کھول کر الگ کھڑا ہوگیا اور باپ کو احترام کے ساتھ گھر لے آیا۔

تیسری بات یہ بتائی کہ جب کسی مسلمان سے کوئی ناراضگی کی بات ہوجائے تو اور اس کے بعد وہ معافی مانگنے لگے اور عذر خواہی کرے، تو اس کی معذرت قبول کرکے دل صاف کرلو، یہ نہ دیکھو گے کہ غلطی کس کی تھی؟ وہ غلطی پر تھا یا تم غلطی پر تھے، اس کو جانے دو، جب وہ معافی مانگنے لگے تو معاف کردو، بلکہ اگر تمہاری غلطی تھی تو تم بھی معافی مانگ لو اور اس کی کوئی حق تلفی کرچکے ہو تو اس کی تلافی کردو۔

ایک حدیث میں ارشاد ہے کہ جس نے اپنے بھائی کے سامنے عذر خواہی کی پھر اس نے عذر قبول نہ کیا تو اس کو ایسا (بڑا) گناہ ہوگا جیسا کہ ظلماً ٹیکس وصول کرنے والے کو ہوتا ہے۔ (مشکوٰۃ المصابیح)

باپ کی دعا ضرور قبول ہوتی ہے

عن ابی هریرة رضی الله عنه قال: "قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ثلاث دعوات مستجابات لا شک فیهن: دعوة الوالد، و دعوة المسافر، و دعوة المظلوم۔" (مشکوٰۃ المصابیح)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہ تین دعائیں مقبول ہیں، ان (کی قبولیت) میں کوئی شک نہیں۔

(۱) والد کی دعا اولاد کے لیے۔

(۲) مسافر کی دعا۔

(۳) مظلوم کی دعا۔

فائدہ: اس حدیث سے والد کی دعا کی اہمیت ظاہر ہوتی ہے۔ ملا علی قاری رحمہ اللہ "مرقاۃ شرح مشکوٰۃ" میں لکھتے ہیں کہ گو اس حدیث مبارکہ میں والدہ کا ذکر نہیں ہے، لیکن ظاہر ہے کہ جب والد کی دعا ضرور قبول ہوگی تو والدہ کی دعا بھی بطریق اولیٰ ضرور قبول ہوگی۔ اولاد کو چاہیے کہ ماں باپ کی خدمت کرتی رہے اور دعا لیتی رہے اور کوئی ایسی حرکت نہ کرے جس سے ان کا دل دُکھے اور ان میں سے کوئی دل سے یا زبان سے بددعا کر بیٹھے، کیونکہ جس طرح ان کی دعا قبول ہوتی ہے اسی طرح ان کے دُکھے دل کی بد دُعا بھی لگ جاتی ہے، اگرچہ عموماً شفقت کی وجہ سے وہ بد دُعا سے بچتے ہیں، ان کی دعا سے دنیا وآخرت سدھر سکتی ہے اور بد دُعا سے دونوں جہان کی بربادی بھی ہوسکتی ہے۔

ماں باپ کے اکرام واحترام کی چند مثالیں

عن عائشة رضی الله عنها قالت: اتی رجل رسول الله صلی الله علیه وسلم ومعه شیخ، فقال: "من هذا معک؟ قال: ابی، قال: لا تمشین امامه ولا تقعد قبله ولا تدعه باسمه ولا تستب له۔" (تفسیر درمنثور)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا، اس کے ساتھ ایک بڑے میاں تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ تیرے ساتھ یہ کون ہیں؟......

اس نے عرض کیا کہ یہ میرے والد ہیں۔

آپ نے ارشاد فرمایا کہ: باپ کے اکرام واحترام کا خیال رکھ......

ہرگز اس کے آگے مت چلنا، اور اس سے پہلے مت بیٹھنا اور اس کا نام لے کر مت بلانا، اور اس کی وجہ سے (کسی کو) گالی مت دینا۔"

فائدہ: ماں باپ کا احترام واکرام دل سے بھی کرے اور زبان سے بھی، عمل سے بھی اور برتاؤ سے بھی، اس حدیث پاک میں اکرام واحترام کی چند جزئیات ارشاد فرمائی ہیں۔

اول تو یہ فرمایا:

"کہ باپ کے آگے مت چلنا"

دوسرے یہ فرمایا کہ جب کسی جگہ بیٹھنا ہو تو باپ سے پہلے مت بیٹھنا۔

تیسرے یہ فرمایا کہ باپ کا نام لے کر مت پکارنا۔

چوتھے یہ کہ باپ کی وجہ سے کسی کو گالی مت دینا۔

مطلب یہ ہے کہ اگر کوئی شخص تمہارے باپ کو کوئی ناگوار بات کہہ دے تو اس کو یا اس کے باپ کو گالی مت دینا، کیونکہ اس کے جواب میں وہ پھر تمہارے باپ کو گالی دے گا اور اس طرح سے تم اپنے باپ کو گالی دلانے کا سبب بن جاؤ گے۔"

واضح رہے کہ یہ نصیحتیں باپ ہی کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں، والدہ کے حق میں بھی ان کا خیال رکھنا لازم ہے۔

اور یہ جو فرمایا کہ باپ کے آگے مت چلنا، اس سے وہ صورت مستثنیٰ ہے جس میں باپ کی خدمت کی وجہ سے آگے چلنا پڑے، مثلاً: راستہ دکھانا ہو یا اور کوئی ضرورت درپیش ہو۔

ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک سے رزق اور عمر بڑھتے ہیں

وعن انس رضی الله عنه قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "من احب ان یمد الله فی عمره ویزید فی رزقه فلیبر والدیه ولیصل رحمه۔" (درمنثور)

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "کہ جس کو یہ پسند ہو کہ اللہ تعالیٰ اس کی عمر دراز کرے اور اس کا رزق بڑھائے، اس کو چاہیے کہ اپنے ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرے اور (رشتہ داروں) کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔"

فائدہ: اس حدیث سے معلوم ہوا کہ ماں باپ کے ساتھ حسنِ سلوک کرنے سے اور ان کی خدمت میں لگے رہنے سے عمر دراز ہوتی ہے اور رزق بڑھتا ہے، بلکہ ماں باپ کے علاوہ دوسرے رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے بھی دراز عمر اور وسیع رزق نصیب ہوتا ہے۔ نئی نسل کے بہت سے نوخیز نوجوان، دوست احباب، بیوی بچوں پر تو بڑھ چڑھ کر خرچ کرتے ہیں اور ماں باپ کے لیے پھوٹی کوڑی خرچ کرنے سے بھی ان کا دل دُکھتا ہے، یہ لوگ آخرت کے ثواب سے تو محروم ہوتے ہی ہیں بلکہ دنیا میں بھی نقصان اُٹھاتے ہیں۔ ماں باپ کی فرماں برداری اور خدمت گزاری اور دیگر رشتہ داروں کے ساتھ صلہ رحمی کرنے سے جو عمر میں درازی اور رزق میں وسعت ہوتی ہے اس سے محروم ہوتے ہیں۔

ترک صدر طیب اردگان نے جہاد کو نصاب کا حصہ بنادیا

پہلے ملک میں جہاد کے معنی توڑ مروڑ کے پیش کئے جاتے رہے، جہاد کے اصل معنی معاشرے کی مدد کرنا اور امن پھیلانا ہے

ڈارون کے گمراہ کن نظریے اور اتاترک پر تعلیمی اوقات کم ہونے پر سیکولر چیخ اٹھے، 2لاکھ افراد سے مشاورت کی، وزیر تعلیم

انقرہ (نیٹ نیوز) ترکی کے تعلیمی نصاب میں تبدیلی کردی گئی ہے جو کیم ستمبر سے پڑھایا جائے گا۔ سب سے اہم تبدیلی سیکنڈری ایجوکیشن کے نصاب میں کی گئی جس میں سے تخلیق انسان کے حوالے سے ڈارون کے گمراہ کن نظریہ ارتقا کو نصاب سے نکال دیا ہے۔ جدید ترکی کے بانی اتاترک کی زندگی کے بارے میں پڑھائی کے اوقات کم کردیئے گئے۔ جہاد کی ابتدائی تعلیم نصاب کا حصہ بنا دی گئی جبکہ اسلامی تعلیمات کی کلاسوں میں اضافہ کردیا گیا۔ جولائی 2016 کی ناکام فوجی بغاوت پر مضمون بھی نصاب میں شامل کیا جاچکا ہے۔ سیکولر ترک جماعتوں نے نصاب میں تبدیلیوں کی مخالفت کرتے ہوئے کہا ہے کہ ترک صدر رجب طیب اردگان اور ان کی حکمران جماعت ترکی کو اسلام پسندی کی طرف دھکیل رہے ہیں۔ بی بی سی سے گفتگو میں ترکی کے وزیر تعلیم عصمت کا کہنا ہے کہ ہم نے غیر ضروری، تکرار سے بھرپور اور فرسودہ مضامین نصاب سے نکالے۔ یہ مناسب نہ ہوگا کہ ہم معمولی تبدیلیوں پر بات کریں۔ ان کا مزید کہنا تھا کہ ڈارون کا نظریہ ارتقا نصاب سے مکمل طور پر نہیں نکالا گیا۔ پہلے ملک میں جہاد کے معنی توڑ مروڑ کے پیش کئے جاتے رہے۔ جہاد کے اصل معنی معاشرے کی مدد کرنا اور امن پھیلانا ہے۔

اللھم

علم نافع کی دعا

اَللّٰهُمَّ انْفَعْنِیْ بِمَا عَلَّمْتَنِیْ وَ عَلِّمْنِیْ مَا یَنْفَعُنِیْ وَزِدْنِیْ عِلْماً

ترجمہ:

اے اللہ! مجھے علم سے نفع اٹھانے کی توفیق عطا فرما اور جو علم مفید ہے وہ مجھے عطا فرما اور میرے علم میں اضافہ فرما

سکھ گرو کو سزا پر بھارتی پنجاب جل اٹھا 36 افراد ہلاک

لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے، فوج اور پولیس سے جھڑپیں، 2 ریلوے اسٹیشن، ٹرین اور سرکاری عمارتیں نذر آتش

امرتسر (نیٹ نیوز) سکھ گرو گرمیت کو بھارت کی سی بی آئی عدالت کی جانب سے زیادتی کیس میں مجرم ٹھہرانے پر بھارتی پنجاب جل اٹھا۔ ہریانہ میں بھی بدترین ہنگامے ہوئے۔ فیصلے کے خلاف لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے۔ مشتعل مظاہرین نے 2 ریلوے اسٹیشنوں، ٹرین اور متعدد سرکاری عمارتوں کو آگ لگادی۔ سکھ خواتین بھی میدان میں آگئیں۔ نوجوانوں نے سیکورٹی فورسز پر پتھراؤ اور بھارت کے خلاف نعرے بازی اور ہتھیار اٹھانے کی دھمکی دیدی۔ سکھ خواتین بھی میدان میں آگئیں۔ مظاہرین کی فوج اور پولیس سے جھڑپوں میں 36 افراد ہلاک اور 350 زخمی ہوگئے۔ 1000 سے زائد کو گرفتار کرلیا گیا۔ ہریانہ کے ضلع پنچکولا کو چھاؤنی میں تبدیل کردیا گیا۔ فیروز پور، بھٹنڈہ اور مانسا میں کرفیو نافذ ہے۔ دونوں ریاستوں میں دفاتر اور اسکول بند جبکہ موبائل فون، انٹرنیٹ سروس معطل کردی گئی۔ سکھ گرو کے خلاف فیصلے کی آگ دہلی تک پہنچ چکی ہے جبکہ بھارتی فوج حالات کنٹرول کرنے میں ناکام ہے۔ گرو گرمیت 2007 میں مقدمہ درج کیا گیا تھا اور سماعت کے دوران ویڈیو کانفرنس کے ذریعے بیان لیا جاتا تھا۔ سی بی آئی عدالت نے جمعہ کو فیصلہ سنانے کا اعلان کرتے ہوئے گرو گرمیت کو پیش ہونے کا حکم دیا تھا۔ اس موقع پر تقریباً 5 لاکھ افراد پنچکولا میں جمع ہو گئے تھے جبکہ گرو گرمیت 100 گاڑیوں کے قافلے میں سرسا سے پنچکولا پہنچا۔ کشیدگی کے پیش نظر حکام نے بھارتی پنجاب اور ہریانہ میں فوج طلب کر لی تھی جبکہ ہزاروں پولیس اہلکاروں کو تعینات کیا گیا تھا۔ اس موقع پر دونوں ریاستوں میں دفاتر اور اسکول بند، 72 گھنٹے کے لئے موبائل او رانٹرنیٹ سروس معطل اور بڑی تعداد میں ٹرینوں کو منسوخ کردیا گیا تھا۔ گرمیت کو سزا کا فیصلہ آتے ہی وہ لاکھوں افراد سڑکوں پر نکل آئے اور ہریانہ اور بھارتی پنجاب سمیت مختلف ریاستوں میں ہنگامے پھوٹ پڑے۔ گرمیت کے پیروکاروں نے 2 ریلوے اسٹیشنوں، متعدد سرکاری عمارتوں، ٹیلی فون ایکسچینج اور گاڑیوں کو آگ لگادی۔ نوجوانوں نے سیکورٹی فورسز پر پتھراؤ کیا اور بھارت کیخلاف نعرے لگائے۔

اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے فلسطینی شہید، یہودی نے بچہ کچل ڈالا

فلسطینی قیدیوں کے ساتھ جیلوں میں توہین آمیز سلوک میں غیر معمولی اضافہ

مغربی کنارے میں فلسطینی ریڈیو اسٹیشن بند کردیا گیا، کریک ڈاؤن، 16 نوجوان گرفتار

مقبوضہ بیت المقدس (نیٹ نیوز) اسرائیلی فورسز کی فائرنگ سے فلسطینی نوجوان شہید جبکہ یہودی آبادکار نے 6 سالہ فلسطینی بچے کو گاڑی تلے روند ڈالا، اسرائیلی جیلوں میں فلسطینی قیدیوں کے ساتھ توہین آمیز سلوک میں غیر معمولی اضافہ، مغربی کنارے میں صہیونی فوجیوں نے فلسطینی ریڈیو اسٹیشن بند کردیا جبکہ فورسز نے کریک ڈاؤن کے دوران 16 نوجوان کو گرفتار کرلیا۔ تفصیلات کے مطابق مغربی کنارے کے قریب مہاجر کیمپ میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے زخمی ہونے والا فلسطینی نوجوان 21 سالہ رعدالصالحی چل بس۔ وزارت صحت نے بھی تصدیق کی ہے حکام کا کہنا ہے قریب سے صالحی کو 5 گولیاں ماری گئیں۔ اسرائیلی جیل میں قید ایکس سالہ معذور فلسطینی اسیر رائد الصالحی اتوار کے روز زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے داعی اجل کو لبیک کہہ گئے۔ رائد کو قابض اسرائیلی فوج کے اہلکاروں نے رواں برس اگست میں فائرنگ کرکے زخمی کر دیا تھا قابض اسرائیلی حکام نے اتوار کے روز شمال مغربی کنارے کے شہر جنین کے جنوبی قصبے مسلیہ سے ایک نوعمر فلسطینی لڑکے کو گرفتار کرلیا۔ وفا نیوز ایجنسی کے مطابق چودہ سالہ وائل طارق ابوالنعیم کو مسلیہ سے گرفتار کیا گیا جس کے بعد قریبی میونسپلٹی الزبابدہ میں جھڑپوں کا سلسلہ شروع ہوگیا۔ جنوبی الخلیل کے علاقے الراس میں غیر قانونی یہودی بستی کریات اربع کے قریب ایک یہودی آبادکار نے 6 سالہ فلسطینی بچی کو گاڑی سے ٹکر ماردی۔ فلسطینی نیوز ایجنسی وفاء کے مطابق اس بچی کی شناخت دینا الجابری کے طور پر کی گئی ہے۔ غزہ کے 15 مریض فلسطینی اتھارٹی کے انتقام کی بھینٹ چڑھ گئے۔ اعبرانی ذرائع ابلاغ نے انکشاف کیا ہے کہ فلسطین میں یہودی آبادکاری کی نگران 'ہاؤسنگ وپلاننگ کمیٹی' نے مقبوضہ فلسطینی علاقوں میں 3000 مکانات کی تعمیر عارضی طور پر روک دی ہے۔

بھارت نے چین کے آگے گھٹنے ٹیک دیئے، ڈوکلام سے فوج واپس

چین کے فوجی دستے گشت جاری رکھیں گے، بیجنگ نے مذاکرات مسترد کرتے ہوئے مودی سرکار کو سنگین نتائج کا انتباہ کیا تھا

بیجنگ (نیٹ نیوز) بھارت نے چین کے آگے گھٹنے ٹیکتے ہوئے تبت کے چینی علاقے ڈوکلام سے اپنی فوج واپس بلالی ہے۔ چینی وزارت خارجہ کی ترجمان ہواشن ینگ کے مطابق چینی فوجی دستے علاقے میں گشت جاری رکھیں گے۔ بھارتی فوج کی واپسی سے دونوں ملکوں کے درمیان 2 ماہ سے جاری تنازع ختم ہوگیا ہے اب نئے فیصلے کے حساب سے تعیناتیاں اور ضروری اقدامات کئے جائیں گے۔ چینی وزارت خارجہ کی ترجمان کا کہنا تھا کہ چین تاریخی سرحدی اصولوں کی روشنی میں اپنی سالمیت کو یقینی بنانے کیلئے حق خودمختاری کو استعمال کرتا رہے گا۔ قبل ازیں چینی فوج نے علاقے میں جنگی مشقیں شروع کردی تھیں اور فوجیں واپس نہ بلانے پر بھارت کو سنگین نتائج کا انتباہ کیا تھا۔ بیجنگ نے اس معاملے پر بھارتی وزیر داخلہ کی جانب سے مذاکرات کی پیشکش بھی مسترد کردی تھی۔

عالمی دھمکیوں کے باوجود شمالی کوریا کا جاپانی فضاء کے راستے میزائل تجربہ

پیانگ یانگ ٹوکیو (نیٹ نیوز) تمام تر عالمی دھمکیوں اور پابندیوں کے باوجود شمالی کوریا نے بیلسٹک میزائل کا تجربہ کیا ہے جو پچھلے تجربات سے بھی زیادہ سنگین قرار دیا جارہا ہے۔ یہ پہلا موقعہ ہے کہ جب تجربے کے دوران داغا گیا شمالی کوریائی میزائل جاپان کی فضائی حدود سے گزرتا ہوا سمندر میں جاگرا اور تباہ ہوگیا۔ جاپانی ذرائع ابلاغ کا کہنا ہے کہ شمالی کوریا نے میزائل کا یہ تجربہ مقامی وقت کے مطابق علی الصبح کیا جبکہ یہ میزائل جاپان کے مشرقی علاقے کی فضاؤں سے گزرتا ہوا سمندر میں جاگرا۔ جاپان کی جانب سے اس میزائل کو گرانے کی کوئی کوشش نہیں کی گئی۔

ٹیکساس میں سیلاب سے 5 لاکھ امریکی متاثر، ہلاکتیں 8 ہوگئیں

آئل ریفائنریاں بند، 30 ہزار افراد بے گھر، ہوسٹن کے 2 ایئر پورٹس پانی میں گھر گئے

واشنگٹن (نیٹ نیوز) امریکی ریاست ٹیکساس میں سیلاب نے تباہی مچادی۔ 5 لاکھ افراد متاثر، جبکہ بڑی آئل ریفائنریاں بند ہوگئیں۔ پانی میں گھرے لوگوں کو ہیلی کاپٹروں کے ذریعے نکالا جارہا ہے۔ اب تک 30 ہزار افراد کو عارضی پناہ گاہوں میں منتقل کیا جاچکا ہے۔ رن وے پر پانی آنے سے ہوسٹن کے 2 ایئر پورٹس بھی بند ہیں۔ سمندری طوفان ''ہاروی'' اور شدید بارشوں کے نتیجے میں سیلاب سے ہلاکتیں بڑھ کر 8 ہوچکی ہیں اور پانی کی سطح تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ امریکی محکمہ موسمیات کے مطابق اس نوعیت کا طوفان اس سے پہلے کبھی نہیں آیا تھا۔ ہوسٹن میں 50 انچ بارش ہو چکی ہے، جبکہ ریاست میں بدھ اور جمعرات کو سب سے زیادہ بارش ہونے کا امکان ہے۔ سیلاب کی وجہ سے ہزاروں گھروں میں بجلی کی سپلائی منقطع اور اسکول بند ہیں۔ منگل کو ٹیکساس روانہ ہونے سے قبل واشنگٹن ڈی سی میں پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے صدر ٹرمپ نے کہا کہ ماہرین کہہ رہے ہیں کہ بہت ہی زیادہ پانی ہے۔

عراق میں بم دھماکوں میں فوجیوں سمیت 18 افراد ہلاک

بغداد میں پاور پلانٹ میں خودکش دھماکہ سے 7 جبکہ الصدر میں 11 افراد مارے گئے

موصل میں بادوش جیل کے قریب 2 اجتماعی قبروں سے 500 افراد کی لاشیں برآمد

بغداد (نیٹ نیوز) عراق میں بم دھماکوں میں فوجیوں سمیت 18 افراد ہلاک اور 40 سے زائد زخمی ہوگئے، بغداد میں پاور پلانٹ میں خودکش حملے میں 7 جبکہ بغداد کے علاقے الصدر میں بم دھماکے میں 11 ہلاکتیں ہوئیں، موصل میں بادوش جیل کے قریب سے دو اجتماعی قبروں سے 500 افراد کی لاشیں برآمد ہوئیں۔ تفصیلات کے مطابق عراقی دارالحکومت کے شمال میں واقع ایک پاور پلانٹ میں خودکش حملے میں 7 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہوگئے۔ غیر ملکی خبر رساں ایجنسی کے مطابق بغداد سے 62 میل شمال کی جانب واقع پاور پلانٹ میں تین حملہ آور داخل ہوئے جنہوں نے خودکش جیکٹس پہن رکھی تھیں اور جدید ہتھیاروں اور دستی بموں سے بھی لیس تھے۔ مقامی عہدیدار نے نام ظاہر نہ کرنے کی شرط پر بتایا کہ عراقی سیکیورٹی فورسز کی وردیوں میں ملبوس حملہ آوروں نے پلانٹ کے اندر داخل ہوتے ہی اندھا دھند فائرنگ شروع کر دی جس کے بعد ایک حملہ آور نے خود کو دھماکے سے اڑالیا۔ خودکش حملے کے نتیجے میں 7 افراد ہلاک اور 12 زخمی ہوئے۔ بغداد کے شیعہ اکثریتی علاقے الصدر میں کار بم دھماکے میں 11 افراد ہلاک اور 26 زخمی ہوگئے۔ عراق میں 2 اجتماعی قبروں سے قتل ہونے والے 500 افراد کی نعشیں برآمد ہوئی ہیں۔ میڈیا نے عراقی فوج کے حوالے سے بتایا کہ یہ اجتماعی قبریں موصل شہر میں بادوش جیل کے قریب سے ملی ہیں۔ ایک قبر سے 470 افراد کی جبکہ دوسری قبر سے 30 کی نعشیں برآمد ہوئی ہیں۔

بھارتی بنگال میں گائے لے جانے والے 2 مسلمان قتل

نئی دہلی (نیٹ نیوز) بھارتی ریاست مغربی بنگال میں انتہا پسند ہندوؤں نے گائے لے جانے والے دو مسلمانوں کو تشدد کرکے قتل کردیا۔ بھارتی میڈیا کے مطابق مغربی بنگال کے ضلع جلپائی گوری میں انتہا پسند ہندوؤں نے ایک وین کو روکا جس میں 7 گائیں موجود تھیں۔ حملہ آوروں نے تشدد کرکے وین میں سوار دونوں افراد کو قتل کردیا جن کی شناخت 19 سالہ انور حسین اور 19 سالہ حافظ شیخ کے نام سے ہوئی۔ پولیس کے مطابق دونوں



میانمار، رخائن میں حکومتی سرپرستی میں فورسز کے ہاتھوں نذر آتش کی گئی مسجد

روسی مسافر بس سمندر میں جاگری، 18 افراد ہلاک

ماسکو (نیٹ نیوز) روس میں مسافر بس سمندر میں جاگری، جس کے نتیجے میں 18 افراد ہلاک اور 8 زخمی ہوگئے۔ 5 زخمیوں کی حالت تشویشناک بتائی جاتی ہے۔ روس کے دارالحکومت میں حادثے کا شکار ہونے والی بد قسمت بس میں 40 مسافر سوار تھے۔ 14 افراد تاحال لاپتہ ہیں، جن کی لاشوں کی تلاش جاری ہے۔ مقامی کمپنی کے مطابق حادثہ بریک فیل ہونے کے باعث پیش آیا۔ مذکورہ بس گھاٹ عبور کرتے ہوئے ہزاروں میٹر کی بلندی سے سمندر میں گری۔ روسی حکام نے 18 افراد کی ہلاکت کی تصدیق کردی۔ حادثے کے فوراً بعد ریسکیو کارروائیوں کے دوران 8 افراد کو ڈوبنے سے بچالیا گیا۔

حزب المجاہدین کو دہشتگرد قرار دینا بھارتی ڈرامہ ہے، متحدہ جہاد کونسل

کشمیری تنظیم 28 سال قبل قائم ہوئی، امریکہ سمیت کسی ملک میں بینک اکاؤنٹ نہیں

اسلام آباد (نیٹ نیوز) متحدہ جہاد کونسل کے ترجمان نے حزب المجاہدین کو دہشت گرد گروہوں کی فہرست میں شامل کرنے کے امریکی اقدام کو بھارتی ڈرامہ قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ الزامات بے بنیاد ہیں اور امریکی اسٹیٹ ڈیپارٹمنٹ کیلئے پسپائی کا باعث ہونگے امریکہ اس سے قبل بھی اپنے ایسے اقدامات سے دستبردار ہو چکا ہے اور اب بھی ہوگا، ان الزامات کا مقصد ''سی پیک'' منصوبہ تک بھارت کے ذریعہ امریکی رسائی اور پاکستان کو چین اور روس کی دوستی سے دور رکھنا ہے اور پاکستان سے پریشر کے ذریعہ اپنی بات منوانا ہے، پاکستان کو ہرگز ایسا نہیں کرنا چاہیے۔ میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے ان کا کہنا تھا کہ امریکہ کی طرف سے حزب المجاہدین پر پابندی کا مقصدی سی پیک منصوبہ تک بھارت کے ذریعہ امریکی رسائی اور پاکستان کو چین اور روس کی دوستی سے دور رکھنا ہے جن الزامات کی بنیاد پر امریکہ نے یہ قدم اٹھایا ان کا حقائق سے کوئی تعلق نہیں اور نہ امریکہ سے اس کی امید تھی انہوں نے کہا کہ ان امریکی اقدامات کا تحریک آزادی کشمیر پر کوئی اثر نہیں ہوگا۔

جنوبی ایشیا سیلاب سے متاثرہ ایک کروڑ 60 لاکھ بچوں کی زندگیوں کو خطرہ

نیپال، بھارت، بنگلہ دیش میں سینکڑوں دیہات ڈوب گئے، 10 لاکھ بچوں کی تعلیم کا سلسلہ معطل ہوگیا، رپورٹ

اقوام متحدہ (نیٹ نیوز) اقوام متحدہ کے ادارہ برائے اطفال 'یونیسف' کا کہنا ہے جنوبی ایشیا میں آنے والے تباہ کن سیلاب کی وجہ سے تقریباً ایک کروڑ 60 لاکھ بچوں کی زندگیوں کو لاحق خطرات سے بچاؤ کے لیے فوری امداد کی ضرورت ہے۔ یونیسف کی ڈائریکٹر برائے جنوبی ایشیا ژاں گوف نے ایک بیان میں کہا کہ حالیہ تباہ کن سیلاب سے ''بچوں نے اپنے گھر، سکول حتیٰ کہ اپنے دوست کھو دیئے ہیں'' گوف نے کہا کہ مون سون کی شدید بارشیں اب بھی جاری ہیں اس لیے صورت حال مزید خراب ہوسکتی ہے۔ انھوں نے کہا کہ اگست کے وسط سے اب تک بارشوں اور سیلاب کے باعث 13 سو افراد ہلاک اور چار کروڑ 50 لاکھ متاثر ہو چکے ہیں۔ نیپال، بھارت اور بنگلہ دیش میں گزشتہ دو ماہ کے دوران سیلاب کی وجہ سے سینکڑوں دیہات پانی میں ڈوب گئے جس سے ہزاروں افراد کو عارضی پناہ گاہوں میں منتقل ہونا پڑا۔ امدادی تنظیموں کا کہنا ہے کہ سیلاب کی وجہ سے بنگلہ دیش میں 80 لاکھ افراد متاثر ہوئے جن میں 30 لاکھ بچے بھی شامل ہیں، تقریباً 7 لاکھ گھروں اور 23,00 سکولوں کو بھی نقصان پہنچا۔ نیپال میں تقریباً 17 لاکھ افراد متاثر ہوئے جن میں تین لاکھ 53 ہزار وہ بھی شامل ہیں جنہیں اپنے گھر بار چھوڑنے پڑے۔ تقریباً 2 ہزار سکولوں کو نقصان پہنچا جس کی وجہ سے دو لاکھ 55 ہزار بچوں کی تعلیم کا سلسلہ رک گیا ہے۔ دوسری طرف بھارت کی چار ریاستوں میں بھی بڑے پیمانے پر نقصان ہوا ہے تین کروڑ 10 لاکھ افراد متاثر ہوئے۔ ایک اندازے کے مطابق 8 لاکھ پانچ ہزار گھروں اور تقریباً 15 ہزار سکولوں کو نقصان پہنچنے سے 10 لاکھ بچوں کی تعلیم کا سلسلہ معطل ہوگیا ہے۔

طالبان سے مذاکرات یا لڑائی پر امریکی کمانڈر بوکھلاہٹ کا شکار

قومی سلامتی کا دارومدار افغان جنگ کے نتیجے پر ہے، طالبان کو مذاکرات کی دعوت

واشنگٹن (نیٹ نیوز) افغانستان میں امریکی جنرل نکلسن نے کہا ہے کہ فوجیوں کی تعیناتی شروع کردی گئی ہے اور طالبان کی شکست یقینی بنائیں گے دوسری جانب طالبان کو مذاکرات کی دعوت بھی دے دی۔ وائٹ ہاؤس نے جاری بیان میں طالبان سے لڑائی تیز کرنے کی بات کی اور ساتھ ہی مذاکرات کی دعوت بھی دے دی۔ اس صورت میں امریکی کمانڈر بوکھلاہٹ کا شکار نظر آئے۔ کابل میں پریس کانفرنس کرتے ہوئے طالبان کو جرائم پیشہ کہنے کے ساتھ مذاکرات کی دعوت بھی دیدی۔ جنرل نکلسن نے کہا کہ ٹرمپ حکومت کی افغانستان سے متعلق نئی پالیسی یہ ظاہر کرتی ہے کہ امریکہ خطے میں طویل عرصے تک سرگرم رہے گا۔ جنرل نکلسن نے کہا کہ قومی سلامتی کا دارومدار بھی افغان جنگ کے نتیجے پر ہے۔ انہوں نے کہا کہ اب وقت آگیا ہے کہ طالبان امن عمل کا حصہ بن جائیں۔ جنرل نکلسن نے کہا کہ مزید امریکی اور نیٹو فوجی دستوں کی افغانستان آمد سے افغان فوج کے تربیتی پروگرام کا دائرہ بڑھانا اور افغان ایئر فورس اور اسپیشل فورسز کے لیے تربیتی مراکز میں اضافہ کرنا ممکن ہو سکے گا دوسری جانب امریکہ نے کہا ہے کہ افغانستان اور خطے میں استحکام کے لئے پاکستان کو کام کرنے کی ضرورت ہے افغانستان میں بھارت کا کردار اہم ہے، امریکہ خطے میں طویل عرصے تک سرگرم رہے گا۔

بھارتی ریاست اترپردیش میں دماغی بخار سے 42 بچے ہلاک

ریاست اترپردیش کے ضلع گورکھ پور میں دماغ کے بخار کی وبا نے خوفناک صورت حال اختیار کرلی، 350 بچے زیر علاج

گورکھ پور (نیٹ نیوز) بھارت کی سب سے بڑی ریاست اترپردیش کے ضلع گورکھ پور میں دماغ کے بخار کی وبا نے خوفناک صورت حال اختیار کرلی ہے اور اس کے نتیجے میں 2 روز کے دوران صرف ایک سرکاری اسپتال میں 42 بچے ہلاک ہوچکے ہیں۔ بھارتی میڈیا کے مطابق اترپردیش کے ضلع گورکھ پور کے بی آر ڈی میڈیکل کالج اسپتال میں 27 اور 28 اگست کے دوران 42 بچے انسفلائٹس یعنی دماغی بخار کی وجہ سے ہلاک ہوگئے ہیں جب کہ اب بھی 350 سے بچے زیر علاج ہیں، جن کی حالت بھی تشویشناک بتائی جارہی ہے۔ ضلع کے سب سے بڑے اسپتال کی انتظامیہ کا کہنا ہے کہ بچوں کو بہت تشویشناک حالت میں اسپتال لایا گیا تھا اور باوجود طبی امداد فراہم کرنے کے ان کی زندگی بچانا مشکل ہو گیا تھا اور ڈاکٹر تمام تر کوششوں کے باوجود انہیں بچانہ پائے۔ ڈاکٹروں کا کہنا ہے کہ جولائی، اگست اور ستمبر نوزائیدہ بچوں کی صحت کے حوالے سے بہت حساس ہوتے ہیں۔ واضح رہے کہ رواں مہینے اسی اسپتال میں صرف 5 روز میں سو سے زائد بچے آکسیجن اور ادویات کی کمی کے باعث ہلاک ہوگئے تھے۔ ملک اور عالمی میڈیا میں اس واقعے کی خبریں شائع اور نشر ہونے پر یو پی ریاستی حکومت نے ذمہ داروں کے خلاف کارروائی کا اعلان کیا تھا اور اب تک کالج کے پرنسپل کو حراست میں لیا جاچکا ہے۔

ہفتۂ کشمیر

☆31 اگست مجاہدین جیش کی بھارتی کیمپ پر فدائی یلغار، 9 اہلکار واصل جہنم، 8 شدید زخمی ☆ کیم ستمبر سری نگر کے درجنوں دیہات کا محاصرہ، نوجوان کی سربریدہ لاش برآمد ☆ 2 ستمبر قابض فورسز کی گھروں میں گھس کر توڑ پھوڑ کی، کشمیریوں کی مودی سرکار کیخلاف شدید نعرے بازی ☆3 ستمبر بھارتی فوج اور مجاہدین میں جھڑپیں، ایک نوجوان شہید، واقعہ کیخلاف شدید احتجاج ☆4 ستمبر ہزاروں افراد کی شہید نوجوانوں کے جنازے میں شرکت، شہادتوں پر سوپور، ہندواڑہ میں ہڑتال ☆ 5 ستمبر مظاہرے جاری آئی جی ریز رو پولیس کے قافلے پر پتھراؤ، بہیمانہ لاٹھی چارج، شیلنگ ☆6 ستمبر مقبوضہ کشمیر: فرضی جھڑپ' مزید 2 نوجوان شہید۔

ہفتۂ فلسطین

☆31 اگست اسرائیلی حکام کی جانب سے فلسطینی قیدیوں کے ساتھ جیلوں میں توہین آمیز سلوک میں غیر معمولی اضافہ ☆ کیم ستمبر مغربی کنارے میں اسرائیلی فوج کی فائرنگ سے زخمی فلسطینی شہید ہوگیا ☆2 ستمبر جنین میں فلسطینی نوجوانوں اور اسرائیلی فوج میں جھڑپیں، متعدد زخمی ☆3 ستمبر مغربی کنارا: اسرائیلی فوج نے فلسطینی ریڈیو سٹیشن بند کر دیا، کریک ڈاؤن، 16 گرفتار ☆4 ستمبر الخلیل: یہودی آبادکاروں کا فلسطینی ایمبولینس پر حملہ، ڈرائیور پر بھی وحشیانہ تشدد ☆5 ستمبر فلسطین میں یہودیوں کے لیے 3000 مکانات کی تعمیر موخر، اقوام متحدہ اجلاس میں تنقید سے بچاؤ مقصد ☆6 ستمبر عید کے چوتھے روز اسرائیلی فوج کے چھاپوں میں 5 فلسطینی گرفتار۔

ہفتۂ عراق و شام

☆31 اگست عراقی فورسز نے تلعفر سے بھی مخالفین کا قبضہ چھڑا لیا، نواحی علاقوں میں جھڑپیں جاری ☆ کیم ستمبر دارالحکومت بغداد کی پرہجوم مارکیٹ میں کار بم دھماکے کے نتیجے 12 افراد ہلاک اور 28 زخمی ☆2 ستمبر بغداد میں پاور پلانٹ میں خودکش دھماکہ، 7 افراد ہلاک متعدد زخمی ☆3 ستمبر شام میں بشارالاسد فورسز کی ظالمانہ کارروائیاں، درجنوں افراد گرفتار کرلئے ☆4 ستمبر موصل میں بادوش جیل کے قریب 2 اجتماعی قبروں سے 500 افراد کی لاشیں برآمد ☆5 ستمبر کرکوک میں سڑک کنارے بم دھماکہ، پولیس اہلکار زخمی ہوگیا، حالت نازک ☆6 ستمبر بغداد کے شیعہ اکثریتی علاقے الصدر میں کار بم دھماکے میں 11 افراد ہلاک اور 26 زخمی۔

ہفتۂ افغانستان

☆31 اگست افغانستان میں مزید چار ہزار فوجی بھیجنے کا امریکی اعلان ☆ کیم ستمبر امریکا نے افغان شہریوں پر پھر بم برسادیے، 2 8 شہید، طالبان نے ہیلی کاپٹر مار گرایا ☆2 ستمبر کابل میں امریکی سفارتخانے کے قریب دھماکہ، 5 ہلاک، ہرات میں بمباری، 35 شہید ☆3 ستمبر ہلمند میں فدائی بم دھماکے سے 13 اتحادی ہلاک، 18 زخمی ☆4 ستمبر غزنی کے ضلع زانا خان پر طالبان نے قبضہ کرلیا، متعدد ٹینک، سرکاری گاڑیاں بھی غنیمت ☆5 ستمبر افغانستان کو امریکی فوجیوں کا قبرستان بنانے کا طالبان انتباہ، سفارتخانے پر راکٹ حملہ ☆6 ستمبر پولیس ہیڈکواٹرز پر طالبان کا فدائی حملہ، 2 فوجیوں سمیت 5 ہلاک، 40 زخمی۔

بقیہ 1

ہے۔ انسانی حقوق کی تنظیم ہیومن رائٹس واچ نے ایک تصویر جاری کی ہے، جس میں دکھایا گیا ہے کہ برمی فوج نے روہنگیا مسلمانوں کے ایک گاؤں میں 700 گھروں کو آگ لگادی جس کے بعد نقل مکانی شروع ہوئی۔ مغربی میڈیا کے مطابق برمی فوج مسلمانوں کی نسل کشی میں مصروف ہے۔ بچوں کے سر قلم اور انہیں زندہ جلایا جارہا ہے۔ حاملہ خواتین کے پیٹ چاک کیے جارہے ہیں۔ جان بچا کر بھاگنے والوں پر اندھا دھند گولیاں برسائی جا رہی ہیں۔ اطلاعات کے مطابق 25 اگست سے شروع ہونے والی برمی فوج کی وحشیانہ کارروائیوں میں اب تک 3000 مسلمانوں کو شہید کیا جاچکا ہے، 90 ہزار مسلمان نقل مکانی پر مجبور ہو کر بنگلہ دیش پہنچ چکے ہیں جہاں کیمپوں میں خوراک اور طبی سہولیات نہ ہونے کے باعث صورتحال تشویشناک ہے۔ کاکس بازار پہنچنے والے زخموں سے چور متاثرین نے برمی فوج کے مظالم کی ہولناک داستانیں بیان کی ہیں۔ مغربی میڈیا کے مطابق تقریباً 20 ہزار مسلمان برما اور بنگلہ دیش کی سرحد پر پھنسے ہوئے ہیں۔ برمی فوج سرحدی دریا ناف کے ذریعے بنگلہ دیش جانے کی کوشش کرنے والوں کی کشتیاں ڈبو رہی ہے جس کے باعث اطلاعات کے مطابق سیکڑوں مسلمان شہید ہو چکے ہیں۔ اقوام متحدہ کی انسانی حقوق کی نمائندہ خصوصی برائے برما یانگ ہی لی نے روہنگیا مسلمانوں پر مظالم کی مذمت کرتے ہوئے آنگ سان سوچی کو تنقید کا نشانہ بنایا ہے۔ انھوں نے کہا کہ رخائن میں حالات نہایت خراب ہیں اور اب وقت آگیا ہے کہ آنگ سان سوچی اس معاملے کے حل کے لیے قدم اٹھائیں۔ انھوں نے مزید کہا کہ اس بار رخائن میں ہونے والی تباہی اکتوبر کے واقعات سے کہیں زیادہ بڑی ہے۔ برطانوی وزیر خارجہ بورس جانسن نے آنگ سان سوچی سے کہا ہے کہ وہ اس المیے کے خاتمے میں اپنا کردار ادا کریں۔ ادھر بنگلہ دیش نے سوا لاکھ روہنگیا مہاجرین کو دور افتادہ جزیرے میں بسانے کا منصوبہ بنالیا۔ یہ جزیرہ 11 سال قبل نمودار ہوا تھا۔ ایمنسٹی انٹرنیشنل نے کہا ہے کہ میانمار میں امداد پر حکومتی پابندی نے ہزاروں روہنگیا مسلمانوں کی زندگیوں کو خطرے سے دوچار کردیا ہے، ادھر بنگلہ دیش نے روہنگیا مسلمانوں کو خلیج بنگال میں ایک الگ تھلگ جزیرے ٹھینگر چار میں عارضی طور پر آباد کرنے کا منصوبہ بنا لیا ہے، بنگلہ دیشی وزیر اعظم کے مشیر برائے سیاسی امور ایچ ٹی امام نے کہا کہ ہم روہنگیا لوگوں کو خوش آمدید نہیں کہتے، سرحدی محافظوں سے کہا ہے کہ جس حد تک لوگوں کو روک سکتے ہیں روکیں۔ انہوں نے عالمی امدادی ایجنسیوں سے کہا ہے کہ وہ ان پناہ گزینوں کو کسی اور جگہ منتقل کروانے کے لئے ہماری مدد کریں۔ میانمار کی سرکاری فورسز نے روہنگیا مسلمانوں پر زمین تنگ کردی، ہزاروں مسلمان پناہ گزین نقل مکانی کرکے بنگلہ دیش پہنچ گئے، بنگلہ دیش نے سوا لاکھ مہاجرین کو 11 سال قبل نمودار ہونے والے دور افتادہ جزیرے میں بسانے کا منصوبہ بنالیا ہے۔

بقیہ 2

چھ اور نو برس تھیں، ان کے سر کاٹے گئے اور میری سالی کو گولی ماردی گئی۔ ہم نے بہت سی جلی، کٹی اور سوختہ لاشیں دیکھیں جنہیں بے دردی سے مارا گیا تھا۔ سلطان احمد نے بتایا کہ بعض لوگوں کے سر قلم کردیئے گئے اور انہیں بے دردی سے کاٹا گیا اور میں اپنے گھر میں چھپا تھا۔ اس کی اطلاع پاتے ہی مکان کے عقب سے فرار ہوگیا۔ دیگر گاؤں میں بھی گلے کاٹنے اور ذبح کرنے کے واقعات

نوٹ کیے گئے ہیں۔ ان تمام واقعات کو ایک غیر سرکاری تنظیم فورٹیفائی رائٹس نے بیان کیا ہے۔ سولہ سالہ اسامہ کے مطابق فوجیوں نے فائرنگ شروع کردی۔ وہ بھاگا تو ایک گولی اس کی ٹانگ پر لگی۔ پچاس سالہ محمد عرفات نے بتایا کہ فوجیوں نے اس کے گاؤں پر حملہ کیا اس کے ماں باپ شہید ہوگئے۔ اس کی اہلیہ اور ساس بچھڑ گئے۔ اسے کوئی خبر نہیں۔ فوجی کاٹ اور مار رہے تھے۔ ستائیس سالہ محمد ارشاد نے بتایا کہ فوجیوں نے اندھا دھند گولیاں برسائیں۔ گھر جلائے۔ پچیس سالہ محمد حسین نے بتایا کہ رہنے کو جگہ نہیں خوراک نہیں بچوں کے علاج کیلئے کچھ نہیں۔ خواتین نے سڑکوں پر بچوں کو جنم دیا۔ 31 نرروں کو گولیاں لگی ہوئی تھیں اور ہڈیاں ٹوٹی ہوئی تھیں لوگ کئی دن چل کر آئے اور بیمار ہیں۔ 27 سالہ سلطان احمد کے مطابق فوجی سر قلم کررہے تھے۔

بقیہ 3

کہا رخائن دل کے قریب ہے۔ معاملہ 19 ستمبر کو اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے ایجنڈے میں لایا جائیگا۔ جبکہ سعودی عرب روہنگیا مسلمانوں پر ہونے والے مظالم کے خلاف اقوام متحدہ میں مذمتی قرارداد پیش کرے گا۔ اقوام متحدہ میں سعودی عرب کے وفد نے کہا ہے کہ برمی مسلمانوں پر مظالم، ان کے قتل عام اور مساجد کی بے حرمتی پر قرارداد پیش کریں گے۔ وفد نے اقوام متحدہ کے جنرل سیکریٹری سے ملاقات کرکے قرارداد کے متعلق آگاہ کیا۔

بقیہ 4

مسلمانوں نے ریاستی جبر کے خلاف مزاحمت بھی شروع کردی ہے اور برمی افواج نے ایسے 400 مزاحمت کار شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے تاہم درحقیقت مرنے والوں میں عام شہریوں اور بچوں کی بڑی تعداد شامل ہے۔ برطانوی اخبار دی انڈیپنڈنٹ کے مطابق برمی افواج کے تشدد اور ظلم سے بچنے والے افراد نے ہولناک داستانیں بیان کی ہیں۔ 41 سالہ عبدالرحمان نے بتایا کہ اس کے گاؤں چوٹ پیون پر پانچ گھنٹے تک مسلسل حملہ کیا گیا۔ روہنگیا مردوں کو گھیر کر ایک جھونپڑی میں لے جایا گیا اور انہیں دائرے میں بٹھا کر آگ لگادی گئی جس میں عبدالرحمان کا بھائی بھی مارا گیا۔ عبدالرحمان نے ایک ہولناک واقعہ بتایا کہ میرے دو بھتیجوں جن کی عمریں چھ اور نو برس تھیں، ان کے سر کاٹے گئے اور میری سالی کو گولی ماردی گئی۔ ہم نے بہت سی جلی، کٹی اور سوختہ لاشیں دیکھی گئیں جنہیں بے دردی سے مارا گیا تھا۔ ہیومن رائٹس واچ ایشیا کے سربراہ فل رابرٹسن نے کہا کہ سیٹلائٹ تصاویر سے مسلم آبادی کی تباہی ظاہر ہے جو خود ہمارے توقعات سے بھی بڑھ کر ہے۔ اب تک ہم نے 17 ایسے مقامات دریافت کئے ہیں جہاں آگ لگائی گئی ہے تاہم ضرورت ہے کہ فوری طور پر وہاں لوگوں کو بھیج کر صورتحال کا جائزہ لیا جائے۔

بقیہ 5

سوا لاکھ سے تجاوز کرگئی۔ بنگلہ دیش ہجرت کرنے والے مسلمان عورتیں اور بچے برمی فوج کی بچھائی گئی بارودی سرنگوں کا نشانہ بننے لگے۔ تفصیلات کے مطابق اقوام متحدہ نے کہا ہے کہ برما سے نقل مکانی کرنے والے روہنگیا مسلمانوں کی تعداد سوا لاکھ سے تجاوز کر چکی ہے۔ مزید 35 ہزار افراد بنگلہ دیش میں داخل ہوئے جبکہ ایک اندازے کے مطابق یومیہ 15 ہزار افراد سرحد عبور کر رہے۔ عالمی ادارے کے مطابق تشویشناک بات یہ ہے کہ 4 لاکھ مسلمانوں کو رخائن میں برمی فوج نے محصور کر رکھا ہے اور علاقے میں بین الاقوامی امدادی ایجنسیوں کے گودام لوٹ لئے گئے ہیں جس سے لوگ موت کے دہانے پر پہنچ گئے ہیں۔ ذرائع کے مطابق برمی فوج نے رخائن میں مسلمانوں کے گھر نذر آتش کرنے، زندہ جلانے اور سر قلم کرنے جیسی وحشیانہ کارروائیاں تیز کردی ہیں اور علاقے میں عالمی امداد کے گودام لوٹے گئے ہیں تاکہ انہیں خوراک، پانی اور ادویات کی فراہمی بھی روک دی جائے۔ بنگلہ دیش نقل مکانی کرنے والوں کے راستے میں بارودی سرنگیں بچھا دی گئی ہیں، جن کی زد میں آکر گزشتہ روز متعدد خواتین اور بچے شدید زخمی ہوگئے۔

بقیہ 6

چھیاسی قربانیاں وقف اور تین کروڑ پینتیس لاکھ پندرہ ہزار چھ سو میں تین ہزار چھ سو تر تالیس اجتماعی قربانیاں جمع ہوئیں۔ اجتماعی قربانی کے اہتمام کی تفصیل یہ ہے کہ صوبہ ابوعبیدہ میں 1 7 7 , 2 قربانیاں، صوبہ عمر میں 574 قربانیاں، صوبہ علی میں 504 قربانیاں اور صوبہ عثمان میں 448 اجتماعی قربانیوں کا اہتمام ہوا۔ جب کہ نفل قربانی مہم میں صوبہ ابوبکر خیبر پختونخوا میں 785، صوبہ علی المرتضیٰ کراچی شرقی میں 776، صوبہ عمر فاروق جنوبی پنجاب میں 720، صوبہ عثمان غنی شمالی پنجاب میں 667، صوبہ ابوعبیدہ کراچی غربی میں 494، حضرت زبیر اندرون سندھ میں 130، اور وفاق میں 171 نفل قربانیاں جمع ہوئیں اور یہ اعداد و شمار فقط ان صوبوں کے ہیں جو نمایاں رہے جب کہ دیگر جن کی جمع کردہ نفل قربانیوں کی تعداد سو سے کم ہے اس میں سید احمد شہید ہزارہ میں 56، صوبہ طلحہ آزاد کشمیر میں 54، اور صوبہ عبدالرحمٰن بن عوف بلوچستان میں 33 نفل قربانیاں جمع ہوئیں۔ یہ سب نفل قربانیاں ایک متعین ترتیب کے تحت اور شرعی اصولوں کی روشنی میں جمع کی جاتی ہیں، شرعی اصولوں کی روشنی میں ان کے ذبح کا اہتمام ہوتا ہے اور پھر شرعی مستحقین تک پہنچانے کا مکمل اہتمام کیا جاتا ہے۔ چنانچہ اس سال بھی تقریباً ایک ہزار قربانیاں شعبہ امور شہداء میں اور تقریباً ایک ہزار قربانیاں شعبہ محاذ پر پہنچائی گئیں جب کہ دیگر قربانیاں اسیران اسلام، غازیان اسلام اور دینی مدارس تک پہنچائی گئیں ہیں۔ قربانی مہم میں عوام الناس کا یہ رجحان بہت ہی حوصلہ افزاء ہے اور یہ اس بات کی بھی علامت ہے کہ ملحدین اگرچہ مسلمانوں کو اس شرعی قربانی سے دور کرنے کے لیے بہت زور لگا رہے ہیں مگر اہل اسلام اپنے عمل سے ان کی ان سازشوں اور شیطانی وسوسوں کو ناکام بنارہے ہیں۔

بقیہ 7

اہلکاروں اور کشمیریوں کے مابین شدید جھڑپیں ہوئی ہیں۔ بھارتی فوج نے لاٹھی چارج کیا اور آنسو گیس کے گولے پھینکے جبکہ مشتعل نوجوانوں نے اہلکاروں پر شدید پتھراؤ کیا۔ جھڑپوں میں متعدد کشمیری زخمی ہوئے ہیں۔ جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے فدائین کا نشانہ بننے والے کیمپ کی خوفناک اور المناک حقیقت یہ ہے کہ یہ کیمپ سری نگر کے مشرقی قصبہ پلوامہ کے مضافات میں مرکزی بازار سے 2 کلومیٹر دور سری نگر شوپیاں روڈ پر واقع ہے۔ یہاں پولیس لائنز کا کافی وسیع وعریض رقبہ ہے جہاں جموں وکشمیر پولیس کے اسپیشل آپریشن گروپ اور سی آر پی ایف کے ہیڈکوارٹرز واقع ہیں کیمپ کا پورا علاقہ 15 فٹ اونچی دیوار سے گھرا ہوا ہے جس پر کانٹے دار تاریں لگی ہوئی ہیں۔ اردگرد سکیورٹی کے اتنے زیادہ انتظامات ہیں کہ مسلح آدمی تو دور، نہتے آدمی کا بھی کیمپ تک پہنچنا محال ہے۔ اس سب کچھ کے باوجود فدائین کا کیمپ میں داخل ہوکر تباہی مچادینا حیران کن ہے۔ یاد رہے کہ مجاہدین کی جانب سے گزشتہ 27 برسوں کے دوران یہ اپنی نوعیت کا منفرد اور تباہ کن حملہ ہے، جس میں بھارتی فورسز کے 9 اہلکار ہلاک اور 8 زخمی ہوئے جبکہ کیمپ کی 2 عمارتیں بھی مکمل طور پہ تباہ ہوگئیں۔ کیمپ میں یوں تو کئی یونٹس قائم ہیں لیکن ایس، او، جی یونٹ خصوصیت کا حامل ہے۔ اس یونٹ میں تمام گرفتار شدہ حریت پسند نوجوانوں کو لایا جاتا ہے اور ان پر بدترین تشدد کیا جاتا ہے۔ جن نوجوانوں کو مجاہدین کے ساتھ وابستگی کے الزام میں گرفتار کیا گیا ہو انہیں زیادہ اذیتیں دی جاتی ہیں۔ ان کی شرم گاہوں میں پٹرول ڈال کرانہیں کرنٹ دیا جاتا ہے، انہیں برہنہ کرکے انتہائی بھاری ٹائر نما آلہ ان کی ٹانگوں پر گھمایا جاتا ہے۔ اس کیمپ میں تشدد کا نشانہ بننے والے اکثر نوجوان عمر بھر کے لئے معذور ہوجاتے ہیں جبکہ کئی کا دماغی توازن خراب ہوجاتا ہے۔ خیال ظاہر کیا جارہا ہے کہ اس کیمپ کا اندرونی احوال جیش محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہائی کمان کے علم میں تھا اور وہ کافی عرصے سے کیمپ پر یلغار کی منظم کوششیں کررہی تھی۔ بالآخر وہ اس کیمپ پر ایک تباہ کن فدائی حملہ سرانجام دے کر نہ صرف اپنے مقصد میں کامیاب ہوگئی بلکہ بھارت کے عسکری ماہرین کو بھی ورطہ حیرت میں مبتلا کردیا۔ ادھر مقبوضہ کشمیر میں پلوامہ کے مختلف دیہات میں بھارتی فوج کی بھاری نفری نے کریک ڈاؤن کرکے کشمیریوں کے گھروں میں گھس کر شدید توڑ پھوڑ کی اور انہیں وحشیانہ تشدد کا نشانہ بنایا ہے۔ بھارتی فورسز کی ان کارروائیوں کیخلاف مقامی کشمیریوں نے زبردست احتجاج کیا اور بھارتی فوج وحکومت کیخلاف نعرے بازی کی ہے۔ پلوامہ کے لتر گاؤں میں کشمیریوں کے گھروں میں زیادہ توڑ پھوڑ کی گئی ہے۔ مقامی کشمیریوں کا کہنا ہے کہ بھارتی فوج نے ان کی گاڑیوں کے شیشے توڑ دیے۔ دوکانوں اور گھروں میں گھس کر قیمتی سامان کو اٹھا کر پھینکتے رہے اور شدید نقصان پہنچایا گیا۔ بھارتی فوج نے شمالی کشمیر کے کپواڑہ ضلع میں ایک کشمیری مجاہد کو شہید کرنے کا دعویٰ کیا ہے جبکہ مقامی کشمیریوں کا کہنا ہے کہ مذکورہ نوجوان کو فرضی جھڑپ میں شہید کیا گیا ہے۔ ریاست کی خصوصی حیثیت ختم کرنے کی کوششوں کے خلاف تاجروں نے احتجاجی جلوس نکالا جس پر متعدد کو گرفتار کر لیا گیا۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں کے ہاتھوں گزشتہ روز شہید ہونیوالے کشمیری نوجوانوں نعیم احمد نجار اور پرویز احمد وانی کے آبائی علاقوں بارہمولہ اور کپواڑہ میں انکی نماز جنازہ میں ہزاروں لوگوں نے شرکت کی۔ مقبوضہ کشمیر میں بھارتی فوجیوں نے ریاستی دہشت گردی کی تازہ کارروائی کے دوران ضلع بارہمولہ میں 2 اور کشمیری نوجوانوں کو شہید کردیا ہے۔ میڈیا رپورٹ کے مطابق فوجیوں نے نوجوانوں کو سوپور کے علاقے شنگر گنڈ برتھ میں تلاشی اور محاصرے کی ایک کارروائی کے دوران شہید کیا۔ تاہم بھارتی فوج نے دعویٰ کیا ہے کہ نوجوانوں کو ایک جھڑپ میں شہید کیا گیا۔ اس سے قبل فوجیوں نے گزشتہ روز سوپور میں تلاشی اور محاصرے کی کارروائی شروع کی اور علاقے میں ایک گھر کو تباہ کردیا۔

بقیہ 8

سے حل کرلیں گے تو یہ کہنا غلط ہوگا۔ یہ ایک اندرونی تنازع ہے جس کے کئی پہلو ہیں۔ پاکستان کی بھی بہت حمایت ہے۔ فوج کا رول سکیورٹی کی صورتحال کو اس سطح پر لانا ہے جہاں سے سیاسی سطح پر کارروائی کا آغاز ہوسکے۔ ریاست سے آرمڈ فورسز سپیشل پاورز ایکٹ (آفسپا) ہٹانے کے مطالبے پر جنرل ہوڈا نے کہا کہ 'آفسپا ہٹانے کا مطلب یہ ہے کہ فوج ہی ہٹالی جائے۔ آفسپا کے تحت حاصل تحفظ کے بغیر فوج کشمیر میں کارروائی نہیں کرسکتی۔

بقیہ 9

برمی حکومت کی پیٹھ تھپکنے برما پہنچ گئے۔ ان کے اس دورے پر برما کے مسلمانوں میں تشویش کی لہر دوڑ گئی ہے۔ نریندر مودی برکس کانفرنس میں شرکت کے بعد تین روزہ دورے پر برما پہنچے ہیں۔ ان کا دورہ ینگون میں ختم ہوگا۔ واضح رہے کہ بھارتی حکومت اپنے ملک میں مقیم برمی مسلمان پناہ گزینوں کو واپس بھیجنے کا اعلان کرچکی ہے۔

بقیہ 10

وزارت خارجہ نے کام شروع کردیا ہے۔ دریں اثنا اقوام متحدہ کے سابق سیکرٹری جنرل اور رخائن کے مشاورتی کمیشن کے سربراہ کوفی عنان سے فون پر گفتگو میں چاؤش اولو نے کہا کہ ہمیں برمی مسلمانوں پر مظالم بند کرانا ہونگے۔

بقیہ 11

ہی نہیں بلکہ اور بھی کئی ممالک روہنگیا مسلمانوں پر مظالم میں ملوث ہیں، پچھلے سال برطانیہ نے بھی میانمار کی فوج پر 3 لاکھ پاؤنڈز اخراجات کیے اور تربیت فراہم کی۔ دوسری جانب اسرائیلی وزارت دفاع نے کہا ہے کہ عدالت کے پاس اسرائیلی حکومت کو اسلحہ بیچنے سے روکنے کا اختیار نہیں اور میانمار کو اسلحے کی فروخت سفارتی معاملہ ہے۔ اسرائیلی سماجی کارکن اوفر نیمن نے کہا کہ اسرائیل اور میانمار کے رشتے کا فلسطین پر قبضے سے بھی تعلق ہے۔ اسرائیلی حکومتیں کئی سال سے میانمار کو اسلحہ بیچ رہی ہیں، اس پالیسی کا فلسطین پر قبضے اور فلسطینی مسلمانوں کو بے گھر کرنے سے گہرا تعلق ہے۔

بقیہ 12

سے زائد ٹینک، اسلحہ اور کشتیاں فروخت کی ہیں۔ ''تار آئیڈیل'' سمیت متعدد اسرائیلی اسلحہ ساز کمپنیاں راکھائن ریاست میں روہنگیا مسلمانوں پر ظلم کے پہاڑ توڑنے والی برمی اسپیشل فورسز کو فوجی تربیت فراہم کررہی ہیں۔ اسرائیلی اسلحہ کمپنی نے اپنی ویب سائٹ پر تصاویر بھی شائع کی ہیں جس میں اس کا عملہ راکھائن میں آپریشن کرنے والی میانمار کی اسپیشل فورسز کو جنگی تکنیک اور ہتھیاروں کی تربیت فراہم کررہا ہے۔ اسرائیل میں انسانی حقوق کے کارکنوں نے ملکی ہائی کورٹ میں میانمار کو اسلحہ کی فروخت بند کرنے کی پٹیشن دائر کردی ہے جس کی سماعت رواں ماہ ہوگی۔ پٹیشن دائر کرنے والے سماجی کارکن اور وکیل ایٹے میکنے میڈیا سے گفتگو کرتے ہوئے بتایا کہ اسرائیلی اسلحہ کمپنیوں کی ویب سائٹ سے پتہ چلتا ہے کہ وہ رخائن ریاست میں سرگرم برمی اسپیشل فورسز کو اسلحہ اور تربیت فراہم کررہی ہیں، اسرائیلی حکام نے میانمار کے دورے کرکے اسلحہ کے سودوں پر بات چیت بھی کی ہے۔

بقیہ 13

قصبے او کھیا میں موجود ہیں۔ میانمر کی لیڈر اور وزیر خارجہ آنگ سان سوچی (سوکائی) پر روہنگیا مسلمانوں کے خلاف ریاستی تشدد کے استعمال کے بعد دباؤ میں اضافہ ہوگیا ہے۔ میانمار کی ریاست رخائن سے گذشتہ گیارہ روز کے دوران میں سوا لاکھ سے زیادہ روہنگیا مسلمان جانیں بچا کر پڑوسی ملک بنگلہ دیش کی جانب ہجرت کرگئے ہیں۔

بقیہ 14

کے حل کے لئے انڈونیشیا کے وزیر خارجہ میانمار پہنچ گئے، میانمار کا دورہ کرنے والے انڈونیشیائی وزیر نے برمی فوج کے ہیڈ کمانڈر سینئر جنرل من آؤ سے ملاقات کے دوران رخائن میں پرتشدد واقعات کا خاتمہ کرنے کی اپیل کی، دنیا بھر میں مسلمان روہنگیا بھائیوں کے حق میں سڑکوں پر نکل آئے، ایران نے عملی اقدامات اٹھانے کے لئے مسلم ممالک سے رابطے شروع کردیئے۔ تفصیلات کے مطابق میانمار میں روہنگیا مسلمانوں کی نسل کشی اور وحشیانہ مظالم سے عالم اسلام جاگ اٹھا۔ دنیا بھر میں لوگ روہنگیا مسلمانوں کے حق میں سڑکوں پر نکل آئے، پاکستان، چیچنیا، روس، بھارت اور انڈونیشیا، مقبوضہ کشمیر سمیت کئی ممالک میں مظاہرے ہوئے۔ مالدیپ نے بڑا قدم اٹھاتے ہوئے میانمار سے تجارتی تعلقات منقطع کردیئے۔ وزیر خارجہ مالدیپ کی جانب سے جاری بیان کے مطابق مسلمانوں کے خلاف جاری قتل عام روکا جائے اور اقوام متحدہ اور انسانی حقوق کونسل میانمار میں مسلمانوں پر مظالم کی تحقیقات کرے۔

بقیہ 15

اقدامات نہیں کئے جارہے۔ دوسری جانب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل شمالی کوریا کے خلاف اجلاسوں میں مصروف ہے، اقوام متحدہ، انسانی حقوق کی تنظیمیں اور عالمی میڈیا برمی فوج کے مظالم اور مسلمانوں کی حالت زار سے آگاہ کررہا ہے تاہم قتل عام رکوانے اور بنگلہ دیشی کیمپوں میں مقیم روہنگیا مسلمانوں کی امداد کے لئے ٹھوس حکمت عملی اختیار نہیں کی جارہی، اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل ہائیڈروجن بم تجربے پر شمالی کوریا کے خلاف کارروائی کی دھمکیاں دے رہی ہے لیکن اب تک برمی حکومت کے خلاف کوئی قرارداد منظور نہیں کرائی جاسکی۔

بقیہ 16

گر سکتے ہیں۔ خوف کے مارے بچوں نے اپنے والدین کو بھینچ رکھا ہوتا ہے۔ ہر ایک کے لبوں پر صرف ایک لفظ ہوتا ہے کہ اے اللہ اے اللہ۔ منگل کو میانمار سے دریائے ناف پار کرکے ایک گروہ بنگلہ دیش پہنچا۔ ایک خاتون نے انتہائی کرب سے بتایا کہ وہ انتہائی بھوکی ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اس نے بنگلہ دیش پہنچنے کیلئے اسمگلرز کو خاندان کے ہر فرد کیلئے 10 ہزار میانمار کیات ادا کئے ہیں۔ اب اس کے پاس اتنی رقم بھی نہیں کہ چاول ہی خرید سکے۔ روہنگیا مسلمانوں کے بارے میں اقوام متحدہ کے کوآرڈی نیٹر کی ایک رپورٹ کے مطابق میانمار سے ہجرت کے بعد آنے والے کھلے آسمان تلے سونے پر مجبور ہیں۔

بقیہ 17

میانمار ہے وہ میانمار میں رہیں، انہوں نے کہا کہ بنگالی گارڈز نے سرحد عبور کرنے والوں پر فائرنگ نہیں کی ایسی خبریں بے بنیاد ہیں جس میں کہا جارہا ہے کہ ہجرت کرکے بنگلہ دیش آنے والوں پر بنگالی فوج فائرنگ کرکے نشانہ بنارہی ہے۔ واضح رہے کہ روہنگیا میں مسلمان روہنگیا فوج کے ظلم کا شکار ہیں اور بنگلہ دیش میں ہجرت کرنے پر مجبور ہیں تاہم شیخ حسینہ واجد نے روہنگیا کے مسلمانوں پر بنگلہ دیش داخلے کے دروازے بند کردیئے ہیں۔

بقیہ 18

برمی فوج رخائن میں مسلمانوں کا قتل عام کررہی ہے اور دیہات کو آگ لگارہی ہے جس کے باعث لوگ پناہ کیلئے نقل مکانی پر مجبور ہیں۔ دریا ناف کے ذریعے بنگلہ دیش کی حدود میں داخل ہونے کی کوشش کرنے والی کشتیوں پر بھی فائرنگ کی جاتی ہے جس کے نتیجے میں اب تک 2 کشتیاں الٹ چکی ہیں جس میں درجنوں مسلمان شہید ہوئے ہیں۔

برازیل میں کشتی الٹنے سے 22 افراد ہلاک، درجنوں لاپتہ

برازیل (نیٹ نیوز) شمال مشرقی برازیل میں 100 سے زیادہ مسافروں کو لے جانے والی کشتی الٹنے سے کم از کم 22 افراد ہلاک ہوگئے جب کہ درجنوں لاپتا ہیں۔ نیوی کے لیفٹیننٹ کرنگ فلیویو المیڈا نے ایسوسی ایٹڈ پریس کو بتایا کہ کشتی سلواڈور کے شہر کے قریب خلیج آل سینٹ میں ڈوب گئی۔ المیڈا کا کہنا تھا کہ نیوی کی ایک ٹیم نے 21 لوگوں کو ڈوبنے سے بچالیا۔ حادثے کے مقام پر پرائیویٹ کشتیاں بھی پہنچیں اور انہوں نے امدادی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ تاہم یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ کتنے لوگوں کو ڈوبنے سے بچالیا گیا۔ سلواڈور برازیل کے مشہور شہروں میں سے ایک ہے۔ یہ جزیروں کے ایک سلسلے کے پاس واقع ہے۔ روزانہ ہزاروں کارکن، طالب علم اور دوسرے لوگ کشتیوں کے ذریعے ان جزیروں میں آتے جاتے ہیں۔

بقیہ 19

گیلانی نے روہنگیائی مسلمانوں کی ہلاکت پر اپنی گہری تشویش اور فکرمندی کا اظہار کرتے ہوئے کہا۔ انہوں نے مسلم ممالک خصوصاً انڈونیشیا، 'ملیشیا، پاکستان اور ترکی کی حکومتوں سے اپیل کی ہے کہ وہ اس مسئلے کو اقوام متحدہ کے فورم پر اٹھائیں اور میانمار حکومت کے مجرمانہ کردار کے خلاف رائے عامہ منظم کرانے کے لئے اپنا اثر ورسوخ استعمال کریں۔ اپنے ایک بیان میں انہوں نے کہا کہ عالمی طاقتیں مسلمانوں کے حوالے سے دوعملی اور دوہرے معیار کے شکار ہیں اور مسلمانوں پر سنگین مظالم کو روکنے میں کوئی موثر کردار ادا نہیں کر رہی ہیں انہوں نے کہا کہ پاکستان کو عالم اسلام میں ایک خصوصی حیثیت حاصل ہے اور دنیا میں جہاں کہیں بھی مسلمانوں کو ظلم وستم کا شکار بنایا جاتا ہے ان کی نظریں اس ملک کی طرف اٹھتی ہیں، انہوں نے کہا کہ کشمیری قوم خود ریاستی دہشتگردی کا شکار ہے اور ہم اپنے روہنگیائی مسلم بھائیوں کے دکھ درد کو دل سے محسوس کرتے ہیں اور ہم ان کے لئے دعا گو ہیں کہ ان کی مصیبتیں دور ہوں۔

بقیہ 20

فوج نے مسلمانوں کے خلاف دہشت گردی کا بازار گرم کررکھا ہے اور مسلمانوں کو بے دردی سے شہید کیا جارہا ہے۔ درجنوں دیہات کو نذر آتش کردیا گیا اور گھروں میں بند مسلمانوں کو زندہ جلایا گیا، سینکڑوں سے سر قلم کئے گئے جن میں بچے اور خواتین بھی شامل ہیں۔

بقیہ 21

گے، کابل میں امریکی سفارتخانے کے قریب حملے میں 5 ہلاکتیں ہوئیں۔ تفصیلات کے مطابق امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ کی نئی افغان پالیسی کے اعلان کے بعد امریکی فضائیہ عام شہریوں کو نشانہ بنارہی ہے، امریکی طیاروں نے ہرات میں بمباری کرکے 35 شہریوں کو شہید کرنے کے بعد افغان صوبے لوگر میں بھی بم برسادیئے۔ روسی خبر رساں ادارے کی رپورٹ کے مطابق امریکی طیاروں کی تازہ بمباری میں ایک رہائشی عمارت کو نشانہ بنایا گیا جس کے نتیجے میں بچوں اور خواتین سمیت 28 شہری شہید اور متعدد زخمی ہوگئے۔ مقامی میڈیا کے مطابق بمباری پول عالم شہر میں کی گئی۔ صوبائی گورنر کے ترجمان نے فضائی کارروائی کی تصدیق کردی۔ ادھر صوبہ ہرات میں امریکی طیاروں کی بمباری سے خواتین اور بچوں سمیت 35 شہری شہید ہوگئے۔ صوبہ ہرات کے ضلع زرخو میں امریکی طیاروں نے آبادی پر بمباری کردی جس کے نتیجے میں 35 شہری شہید ہوگئے، شہید ہونے والوں میں خواتین اور بچے بھی شامل ہیں افغان حکام نے واقعہ میں 13 عام شہریوں کے مارے جانے کی تصدیق کردی ہے اس حوالے سے موصولہ اطلاعات کے مطابق گزشتہ روز ضلع زرخو میں امریکی طیاروں نے طالبان ٹھکانوں کے شبہ میں آبادی کو نشانہ بنایا اور علاقے پر شدید بمباری کی جس کے نتیجے میں درجنوں مکانات تباہ ہوگئے، مقامی افراد کے مطابق 3 امریکی طیاروں نے مکانات کو نشانہ بنایا کیونکہ امریکی فوج کو شبہ تھا کہ ان میں طالبان چھپے ہوئے ہیں، ہرات زونل ہسپتال کے حکام نے بتایا کہ ہسپتال میں لائے جانے والے زخمیوں میں متعدد شہری زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسے۔ ہسپتال کے ترجمان محمد رفیق شیرازی نے بتایا کہ زخمی بچوں میں سے ایک 6 سالہ زخمی بچہ دم توڑ گیا۔ امریکی محکمہ دفاع پینٹاگون نے کہا ہے کہ افغانستان میں اس وقت گیارہ ہزار امریکی فوجی موجود ہیں جبکہ مزید چار ہزار امریکی فوجی افغانستان بھیجے جائیں گے۔ حکام کا کہنا ہے کہ افغانستان میں تعینات امریکی افواج کی اس مجموعی تعداد میں معمول کے دستوں کے ساتھ، عارضی اور خفیہ یونٹس بھی شامل ہیں۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے افغانستان میں امریکی افواج کی تعداد 8400 ظاہر کی گئی تھی۔ افغانستان کے جنوبی صوبے ہلمند میں فدائی بم دھماکے کے نتیجے میں 13 اہلکار ہلاک اور 18 زخمی ہو گئے۔ افغانستان کے جنوبی صوبہ غزنی میں طالبان نے خونریز لڑائی کے بعد ایک ضلع پر قبضہ کرلیا ہے، طالبان نے تین پولیس اہلکاروں کو یرغمال بناتے ہوئے دو ٹینکوں اور متعدد سرکاری گاڑیوں پر بھی قبضہ کرلیا۔ غزنی کے گورنر کے ترجمان محمد عارف نوری نے لڑائی کی تصدیق کی۔ افغانستان کے جنوبی صوبہ ہلمند کے دارالحکومت لشکر گاہ میں افغان طالبان کے فدائی حملے میں چار فوجیوں سمیت سات افراد ہلاک جبکہ 42 سے زائد زخمی ہو گئے متعدد زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے، جس سے ہلاکتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ افغانستان کے شمالی صوبہ بادغیس میں بم دھماکے میں ایک سیکورٹی اہلکار ہلاک جبکہ ایک زخمی ہو گیا ادھر کابل میں امریکی سفارتخانے پر راکٹ حملہ کیا گیا۔ طالبان نے پکتیکا میں گومل ضلع پر قبضہ کرلیا جبکہ افغان فوج کے محاصرے پر طالبان جانی خیل سے نکل گئے ہیں۔ افغانستان کے جنوبی صوبہ ہلمند کے دارالحکومت لشکرگاہ میں افغان طالبان کے فدائی حملے میں چار فوجیوں سمیت سات افراد ہلاک جبکہ 4 2 سے زائد زخمی ہو گئے متعدد زخمیوں کی حالت تشویشناک ہے، جس سے ہلاکتوں میں اضافے کا امکان ہے۔ افغانستان کے شمالی صوبہ بلخ میں افغان طالبان اور افغان سیکورٹی فورسز کے درمیان جھڑپوں کے بعد افغان طالبان نے 80 کے قریب سیکورٹی اہلکاروں کا گزشتہ تین روز سے محاصرہ کر رکھا ہے اور قبائلی سرداروں نے ان سیکورٹی اہلکاروں کو بحفاظت محاصرے سے نکالنے کیلئے طالبان کے ساتھ مذاکرات شروع کر دیئے۔ غزنی اور ہلمند میں طالبان نے مختلف حملوں میں 25 سے اتحادی اہلکاروں کو ہلاک جبکہ درجنوں کو زخمی کردیا۔ میڈیا ذرائع کے مطابق ہلاکتوں میں اضافے کا خدشہ ہے۔

WEEKLY
AL-QALM-E-PESHAWAR
القلم پشاور

تحفۃ القلم

افاداتِ اکابر

اہلِ حق وباطل میں امتیاز کا معیار

الغرض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پر تنقید کرنے، ان کی غلطیوں کو اچھالنے اور انہیں مورد الزام بنانے کا قصہ صرف ان ہی تک محدود نہیں رہتا، بلکہ خدا اور رسول، کتاب وسنت اور پورا دین اس کی لپیٹ میں آجاتا ہے اور دین کی ساری عمارت منہدم ہوجاتی ہے، بعید نہیں کہ آنحضرت ﷺ نے اپنے اس ارشاد میں جو اوپر نقل کیا گیا ہے، اسی بات کی طرف اشارہ فرمایا ہو:

جس نے ان کو ایذا دی اس نے مجھے ایذا دی اور جس نے مجھے ایذا دی اس نے اللہ تعالیٰ کو ایذا دی اور جس نے اللہ کو ایذا دی تو قریب ہے کہ اللہ اسے پکڑلے۔

اور یہی وجہ ہے کہ تمام فرق باطلہ کے مقابلہ میں اہل حق کا امتیازی نشان صحابہ کرام کی عظمت ومحبت رہا ہے، تمام اہل حق نے اپنے عقائد میں اس بات کو اجماعی طور پر شامل کیا ہے کہ:

''اور ہم صحابہؓ کا ذکر بھلائی کے سوا کسی اور طرح کرنے سے زبان بند رکھیں گے۔''

گویا اہلِ حق اور اہل باطل کے درمیان امتیاز کا معیار صحابہ کرام کا ''ذکر بالخیر'' ہے جو شخص ان حضرات کی غلطیاں چھانٹتا ہو، ان کو مورد الزام قرار دیتا ہو اور ان پر سنگین اتہامات کی فرد جرم عائد کرتا ہو وہ اہل حق سے شامل نہیں ہے۔

(بصائر وعبر: ص۱۸۸)

معارفِ جہاد

دعوت جہاد کا انداز

یہ بات سچ ہے کہ جہاد کی دعوت مسلمانوں پر بہت جلد اثر کرتی ہے اور اخلاص کے ساتھ دی گئی یہ دعوت سورج کی شعاعوں کی طرح حیرت ناک انداز سے ہر طرف پھیل جاتی ہے[1]،، اس باب میں بیان کیے گئے فضائل کو پڑھنے کے بعد جہاد کی دعوت دینے کا عزم کرلیجئے اور اتنی دعوت دیجئے کہ جہاد آپ کی اور آپ جہاد کی پہچان بن جائیں اور ایسے درد سے دعوت دینے کا عزم کر لیجئے کہ کلیجے مل جائیں اور جما ہوا خون دوبارہ جسم میں دوڑنے لگے اور ایسی مضبوط دعوت دیجئے کہ سرد جذبات میں حرارت پیدا ہوجائے اور ایسے اخلاص سے دعوت دیجئے کہ تصنع اور بناوٹ کا شائبہ تک نہ رہے (فضائل جہاد: ص۱۴۸)

حاشیہ

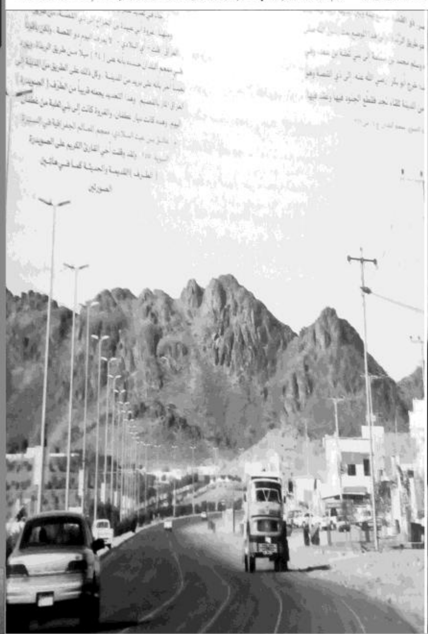
[1] اقبال نے سچ کہا ہے: دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے ☆ پر نہیں طاقت مگر پرواز رکھتی ہے۔۔

عہد زریں

ذوالقصہ نامی جگہ کے آثار

نقوش حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ

جس وقت وفات نبوی کے بعد عرب میں فتنۂ ارتداد پھیلا تو مدینہ منورہ سے تقریباً ۲۴ میل کے فاصلے پر موجود علاقہ ذوالقصہ میں مرتدین نے مسلمانوں کو قتل کیا تو سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے اپنی قیادت میں لشکر تیار کیا اور ان پر حملے کی تیاری، اس موقع پر سیدنا علیؓ نے انہیں مشورہ دیا کہ مسلمانوں کو آپ کی ضرورت ہے، آپ نہ جائیں مگر عزم صدیقی غالب رہا اور آپ نے وہاں پہنچ کر مرتدین کا قلعہ قمع کیا اور یوں وہاں اسلام اور مسلمان محفوظ ہوگئے۔





تابندہ ستارے

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا مرتدین اور مانعینِ زکوٰۃ سے جنگ کا اہتمام کرنا

حضرت مولانا محمد یوسف کاندھلوی

اے میرے بیٹو! (اللہ کے راستے میں جانے کے لئے) مجھے تیار کرو، مجھے تیار کرو۔ ان کے بیٹوں نے ان سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے! آپ حضور ﷺ کے ساتھ جہاد میں شریک رہے یہاں تک کہ ان کا وصال ہوگیا اور پھر حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ ان کا انتقال ہوگیا اور پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ جہاد کیا یہاں تک کہ ان کا بھی انتقال ہوگیا (آپ تو اللہ کے راستے میں بہت جا چکے ہیں، اب آپ نہ جائیں) آپ ہمیں اپنی طرف سے جہاد میں جانے دیں۔ انہوں نے فرمایا: نہیں، تم لوگ مجھے (جہاد میں جانے کے لئے) تیار کرو۔ چنانچہ جہاد میں انہوں نے سمندر کا سفر کیا اور سمندر ہی میں ان کا انتقال ہوگیا اور سات دن کے بعد ان کے ساتھیوں کو ایک جزیرہ ملا جس میں انہیں دفن کیا۔ (اتنے دن گزرنے کے باوجود) ان کے جسم میں ذرا بھی فرق نہیں پڑا تھا (ان کا جسم گلنے سے محفوظ رہا، یہ ان کی کرامت ہے)

حضرت محمد بن سیرینؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے ساتھ غزوۂ بدر میں شریک ہوئے، اس کے بعد وہ مسلمانوں کے ہر غزوہ میں شریک ہوتے رہے، لیکن ایک سال لشکر کا امیر ایک نوجوان کو بنادیا گیا اس وجہ سے اس سال وہ اس غزوہ میں نہ گئے لیکن اس سال کے بعد وہ ہمیشہ افسوس کرتے رہے اور تین مرتبہ فرمایا کرتے کہ مجھے اس سے کیا غرض کہ میرا امیر کس کو بنایا گیا ہے؟ (میری غرض تو مسلمانوں کے ساتھ اللہ کی راہ میں جانا ہے) چنانچہ اس کے بعد وہ ایک غزوہ میں گئے (جس میں) وہ بیمار ہوگئے اور لشکر کا امیر یزید بن معاویہ تھا۔ وہ ان کی عیادت کے لیے ان کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ آپ کو کسی چیز کی ضرورت ہے؟ انہوں نے فرمایا: مجھے اس بات کی ضرورت ہے کہ جب میں مرجاؤں تو میری لاش کو کسی سواری پر رکھ دینا اور جہاں تک ہو سکے مجھے دشمن کے علاقہ میں لے جانا اور جب آگے لے جانے کا راستہ نہ ملے تو وہاں مجھے دفن کردینا اور وہاں سے تم واپس آجانا۔

چنانچہ جب ان کا انتقال ہوگیا تو یزید نے ان کی لاش کو ایک سواری پر رکھا اور دشمن کے علاقہ میں لے کر گیا اور جب آگے لے جانے کا راستہ نہ ملا تو ان کو وہاں دفن کردیا اور وہاں سے واپس ہوگیا اور حضرت ایوب رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

انفروا خفافا وثقالا

تم ہلکے ہو یا بھاری ہر حال میں (اللہ کی راہ میں) نکلو۔

لہٰذا میں اپنے آپ کو ہلکا پاؤں یا بوجھل (مجھے ہر حال میں نکلنا چاہیے)

حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں ایک غزوہ میں گئے اور بیمار ہوگئے۔ جب زیادہ بیمار ہوگئے تو اپنے ساتھیوں سے فرمایا کہ جب میں مرجاؤں تو مجھے سواری پر لے چلنا۔ جب تم دشمن کے سامنے صفیں باندھنے لگو تو اپنے قدموں میں مجھے دفن کردینا۔

چنانچہ ان حضرات نے ایسا ہی کیا۔ آگے اور حدیث بھی ہے۔

حضرت ابوظبیان کہتے ہیں کہ حضرت ابوایوب رضی اللہ عنہ یزید بن معاویہ کے ساتھ ایک غزوہ میں گئے۔ حضرت ابوایوب نے فرمایا: جب میں مرجاؤں تو مجھے دشمن کی زمین میں لے جانا اور جہاں تم دشمن سے مقابلہ کرنے لگو وہاں مجھے اپنے قدموں کے نیچے دفن کردینا۔ میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ جو اس حال میں مرے گا کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ کسی چیز کو بھی شریک نہیں کررہا ہوگا تو وہ جنت میں داخل ہوگا۔

ابن اسحاق بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کے (غزوۂ تبوک میں) تشریف لے جانے کے چند دن بعد حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ اپنے گھر واپس آئے، اس دن سخت گرمی پڑ رہی تھی۔ انہوں نے دیکھا کہ ان کے باغ میں ان کی دو بیویاں اپنے اپنے چھپر کے اندر ہیں اور ہر ایک نے اپنے اپنے چھپر میں چھڑکاؤ کر رکھا ہے اور ہر ایک نے ان کے لیے ٹھنڈا پانی اور کھانا تیار کر رکھا ہے۔ چنانچہ جب یہ اندر گئے تو چھپر کے دروازے پر کھڑے ہوکر انہوں نے بیویوں اور ان تمام نعمتوں پر نظر ڈالی جو ان کی بیویوں نے تیار کر رکھی تھیں۔ اور یوں کہا کہ حضور ﷺ تو دھوپ میں اور لو میں اور سخت گرمی میں ہوں اور ابوخیثمہ ٹھنڈے سائے اور تیار کھانے اور خوب صورت بیویوں میں ہو اور اپنے مال ومتاع میں ٹھہرا ہوا ہو۔ یہ ہرگز انصاف کی بات نہیں ہے۔ اس کے بعد کہا: اللہ کی قسم! میں تم دونوں میں سے کسی کے چھپر میں داخل نہیں ہوں گا، میں تو سیدھا حضور ﷺ کی خدمت میں جاؤں گا، تم دونوں میرے لیے زاد سفر کردو۔ چنانچہ انہوں نے تیار کردیا۔ پھر اپنی اونٹنی کے پاس آئے اور اس پر کجاوہ کسا۔ پھر حضور ﷺ کی تلاش میں چل پڑے اور حضور ﷺ جب تبوک پہنچے ہی تھے تو یہ حضور ﷺ کی خدمت میں پہنچ گئے۔ راستہ میں حضرت عمیر بن وہب جمحی رضی اللہ عنہ کی ان سے ملاقات ہوئی تھی، وہ بھی حضور ﷺ کی تلاش میں نکلے ہوئے تھے۔ وہاں سے آگے یہ دونوں حضرات اکٹھے چلتے رہے، تبوک کے قریب آکر حضرت ابوخیثمہ رضی اللہ عنہ نے حضرت عمیر بن وہب رضی اللہ عنہ سے کہا: مجھ سے ایک غلطی ہوئی ہے، اس لیے میں حضور ﷺ کی خدمت میں جلدی حاضر ہونا چاہتا ہوں (اور چونکہ تم سے کوئی غلطی نہیں ہوئی ہے اس لیے اگر) تم ٹھہر کر آؤ تو اس میں کوئی حرج نہیں ہے (اس لیے مجھے پہلے جانے دو)

(جاری ہے)

خواتین اسلام سے رسول اکرم ﷺ کی باتیں

بہت سے لوگ اپنے یا دوسروں کے بچوں کو گود میں لینے اور ان کو قریب کرنے سے بچتے ہیں اور سمجھتے ہیں کہ جیسے یہ کوئی بزرگی کی بات ہے اور بچوں کو کھلانا وقار کے خلاف ہے یہ لوگ رحمۃ للعالمین ﷺ کی سنت سے دور ہیں جو لوگ اسلامی علوم واعمال کے داعی ہیں، ان کے لئے تو اس سنت پر عمل کرنا بہت ضروری ہے جب بچوں کو دیندار لوگ قریب اور مانوس کریں گے اور اپنی بزرگی کی ہیبت ان کے دل سے نکال دیں گے تو ان کو دین پر لگانا آسان ہوگا۔ ان شاءاللہ تعالیٰ

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے حالات:

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پیٹ میں سب سے پہلے حضور اقدس ﷺ کا لعاب مبارک پہنچا اور آپ ﷺ نے ان کے لیے برکت کی دعاء کی، پھر سات آٹھ سال کی عمر میں انہوں نے حضور اقدس ﷺ کی بیعت کی اس سب کا اثر بہت کچھ ظاہر ہوا، ان کے بڑے بڑے فضائل ہیں، نسب کے اعتبار سے وہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نواسے تھے اور حضرت زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے جو عشرہ مبشرہ میں تھے اور حضور ﷺ نے ان کو اپنا حواری یعنی خاص الخاص آدمی بتایا تھا، ان کی دادی حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا تھیں جو حضور اقدس ﷺ کی پھوپھی تھیں اور ان کی والدہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی صاحبزادی اسماء رضی اللہ عنہا تھیں۔

حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا گیا کہ قریش کے چند لڑکے (عبداللہ بن جعفر، عبداللہ بن زبیر، عمر بن سلمہ رضی اللہ عنہم) ذرا بڑے ہوگئے ہیں آپ ﷺ ان کو بیعت فرمالیتے تو اچھا ہوتا اس سے ان کو آپ ﷺ کی برکت نصیب ہوجائے گی اور ایک قابل ذکر فضیلت حاصل ہوجائے گی، آپ ﷺ نے درخواست منظور فرمالی، جب یہ کمسن لڑکے حاضر خدمت ہوئے تو طبعی طور پر جھجکنے لگے اور ٹھٹک کر پیچھے رہ گئے البتہ ان میں سے حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور آنحضرت ﷺ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا: انه ابن ابيه کہ یہ اپنے باپ کا بیٹا ہے یعنی اپنے باپ کی طرح جری ہے اور خیر کی طرف آگے بڑھنے والا ہے۔ سات یا آٹھ سال کی عمر میں آنحضرت ﷺ سے بیعت کی اور ان کی نو سال کی عمر تھی جب فخر کونین ﷺ کی وفات ہوئی۔ (الاصابہ)

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ بہت زیادہ عبادت کرتے تھے، روزوں پر روزے رکھتے چلے جاتے تھے، نماز سے خاص شغف تھا اور بہت دل لگا کر نماز پڑھتے تھے جب نماز پڑھنے لگتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جیسے کوئی ستون کھڑا ہے (نام کو بھی حرکت محسوس نہ ہوتی تھی) اپنی زندگی کی راتوں کو تین طرح گزارتے تھے، ایک رات نماز میں کھڑے کھڑے اور دوسری رات رکوع میں اور تیسری رات سجدے میں گزار دیتے تھے صبح تک یہی شغل رہتا تھا۔ عمرو بن دینار سے منقول ہے کہ میں نے کوئی شخص عبداللہ بن زبیر سے بڑھ کر اچھی نماز پڑھنے والا نہیں دیکھا، کعبہ شریف کے قریب حطیم میں بڑے اطمینان سے اس وقت بھی نماز میں مشغول تھے جبکہ دشمنوں کی جانب سے بذریعہ منجنیق (منجنیق اس زمانہ میں ایک آلہ تھا جس سے توپ کا کام لیا جاتا تھا) گولے برسائے جارہے تھے، ان کے کپڑوں میں گولے آکر لگتے تھے مگر وہ ذرا توجہ نہ فرماتے تھے۔ عثمان بن ابی طلحہ کا بیان ہے کہ عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ سے نہ بہادری میں مقابلہ کیا جاسکتا ہے نہ عبادت و بلاغت میں، آپ کی آواز بہت بلند تھی جب خطبہ دیتے تھے تو ایسا معلوم ہوتا تھا کہ پہاڑ جواب دے رہے ہیں۔ (الاصابہ وتاریخ الخلفاء)

جنگ جمل کے موقع پر حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کو نعشوں کے درمیان سے زندہ نکالا گیا تو ان کے جسم میں چالیس سے اوپر کچھ زخم تھے۔ (الاصابہ)

اس قدر زخم آئے مگر اس وقت شہید نہیں ہوئے اللہ تعالیٰ کو ان سے کام لینا تھا اتنی شدید مار کاٹ میں بھی اللہ تعالیٰ نے زندہ بچادیا تھا۔

حضرت عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے بھتیجے حضرت ہشام بن عروہ نے فرمایا کہ ہمارے چچا عبداللہ بن زبیر رضی اللہ عنہ نے جب بچپن میں بالکل شروع میں بولنا شروع کیا تو زبان سے پہلا لفظ ''السیف'' نکلا۔ سیف تلوار کو کہتے ہیں اس لفظ کو بولتے ہی رہتے تھے یہ حال دیکھ کر ان کے والد ماجد فرماتے تھے کہ خدا کی قسم تو قتل وقتال کے بہت دن دیکھے گا۔ (تاریخ الخلفاء)

☆......☆......☆

انتخابِ مضامین

3

قادیانیوں کے ساتھ موالات

مفتی اعظم پاکستان حضرت مفتی ولی حسن ٹونکی نوراللہ مرقدہ

اب ہم آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ اور فقہاء امت اسلامیہ کے وہ نقول پیش کرتے ہیں جن سے اس مقاطع کا حکم واضح ہوتا ہے:

۱)...... ''اذاسمعتم آيات الله يكفر بها و يستهزأ بها فلا تقعد وا معهم'' (النساء:۱۳۹)

''جب سنو تم کہ اللہ کی آیتوں کا انکار کیا جارہا ہے اور ان کا مذاق اڑایا جارہا ہے تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ترک کردو۔''

۲)...... ''واذا رايت الذين يخوضون فی ايتنا فاعرض عنهم'' (الانعام:۶۸)

اور جب تم دیکھو ان لوگوں کو جو مذاق اڑاتے ہیں ہماری آیتوں کا تو ان سے کنارہ کشی اختیار کرلو''

اس آیت کے ذیل میں حافظ الحدیث امام ابوبکر الجصاص الرازی لکھتے ہیں:

وهذا يدل على ان علينا ترک مجالسة الملحدين وسائر الكفار لاظهارهم الكفرو الشرک ومالا يجوز على الله تعالیٰ اذالم يمكن انكاره......'' (الخ)

''یہ آیت اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ ہم (مسلمانوں) پر ضروری ہے کہ ملاحدہ اور سارے کافروں پر ان کے کفر اور شرک اور اللہ پر ناجائز باتیں کہنے کی روک نہ کرسکیں تو ان کے ساتھ نشست و برخاست ختم کردیں۔''

۳)...... ''يايها الذين امنوا لاتتخذوا اليهود و النصاری اولياء'' (المائدۃ:۵۱)

''اے ایمان والو! تم یہود ونصاریٰ کو اپنا دوست مت بناؤ۔''

امام ابوبکر الجصاص لکھتے ہیں:

''وفی هذه الاية دلالة على ان الكافر لايكون وليا للمسلمين لا فی التصرف و لا فی النصرة و تدل على وجوب البراء ة من الكفار والعداوة لهم لان الولاية ضد العداوة فاذا امرنا بمعادلة اليهود و النصاری لكفرهم فغيرهم من الكفار بمنزلتهم و الكفر ملة واحدة''

اس آیت میں اس امر پر دلالت ہے کہ کافر مسلمانوں کا ولی (دوست) نہیں ہوسکتا، نہ تو معاملات میں اور نہ امداد وتعاون میں...... اور اس سے یہ امر بھی واضح ہوتا ہے کہ کافروں سے برأت اختیار کرنا اور ان سے عداوت رکھنا واجب ہے کیونکہ ولایت، عداوت کی ضد ہے اور جب ہم کو یہود ونصاریٰ سے ان کے کفر کی وجہ سے عداوت رکھنے کا حکم ہے تو دوسرے کافر بھی ان ہی کے حکم میں ہیں، سارے کافر ایک ہی ملت ہیں۔

۴)...... سورہ ممتحنہ کا تو موضوع ہی ''کفار سے قطع تعلق'' کی تاکید ہے۔ اس سورت میں بہت سختی کے ساتھ کفار کی دوستی اور تعلق سے ممانعت کی گئی ہے، اگرچہ رشتہ دار، قرابت دار ہوں اور فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارے یہ رشتے کام نہیں آئیں گے اور یہ کہ جو لوگ آئندہ کفار سے دوستی اور تعلق رکھیں گے، وہ راہ حق سے بھٹکے ہوئے اور ظالم شمار ہوں گے۔

۵)...... ''لاتجد قوما يؤمنون بالله واليوم الآخر يوادون من حاد الله ورسوله ولو كانوا آباء هم او ابناء هم او اخوانهم اوعشيرتهم'' (مجادلہ:۲۲)

''تم نہ پاؤ گے کسی قوم کو جو یقین رکھتے ہوں اللہ پر اور آخرت پر کہ دوستی کریں ایسوں سے جو مخالف ہیں اللہ کے اور اس کے رسول کے خواہ وہ ان کے باپ ہوں، بیٹے ہوں، بھائی ہوں یا خاندان والے ہوں۔''

آگے چل کر اس آیت کریمہ میں ان مسلمانوں کو جو باوجود قرابت داری کے، محارب کافروں سے دوستانہ تعلقات ختم کردیتے ہیں، سچے مومن کہا گیا ہے، انہیں جنت اور رضوان الٰہی کی بشارت سنادی گئی ہے اور ان کو ''حزب اللہ'' کے لقب سے سرفراز فرمایا گیا ہے جس سے واضح ہوجاتا ہے کہ خدا و رسول کے دشمن، موذی کافروں سے تعلقات رکھنا، ان سے گھل مل کر رہنا اور انہیں کسی قسم کی تقویت پہنچانا کسی مومن کا کام نہیں ہوسکتا۔

بطور مثال ان چند آیات کا ذکر کیا گیا ہے ورنہ بے شمار آیات کریمہ اس مضمون میں موجود ہیں۔

اب چند احادیث نبویہ ملاحظہ ہوں:

۱)...... جامع ترمذی کی ایک حدیث جو سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

''حکم دیا گیا ہے کہ مشرکوں اور کافروں کے ساتھ ایک جگہ سکونت بھی اختیار نہ کرو، ورنہ مسلمان بھی کافروں جیسے ہوں گے۔

۲)...... نیز ترمذی کی ایک حدیث میں، جو جریر بن عبداللہ البجلی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''انا برئ من كل مسلم يقيم بين اظهر المشركين''

''یعنی آپ ﷺ نے اظہار برأت فرمایا اس مسلمان سے جو محارب کافروں میں سکونت پذیر ہو۔'' (حوالہ بالا)

۳)...... صحیح بخاری کی ایک حدیث میں قبیلہ عکل اور عرینہ کے آٹھ نو اشخاص کا ذکر ہے جو مرتد ہوگئے تھے۔ ان کے گرفتار ہونے کے بعد حضور اکرم ﷺ نے حکم دیا کہ ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیئے جائیں اور ان کے آنکھوں میں گرم کرکے لوہے کی کیلیں پھیردی جائیں اور ان کو مدینہ طیبہ کے کالے کالے پتھروں پر دھوپ میں ڈال دیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا، یہ لوگ پانی مانگتے تھے لیکن پانی نہیں دیا جاتا تھا۔ صحیح بخاری کی روایت کے الفاظ ہیں:

''يستسقون فلا يسقون'' اور ایک روایت میں یہ لفظ ہیں: ''حتی ان احدهم يكدم بفيه الارض، فرايت الرجل منهم يكدم الارض بلسانه حتی يموت'' کہ وہ پیاس کے مارے زمین چاٹتے تھے مگر انہیں پانی دینے کی اجازت نہ تھی۔

امام نوویؒ اس حدیث کے ذیل میں لکھتے ہیں:

''ان المحارب المرتد لاحرمة له فی سقی الماء ولا غيره، ويدل عليه ان من ليس معه ماء الا للطهارة ليس له ان يسقيه المرتد ويتيمم بل يستعمله ولومات المرتد عطشاً''

''اس سے معلوم ہوا کہ محارب مرتد کا پانی وغیرہ پلانے میں کوئی احترام نہیں، چنانچہ جس شخص کے پاس صرف وضو کے لئے پانی ہو تو اس کو اجازت نہیں ہے یہ کہ پانی مرتد کو پلا کر تیمم کرلے، بلکہ اس کے لئے یہ حکم ہے کہ پانی مرتد کو نہ پلائے اگرچہ وہ پیاس سے مرجائے بلکہ وضو کرکے نماز پڑھے''

۴)...... غزوۂ تبوک میں تین کبار صحابہ کعب بن مالک، بلال بن امیہ واقفی بدری اور مرارۃ بن ربیع بدری عمری کو غزوہ میں شرکت نہ ہونے کی وجہ سے سخت سزا دی گئی، آسمانی فیصلہ ہوا کہ ان تینوں سے تعلقات ختم کرلئے جائیں ان سے مکمل مقاطعہ کیا جائے، کوئی شخص ان سے سلام وکلام نہ کرے حتیٰ کہ ان کی بیویوں کو بھی حکم دیا گیا کہ وہ بھی ان سے علیحدہ ہوجائیں اور ان کے لئے کھانا بھی نہ پکائیں، یہ حضرات روتے روتے نڈھال ہوگئے اور حق تعالیٰ کی وسیع زمین ان پر تنگ ہوگئی، وحی قرآنی کے الفاظ ملاحظہ ہوں:

''وعلى الثلاثة الذين خلفوا حتی اذاضاقت عليهم الارض بمارحبت وضاقت عليهم انفسهم وظنوا ان لا ملجاء من الله الا اليه''

اور ان تینوں پر (بھی توجہ فرمائی) جن کا معاملہ ملتوی چھوڑ دیا گیا تھا یہاں تک کہ جب زمین ان پر باوجود اپنی فراخی تنگی کرنے لگی اور وہ خود اپنی جانوں سے تنگ آگئے اور انہوں نے سمجھ لیا کہ اللہ تعالیٰ سے کہیں پناہ نہیں مل سکتی بجز اسی کی طرف کے۔''

پورے پچاس دن یہ سلسلہ جاری رہا آخر کار اللہ تعالیٰ نے ان کی توبہ قبول فرمائی اور معافی ہوگئی۔

طب نبوی ﷺ

امام ذہبی رحمہ اللہ

آخری قسط

علاوہ ازیں آپ ﷺ حبشیوں کے کھیل سے تفریح کرتے تھے۔

یہ ہیں آنحضور ﷺ کے شمائل حسنہ، بہت سے خشک رویے رکھنے والے اور ترش رو اور ناک بھوئیں چڑھانے والے ان امور سے غافل ہیں۔

نیز آنحضرت ﷺ عورتوں سے، جو دنیا کی زینت ہیں، خوشبو سے اور عمدہ پوشاک سے، شیریں اشیاء اور دلکش آواز سے محبت کرتے تھے بالخصوص فصیح اور سچے کلام سے۔

آنحضرت ﷺ پاکیزہ اور عمدہ چیزوں کو پسند فرماتے تھے لیکن اس کا استعمال کثرت سے نہیں کرتے تھے، اس لیے کہ مباح اشیاء کا کثرت سے استعمال کرنا اوقات کو برباد کرتا ہے اور تقرب خداوندی اور اطاعت سے دور کرتا ہے۔

مذکور اوصاف و خصائل کے باوجود آنحضرت ﷺ، اللہ کی عظمت وکبریائی کے پیش نظر بہت زیادہ روزے رکھنے والے، بہت زیادہ شب بیدار اور آہ وبکا کرنے والے تھے اور اس کی بارگاہ میں بہت زیادہ رجوع کرنے والے، گڑگڑانے والے اور حلیم الطبع اور باحیا تھے۔

حلم وعلم، سخاوت اور شجاعت و بہادری جیسے اوصاف آپ ﷺ پر ختم ہوگئے، ان محاسن اور اخلاق حمیدہ کے باعث آپ ﷺ کامل ترین مخلوق قرار پائے۔ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆......☆......☆

الادب والادیب

دریا کہاں ہے، قطرہ وموج وحباب میں
کیسے چلاؤں زیست کی کشتی سراب میں
پھر بھی گرادیا مجھے رخش حیات نے
ہاتھوں میں جبکہ باگ تھی پاؤں رکاب میں
اب تاب ہی کہاں، کہ فرشتوں سے کچھ کہوں
اُلجھا دیا ہے مجھ کو سوال و جواب میں
عالم میں جن کی تیغ امن کا نشان تھی
وہ قوم کھوکے رہ گئی چنگ ورباب میں
دیکھے ہیں ہم نے پھول سے چہرے لہولہو
سچ بولنا ہے جرم ''خطیبو'' خطاب میں
برق تپاں سے صرف نشیمن نہیں جلا
گلشن بھی جل گیا ہے اسی التہاب میں
زنجیر عدل آج ہلانا فضول ہے
مشغول بادشاہ ہے شراب وکباب میں
شاہوں کا تخت وتاج سمندر میں پھینک دو
کیسے پتے کی بات لکھی ہے کتاب میں
اے شہنشاہ وقت ذرا دیکھ بھال کے
آیا ہے ایک شخص رعایا کے خواب میں

(کشیر و بابر آفریدی شہید)

بزم القلم

محترم ایڈیٹر ہفت روزہ القلم

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

امید ہے کہ خیریت سے ہونگے اور القلم کی ترقی کے لیے کوشاں ہونگے۔

ماشاءاللہ القلم اخبار بہت ہی خوب جارہا ہے۔ آج جبکہ میڈیا ملعون اور دوسرے دنیاوی اخبار مسلمانوں کو کفر کا غلام بنانا چاہ رہے ہیں اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو کم کرنے کے درپے ہیں تو وہاں القلم جیسا دینی اخبار مسلمانوں کو آزادی کی زندگی اور کفر سے نفرت سکھارہا ہے اور لا الہ الا اللہ کی عظمت کو مسلمانوں کے دلوں میں بٹھا رہا ہے بڑی شدت سے انتظار رہتا ہے اللہ تعالیٰ ہم سب کی حفاظت فرمائے۔ اور القلم اخبار کو جاری وساری رکھے۔

والسلام

(محمد اختر علی، ملتان)

طلحہ السیف

السلام علیکم

tlhasaif@gmail.com
talhausaif@alqalamonline.com

برما کے مسلمانوں پر قیامت بپا ہے...... اَللّٰھُمَّ ارْحَمْ اُمَّۃَ مُحَمَّدٍ ﷺ...... اَللّٰھُمَّ فَرِّجْ عَنْ اُمَّۃِ مُحَمَّدٍ ﷺ......

امت مسلمہ بیدار ضمیری کا ثبوت دے رہی ہے اور ہر جگہ ان کے لئے آوازیں اُٹھ رہی ہیں......

کیوں نہ ہو آخر یہ ایک زندہ اُمت ہے اور اس کا باہمی رشتہ بظاہر کتنا بھی کمزور نظر کیوں نہ آئے، ایک بہت مضبوط رسی سے جڑا ہوا ہے۔ وہ رسی جو ''حبل اللہ'' ہے:

لاالہ الااللہ

اور اس کا سب سے مضبوط حلقہ ہے:

محمدرسول اللہ

بس دل سے لاالہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والا کوئی شخص ایسا نہیں ہوسکتا جو اس امت کے کسی بھی عضو کی تکلیف پر چین سے رہے، سکون کی نیند سوئے اور اپنی زندگی میں مست رہے......

☆......☆......☆

کفار جب مسلمانوں پر حملہ آور ہوں اور ان کی جان وعزت کی طرف دستِ جفا دراز کریں تو مسلمانوں پر اعلانِ جہاد واجب ہے۔ وہ اس سوچ میں نہ رہیں کہ پہلے کہیں سے مدد آجائے پھر جہاد کریں، پہلے کوئی نصرت کو آپہنچے پھر مزاحمت کا جھنڈا بلند کریں۔ نہیں ہرگز نہیں، یہ ترتیب غلط ہے اور اس کا نتیجہ ہمیشہ یونہی قتل



عام اور مظلومیت شدیدہ کی شکل میں ہی برآمد ہوتا ہے۔ درست ترتیب یہ ہے کہ اعلان جہاد کیا جائے، مزاحمت بروئے کار لائی جائے۔ میسر اسباب لے کر دفاع کا آغاز کیا جائے اور پھر آواز لگائی جائے۔ دنیا بھر سے انصار آئیں گے۔ سرحدیں انہیں نہیں روک پائیں گی۔ پابندیاں ان کے قدم نہیں جکڑ سکیں گی۔ فاصلے ان کی راہ میں رُکاوٹ نہیں بن سکیں گے۔ تم دین کی خاطر نصرت

طلب تو کرو امت میں ان لوگوں کی بڑی تعداد موجود ہے جو ''فعلیکم النصر'' کا حکم پڑھتے ہیں، سمجھتے ہیں اور مانتے ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ نے تو کبھی اس سخی کا مہمان خانہ ایک رات کے لئے خالی نہیں رکھا جو رات کو مہمانوں کے لئے آگ جلا کر سوتا تھا تو ''جہاد'' کا کوئی میدان کس طرح خالی رہ سکتا ہے؟...... نجانے کتنی سعید روحوں کے کان ہر وقت حی علی الجہاد کی صداؤں کی طرف متوجہ رہتے ہیں اور ان کے گھوڑوں کی لگامیں کسی رہتی ہیں کہ کہیں سے آواز لگے اور وہ پہنچیں۔ یہ حضرت آقا مدنی ﷺ کے فرمان مبارک کا مفہوم ہے اور دنیا کبھی ایسے لوگوں سے خالی نہیں ہو سکتی۔ تاریخ کا ہر بعید وقریب دور گواہ ہے کہ آواز لگی تو لشکر پہنچے خواہ درمیان میں سمندر حائل ہوئے یا کوہسار، صحراؤں کے طویل فاصلے ہوئے یا جنگلات کی مشکلیں۔ یہ نظام فطرت ہے، بدلتا نہیں۔ برما کے نوجوان سرفروشی کی خو بیدار کریں اور پھر امت کی ان سعید روحوں کو اپنی طرف بلائیں۔ پھر دیکھیں تصویر بدلتی ہے یا نہیں......

خود کو بے بس قرار دے کر دستِ قاتل کے سپرد کر دینا ہمیشہ المیوں کو جنم دیتا ہے۔ ہر قتل عام اسی رویے سے جنم لیتا ہے۔ سقوط بغداد سے لے کر برما تک ہر خطے کی تاریخ ایسے المیوں سے پُر ہے۔ کافر اور خاص طور پر مشرک کی فطرت ہے کہ وہ مظلوم اور لاچار پر ظلم کرتا ہے اور حد سے زیادہ کرتا ہے کیونکہ مشرک انسانیت سے محروم ہوتا ہے جبکہ وہ طاقت کے سامنے جھکتا ہے اور مزاحمت سے دبتا ہے۔ زمانہ قریب میں دنیا میں جہاں جہاں بھی مسلمانوں کا بدترین قتل عام ہوا اسی رویے کے پیش نظر ہوا۔ مزاحمت خواہ کسی درجے کی بھی ہو ایسے المیوں سے بچاتی ہے۔ ہاں اگر کوئی صرف اتنی مزاحمت کی استطاعت رکھتا ہو کہ زور سے چلا سکے تو کر گذرے اس سے اعراض واغماض نہ کرے۔ خدا کی قسم! اتنا کر لینا بھی دستِ قاتل پر لرزہ ضرور طاری کر دے گا۔ مسلمان

جب بھی اس اصول فطرت کو بھولتا ہے تاریخ کے سینے پر ایک اور زخم بج جاتا ہے جبکہ مزاحمت کرنے والی اقوام نہ صرف یہ کہ ایسے حالات سے محفوظ رہتی ہیں بلکہ وہ دوسروں کے لئے بھی ایمان وعزیمت کا سبق بن جاتے ہیں، سربلند جیتے ہیں، سربلند مرتے ہیں اور ان کا دشمن اسی حسرت میں انگلیاں چباتا رہتا ہے کہ کاش وہ انہیں مسل سکتا، مار سکتا......

کشمیر اور فلسطین کی مثالوں کا بوسنیا، کسووا اور اب برما کے حالات سے موازنہ کر لیجئے ساری بات سمجھ آجائے گی۔ آخر کیا وجہ ہے کہ ہندوستان کی درجنوں ریاستوں میں آباد ''آزاد'' مسلمان وہ سب کچھ کرنے کا تصور بھی نہیں کر سکتے جو کشمیر میں لاکھوں آرمی کے گھیرے میں کرفیو کی زندگی گزارنے والے کر جاتے ہیں اور وہ بھی سرعام...... ''کروڑوں آزاد'' مسلمان جہاں اس خوف میں زندگی بسر کرتے ہیں کہ ان پر گائے کاٹنے کا جھوٹا الزام نہ لگ جائے وہاں کشمیر میں سڑکوں پر گائے کاٹی جاتی ہے اور ایسے نہیں بلکہ ہندوستان کے

زخم زخم برما

ترنگے پر لٹا کر......فرق کیا ہے؟......

ہندوستان کے کسی بھی شہر میں دنگوں کے نام ایک دن میں معمولی ہتھیارے بدمعاش اتنے ہاتھ جوڑتے، حب الوطنی جتاتے اور زندگی کی بھیک مانگتے مسلمانوں کو کاٹ ڈالتے ہیں جتنے ہندوستان کی آرمی، سی آر پی ایف، اور بی ایس ایف جیسی ظالم اور بااختیار فورسز پتھر مارتے اور ہندوستان مردہ باد کے نعرے لگاتے کشمیریوں کو سال دو سال میں بھی نہیں مار پاتے...... وجہ کیا ہے؟

بوسنیا میں ایک سال میں کیا کچھ ہوا اور اگلے چھ سات سال ایسا کچھ بھی نہ ہو سکا۔

کیوں؟ وہ بنیادی عنصر جو فرق بن جاتا ہے ''مزاحمت'' ہے۔ برما کے مظلوم مسلمان مزاحمت کی خو اپنائیں۔ اگر وہ یہ سوچ رہے ہیں کہ مزاحمت نہ کر کے وہ اپنے لئے دشمن کے دل میں رحم پالیں گے تو یہ سوچ غلط ہے۔ اور اگر اس لبرل زدہ سوچ میں مبتلا ہیں کہ مزاحمت ان کے حالات کو مزید بگاڑ دے گی تو یہ بھی غلط ہے۔ اللہ تعالیٰ نے دونوں طرح کی مثالیں زمین پر رکھ دی ہیں تاکہ سمجھنے والے سمجھیں اور سوچنے والے صحیح نتیجہ اخذ کریں۔

عالمی کفریہ برادری اور ان کے حاشیہ بردار منافقین کو شکوہ ہے کہ شدت پسندی ختم نہیں ہورہی بلکہ بڑھ رہی ہے۔ روزانہ اس کے اسباب ڈھونڈنے پر کروڑوں ڈالر خرچ ہوتے ہیں۔ بچہ بغل میں اور ڈھنڈورا شہر میں۔ اسباب آپ خود پیدا کرتے ہیں۔ انہیں پروموٹ کرتے ہیں، انہیں مکمل تحفظ فراہم کرتے ہیں، جب نتیجہ نکلتا ہے تو حیران کیوں ہوتے ہیں؟...... مظلوم روہنگیا مسلمانوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے اس کی منظر کشی آپ کا بنایا ہوا کیمرہ دنیا بھر کے سامنے کر رہا ہے۔ جو لوگ ان کٹی پھٹی لاشوں اور انسانیت سوز مناظر کو دیکھ کر آج سے ہی فاصلے پاٹنے کی تیاریاں شروع کر چکے، رب تعالیٰ سے سجدوں میں عہد کر چکے، بیگ تیار کر کے راستے ڈھونڈنے نکل چکے وہ جب میدان میں

آئیں گے تو ان سے کیا توقع ہے آپ کو؟...... یہ امت نہ تو صرف حکمرانوں پر مشتمل ہے نہ صحافیوں دانشوروں پر اور نہ ہی حکمت ومصلحت کے خمیر میں گندھے فرزانوں پر...... اس امت کے اجزائے ترکیبی میں ایک بڑا اور اہم جزو ''دیوانے لوگ'' بھی ہیں۔ وہی جنہیں آپ شدت پسند کہتے ہیں۔ ان میں ایسی تصویروں کا تحمل نہیں ہوتا، ان میں نہ مظلومیت سہنے کا حوصلہ ہوتا ہے نہ دیکھنے کا، اور ہاں سب سے اہم بات یہ ہے کہ انہیں زندہ رہنے کا شوق نہیں ہوتا۔ یہ بات یاد رکھنا بہت ضروری ہے۔ برما کی سرزمین پر ہونے والا ہر ظلم ان دیوانوں کی برداشت ختم کر رہا ہے، آگے کے حالات کا اب دنیا کو بخوبی اندازہ ہے، مثال دینے کی ضرورت نہیں......

☆......☆......☆

مظلوم مسلمانوں کی دادرسی واجب ہے۔ سب سے اول ''جہاد'' کے ذریعے، پھر جیسے ممکن ہو سکے۔ ''فعلیکم النصر'' اس وجوب کے سارے نکتے سمجھانے کو کافی ہے۔ لہٰذا جس مسلمان سے اس سلسلے میں جو بھی ہو سکتا ہو وہ دریغ نہ کرے اور اسے عبث نہ سمجھے۔ آواز اٹھانے کا بھی اثر ہوتا ہے، ہر طرح کی امداد بھی اثر رکھتی ہے اور دعا تو ہر بند کی کشاد ہے۔ مجاہدین کے بازؤں میں جذبے مچل رہے ہیں، وہ اپنا راستہ ڈھونڈنے کی کوشش میں ہونگے۔ عنقریب کوئی دن آئے گا کہ سرزمین برما الجہاد الجہاد کے نعروں سے گونجے گی۔ باقی ہر درجے کی استطاعت رکھنے والا ہر مسلمان ان کے لئے جو کر سکتا ہو کرے۔ کم از کم غافلوں میں شمار نہ ہوگا۔ کافر اپنا کام کر رہے ہیں۔ ان کے ذہنی وفکری غلام اپنے کام میں مشغول ہیں۔ کبھی مظلومیت کی ان تصاویر کو جعلی قرار دیتے ہیں اور کبھی ظالم بدھوں کے ظلم کے جواز تراشتے ہیں کہ فلاں مسلمان کی فلاں غلطی اس کا باعث ہوئی۔ ان کی ڈیوٹی ہے انہیں چھوڑئے اپنا کام کیجئے۔ جو فی الحال دور نظر آرہا ہے، استطاعت سے باہر دکھائی دے رہا ہے اس حل کے انتظار میں بیٹھے رہ کر جو فی الحال ہو سکتا ہے اسے چھوڑے رکھنا عقلمندی نہیں۔ کم از کم ایک امت ہونے کا ثبوت تو جیسے تیسے دیا جائے۔ پس ہر وہ شخص امت کا اچھا فرد ہے جو اپنی استطاعت کا کام کر گذرے اور ہر کسی کی کاوش کو قدر کی نگاہ سے دیکھے۔

☆......☆......☆

ایسے المیے کے وقت میں بدترین طرز عمل اور سب سے قابل مذمت کردار ان لوگوں کو ہوتا ہے جو سوال اٹھاتے ہیں فلاں کہاں مر گیا؟ مجاہدین نے اب تک جہاد شروع کیوں نہیں کر دیا؟ فلاں فلاں نے اب تک اس ملک میں آگ کیوں نہیں لگا دی؟ بدترین لوگ اور بیکار ترین لوگ ایسے مواقع پر یہی کردار ادا کیا کرتے

ہیں۔ مجاہدین برما کے پڑوس میں بیٹھے ہوتے پھر نہ پہنچ چکے ہوتے تو اعتراض کرنا بجا تھا۔ کشمیر کا ناقابل یقین حد تک مشکل بارڈر پار کیا جا سکتا ہے تو پھر برما کیا مشکل ہوتا؟ ہندوستان کی تربیت یافتہ آرمی کو کیمپوں میں گھس کر نشان عبرت بنایا جا سکتا ہے تو تنگ دھڑنگ بھکشوؤں کے سروں کی فصل اُگا دینا کیا مشکل کام تھا۔ افغانستان میں دنیا کی سب سے بے لگام منہ زور عسکری قوت کا غرور خاک میں ملایا جا سکتا ہے تو برمی چندھے کس کھیت کی مولی ہیں لیکن کیا کوئی معترض یہ کہہ سکتا ہے کہ فرق نہیں ہے؟...... مجاہدین کشمیر پہنچ سکتے ہیں تو ہر مشکل کو پار کر کے پہنچ جاتے ہیں آپ ان سے کون سے خوش ہیں؟...... جہاں نہیں پہنچ سکتے مگر کوشش میں ہیں آپ کو اس پر اعتراض ہے کہ ابھی پہنچے کیوں نہیں......

مجاہدین پر اعتراض ہے کہ اب تک پہنچ کر بدھوں کو مار کیوں نہیں دیا۔ احتجاج کرنے والوں پر اعتراض ہے کہ وہ ایک فضول کام کیوں کر رہے ہیں اور ان کا تمسخر کیا جا رہا ہے۔ علماء پر اعتراض ہے کہ ان کے مدارس اب تک کیوں چل رہے ہیں وہ اس ظلم کے خلاف سربکف میدانوں میں کیوں نہیں نکل آئے، ہر ایک کی طرف انگلی اٹھتی ہے اگر نہیں اٹھتی تو صرف اپنی طرف۔ مجاہدین ان شاء اللہ برما ضرور پہنچیں گے۔ بدھوں نے اتمام حجت کر دیا ہے ان کے خلاف جہاد ضرور ہوگا۔ اراکان میدان جہاد ضرور بنے گا، وہاں جہادی تنظیمیں ضرور وجود میں آئیں گی اس وقت یہ لوگ کیا کریں گے اور کیا کہیں گے میں وہ بھی آج ہی بتا دیتا ہوں۔ یہ اس وقت مجاہدین کے پیچھے خفیہ ہاتھ تلاش کریں گے۔ یہ اس وقت مجاہدین کو اس ملک کا ایجنٹ قرار دیں گے جہاں سے وہ بارڈر کراس کر کے جائیں گے۔ یہ اس وقت اس جہاد میں چھپا عالمی طاقتوں کا مفاد



تلاش کریں گے اور مجاہدین کو ان مفادات کا آلۂ کار قرار دیں گے۔ یہ اس وقت جہاد و مجاہدین پر چندے کھانے کے الزامات لگائیں گے۔ یہ اس وقت جہاد طویل ہو جانے کی صورت میں نتیجہ نہ نکلنے کو بنیاد بنا کر اس جہاد کی شرعی حیثیت پر انگلیاں اٹھائیں گے۔ یہ اس وقت تحریکوں کے درمیان موازنے اور مقابلے کا میدان سجا کر بعض کی بعض پر فضیلت اور بعض کو بعض کے مقابل ناجائز کہیں گے۔ یہ ''مُعَوِّقِین'' (ٹانگیں کھینچنے والے) ہیں۔ یہ ''مُثَبِّطِین'' (حوصلے پست کرنے والے اور کام سے بٹھانے والے) ہیں۔ یہ ''مُخَلَّفِین'' (کام سے محروم کر دیئے گئے) ہیں ان سے بچئے۔ اللہ تعالیٰ کا کرم ہے کہ اس نے فیس بک سے چھٹکارا عطا فرمایا ہوا ہے۔ وہاں ایسے لوگ بہت سرگرم رہتے ہیں اور ساتھی ان کی

سرگرمیاں نقل کر کے جواب کا تقاضا کرتے ہیں یا خود ان کے جواب میں ہلکان ہوتے ہیں۔ خدارا ان سے نہ الجھئے۔ ان خود بیکار اور بیکار ساز لوگوں سے بات نہ کیجئے۔ ان سے کنارہ کش رہیے اور ان کا سب سے موثر جواب یہ ہے کہ انہیں جواب نہ دیجئے۔ آپ جواب میں انہیں گالیاں دیں انہیں کم تکلیف ہو گی بلکہ شاید خوشی ہو لیکن آپ انہیں نظر انداز کیجئے یہ ان کے لئے موت کے برابر ہے۔ ہم الحمد للہ دل سے برما کے مظلوموں کے ساتھ ہیں۔ الحمد للہ اپنے شرعی فرض سے بھی غافل نہیں۔ ان تمام لوگوں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں جو امت ہونے کے ناطے جس طرح بھی بن پڑے، ان مظلوموں کی دادرسی کے لئے کچھ کر رہے ہیں۔ برما میں ان حالات میں ''جہاد'' کے نقطہ نظر سے جو بھی کچھ کرے گا فیس بک اور دیگر سوشل میڈیا پر اعلان کر کے نہیں کرے گا اور نہ کر سکے گا۔ اس لئے یہ اعتراض آج ہے اور کل جب وہاں جہاد ہوگا تب بھی اس کا نظم سوشل میڈیا کو آگاہ کر کے نہیں چلایا جائے گا اس لئے اعتراض رہے گا۔ سچا جہاد ''لومۃ لائم'' (ملامت گروں کی طعنہ بازی) کے بغیر نہیں ہوتا یہ علامت قرآن نے مقرر فرما دی ہے اس لئے شرح صدر کے ساتھ اپنا کام کیجئے......

☆......☆......☆

بدھ مت کو دنیا کا سب سے پُر امن اور جنگ و جدل سے دور مذہب کہا جاتا ہے، ان کے پیشوا کی جو تعلیمات منقول ہیں ان کے مطابق سب سے بڑی عبادت رہبانیت ہے، سب سے پاکیزہ رزق بھیک کا مال ہے، کیڑے مکوڑے اور ضرر رساں جانداروں کا قتل بھی حرام ہے وغیرہ وغیرہ...... ان کے مذہب میں مزاحمت بھی حرام ہے اور دفاع کی بھی اجازت نہیں۔ ہر طاقتور کا غلبہ قبول کر لیا جائے اور ہر حاکم کی رعایا ہونا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے خلاف کبھی بھی جہاد نہیں ہوا۔ اسلام کا نظریہ جہاد کفریہ پروپیگنڈے کے بالکل برعکس مذاہب کو مٹانے کا ہدف نہیں رکھتا۔ مذاہب نبی کریم ﷺ کے زمانے سے باقی رکھے جاتے چلے آرہے ہیں بشرطیکہ وہ اسلام کو نظام کے طور پر قبول کر لیں۔

اس لئے جن لوگوں نے اسلام کی دعوت کو اگرچہ قبول نہ کیا لیکن مزاحمت اور ٹکراؤ سے بھی بچے اسلام نے ان سے تعرض نہیں کیا۔ بدھ اپنی انہی تعلیمات کی وجہ سے بچے رہے اور ان کے خلاف کبھی قتال نہیں ہوا۔ اب انہوں نے اپنی اس ڈھال کو خود اپنے ہاتھوں سے توڑ دیا ہے، جس نے انہیں اب تک اسلام کی تلوار سے بچائے رکھا۔ اس قوم نے مسلمانوں پر اعتداء کر کے حجت تام کر دی ہے اب ان شاء اللہ یہ بھی وہ سب کچھ دیکھیں گے جو ان سے پہلے اسلام کے خلاف نکلنے والوں نے دیکھا اور آج تک دیکھ رہے ہیں۔ اسلام کی تلوار جب نیام سے باہر آجائے تو مقاصد کی تکمیل تک بے نیام رہتی ہے۔ بدھ مت کے پیروکاروں نے اللہ تعالیٰ کے اس غضب و عذاب کو دعوت دی ہے جو بصورت جہاد کفار پر مسلط کیا جاتا ہے۔ اب وقت آیا ہی چاہتا ہے کہ یہ دنیا میں عبرت کا نشانہ بنیں گے۔

فتربصوا انا معکم متربصون

☆......☆......☆

شیڈول برائے علمی وتربیتی دورات

بہاولپور دورات

دورہ تفسیر	۱ — 16 ستمبر	۲ — 30 ستمبر
دورہ اساسیہ	۱ — 23 ستمبر	
دورہ تربیہ	۱ — 22 ستمبر	

بمقام: جامع مسجد عثمانؓ وعلیؓ، ریلوے لنک روڈ، ماڈل ٹاؤن بی، بہاولپور

کراچی

دورہ تربیہ: ۱ — 29 ستمبر تا 05 اکتوبر

بمقام: جامع مسجد رشیدیہ، بلیر ٹیکنی، کراچی

0336-3353813

پشاور

دورہ تربیہ: ۱ — 15 ستمبر تا 21 ستمبر

بمقام: مدرسہ سنان بن سلمہؓ، گاؤں جوگیان، گھڑی اسلم سٹاپ، علاقہ ترناب فارم، پشاور

0315-9324524



الرحمت قربانی مہم اپنی نوعیت کی وہ خاص اور مقبول ترین مہم ہے کہ اس میدان میں کوئی بھی اس کا ثانی نظر نہیں آرہا، قبولیت کا یہ عالم ہے کہ ہر سال اس مہم میں بخوبی ترقی اسے آگے ہی بڑھائے لئے جارہی ہے اور اس سال تو اس مہم نے ایسا رنگ جمایا کہ عقل دنگ ہی رہ گئی۔ حالات کی چیرہ دستیاں کچھ ایسی تھیں کہ لوگ انفرادی اور اپنی واجبی قربانی کرنے سے گریزاں گریزاں سے تھے لیکن الرحمت نے اس مہم میں حیرت انگیز ریکارڈ قائم کیے۔ اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطاء فرمائے، امیر المجاہدین حضرت مولانا محمد مسعود ازہر حفظہ اللہ تعالیٰ کو، انہوں نے ایک اہم اسلامی عمل قربانی کو بے حد فائدہ مند بنانے کے لیے ایسا مبارک سلسلہ شروع فرمایا جس کے اثرات سے مسلمانوں کے کئی طبقات بھرپور نفع اٹھا رہے ہیں اور اہل خیر اس کے دور رس اثرات کو دیکھ کر بڑھ چڑھ کر اس عمل میں حصہ لے رہے ہیں۔

وہ کفریہ طاقتیں اور ان کے حواری جو یہ سوچ رہے تھے اور اس کی منصوبہ بندیاں کر رہے ہیں کہ مسلم معاشرہ علماء کرام، اسلامی شعائر اور مجاہدین سے کٹ جائے، اس سال کی الرحمت قربانی مہم نے ان کے ان منصوبوں کی بے وقعتی کو طشت ازبام کر دیا۔

الرحمت قربانی مہم: بنیادی طور پر دو حصوں میں تقسیم ہوتی ہے:

(۱) الرحمت وقف قربانی

(۲) الرحمت اجتماعی قربانی

وقف قربانی: کی حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنی واجب قربانی کے علاوہ اپنے والدین، اعزہ و اقارب، علماء و مشائخ یا نبی کریم ﷺ کے ایصال ثواب کے لئے نفل قربانی کرتے ہیں تو وہ یہی نفل قربانیاں، الرحمت کو جمع کرا دیں، تاکہ یہ ادارہ مستند علماء کرام کی زیر نگرانی بہت سے ان افراد تک پہنچا دی جائیں جو کچھ خاص نسبت بھی رکھتے ہوں اور ان میں قربانی کی استطاعت بھی نہ ہو۔ مثلاً محاذوں اور جہادی مراکز میں موجود جانباز، شہداء کرام کے پس ماندگان، اسیران و غازیان اور رضاء کاروں کے گھرانے، دینی مدارس، آفت زدہ مسلمان وغیرہ۔ چنانچہ اس پہلے مقصد کے لیے جو لوگ قربانی کی رقم جمع کراتے ہیں تو ان کی قربانیاں آگے دو صورتوں میں پہنچائی جاتی ہیں:

(۱) قربانی کے جانور یا ان کی رقم جس سے وہ خود جانور خرید لیں

(۲) قربانی کا گوشت

یعنی بہت سے جگہوں پر ایسا کیا جاتا ہے کہ مستحق افراد تک بعینہ قربانی کے جانور پہنچا دیے جاتے ہیں یا انہیں وہ متعینہ رقم فراہم کر دی جاتی ہے تاکہ وہ خود ہی جانور خرید لیں، جبکہ بعض مقامات پر جانور کی خریداری اور قربانی خود یہ ادارہ ہی کرتا ہے اور بعد میں اس کا مکمل گوشت مستحق افراد تک پہنچا دیا جاتا ہے۔

ان قربانیوں کے مصارف کون سے ہیں؟ اور ان کی قدر و قیمت کیا ہے؟ اور اس کے اثرات کیا ہوتے ہیں؟ اس پر قدرے مفصل روشنی ڈالتے ہیں تاکہ اس الرحمت قربانی مہم کی اہمیت واضح ہو سکے۔

محاذ اور جہادی مراکز: اس حقیقت سے کون سا مسلمان ناواقف ہے کہ جہاد اسلام کی ایک اہم ترین فرض ہے، جو قیامت تک باقی رہنا ہے، نہ اب اسے کوئی منسوخ کر سکتا ہے اور نہ ہی اس میں تاویلات کر کے اسے ناقابل عمل قرار دے سکتا ہے۔ جہاد میں جان اور مال دونوں کی قربانی دینا پڑتی ہے۔ اب اس راہ میں مال خرچ کرنے کی مختلف صورتیں ممکن ہیں، انہی میں سے ایک صورت یہ بھی ہے کہ اپنی واجب یا نفل قربانی ان مجاہدین تک پہنچا دی جائے یا ان افراد تک پہنچا دی جائے جو محاذ کے علاوہ دیگر جہادی مراکز میں موجود ہوتے ہیں۔ اس لیے الرحمت قربانی مہم آپ کے لیے اسی صورت کو ممکن بناتی ہے اور آپ کی قربانیوں کو ان جانبازوں تک پہنچاتی ہے جو اپنی جان ہتھیلی پر رکھے ہوئے جہادی میدانوں میں ڈٹے ہوئے ہوتے ہیں، آپ کی بھیجی ہوئی قربانی ان کے لیے کس قدر خوشی اور نفع کا باعث بنتی ہوگی؟ اس کا آپ خود ہی اندازہ لگا لیں اور پھر سوچ لیں یہ مہم کس قدر قیمتی ہے جو جانبین کو ایسا فائدہ پہنچا رہی ہے؟

شہداء کرام کے پس ماندگان: شہید کا امت پر یہ احسان ہوتا ہے کہ وہ اس امت اور امت کے دین کی خاطر اپنی جان قربان کرتا ہے، وہ اپنے گھربار اور بیوی بچوں سے دوری برداشت کرتا ہے، وہ اپنے کاروبار و تجارت سے کنارہ کشی اختیار کرتا ہے، مشکل ترین حالات کا سامنا کرتا ہے، موت کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرتا ہے، وہ دشمن کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار کی طرح ڈٹ جاتا ہے یہاں تک کہ اپنی جان کا نذرانہ پیش کر دیتا ہے۔ ایسے محسنین کے پس ماندگان کی دیکھ بھال یقیناً ہماری ذمہ داری ہے، خوشی کے مواقع پر انہیں خوشی فراہم کرنا کس قدر اونچا کام ہے اور غم کے مواقع پر ان کے غم کو ہلکا کرنا کتنی بڑی نیکی ہے؟ اب آپ دیکھیں کہ الرحمت کی قربانی مہم کی طرف سے جب آپ کی جمع کرائی ہوئی قربانی ان تک پہنچے گی تو یہ تینوں ذمہ داریاں اس کے ضمن میں اداء ہو جائیں گی: اگر وہ قربانی کرنے کی سکت نہیں رکھتے تھے تو اس کا جو غم ہوگا وہ دور ہو جائے گا، قربانی کی خوشی میں وہ بھی شریک ہو جائیں گے اور اس طرح انہیں عدم توجہ کی شکایت بھی نہ رہے گی اور یہ بات کی علامت ہوگی کہ مسلمان ان کی دیکھ بھال کر رہے ہیں اور وہ ان سے غافل نہیں ہیں اور نہ ہی انہیں بھلا چکے ہیں۔ ایسی صورت میں ان کی خوشی کا کیا ٹھکانہ ہوگا؟ اور ان کے دلوں سے کیسی مخلصانہ دعائیں آپ کو پہنچیں گی؟

اسیران وغازیان ورضاء کار: اسیر وہی جو دشمنانِ اسلام کا مقابلہ کرتے ہوئے ان کے ہاتھوں قید ہو گئے۔ آج ان میں سے کچھ انڈیا کے مشرکین کی قید میں ہیں اور کچھ صلیبی افواج کے زندانوں میں بند ہیں۔ ان کو لگی بیڑیاں کسی چوری اور ڈالے کے جرم میں نہیں بلکہ صرف یہی جرم کہ وہ ان دشمنانِ دین کے سامنے سرنگوں کیوں نہ ہوئے؟ انہوں نے ان دشمنانِ اسلام سے ٹکر کیوں لی؟ اگرچہ یہ جرم نہیں بلکہ ایک اعزاز ہے اور اسی لیے یہ اسیران اس قید و بند کو ایک اعزاز سے کم نہیں سمجھتے۔ لیکن کیا ان اسیران کے گھرانوں کی دیکھ بھال اور ان کے ساتھ تعاون ہمیں نہیں کرنا چاہئے؟ کیا ہم انہیں بھلا دیں؟ ہرگز نہیں! انہیں یاد رکھا جاتا ہے اور الحمد للہ! الرحمت کی طرف سے یوں تو بہت سوں کو ہر ماہ وظیفہ بھی پہنچایا جاتا ہے لیکن عید قربان کے موقع پر قربانی بھی انہیں پہنچائی جاتی ہے جس سے اس کا اظہار ہوتا ہے کہ ہم اپنے اسیران سے بے وفائی کرنے والے نہیں۔

الرحمت وقف واجتماعی قربانی

کل اجتماعی قربانی:	3643
اجتماعی قربانیوں کی مالیت:	3,35,15,600
کل نفل قربانی:	3886
کل مالیت:	3,33,02,000
کل قربانیاں:	7529
کل مالیت:	6,68,17,600

دینی مدارس: ہمارے ملک میں جتنے بھی دینی مدارس ہیں، اُن میں سے شاید ہی کوئی ایسا مدرسہ ہو جو قربانی کے موقع پر کسی نہ کسی مہم میں مصروف نہ رہتا ہو۔ کہیں اجتماعی قربانی اگر وہ نہ ہو تو چرم قربانی مہم تو ضرور ہی چلائی جاتی ہے۔ الرحمت بھی اس سلسلے میں دینی مدارس کے ساتھ بھرپور تعاون کرتی ہے۔ بہت سے دینی مدارس الرحمت کے زیر انتظام قائم ہیں، چنانچہ ان دینی مدارس کے طلبہ و اساتذہ تک قربانیاں اور ان کا گوشت پہنچایا جاتا ہے۔ اس حقیقت کو کون نہیں جانتا کہ دینی مدارس بے لوث انداز میں دینی خدمات سرانجام دے رہے ہیں، دنیاوی تعلیمی اداروں کی طرح مال بٹورنا ان کا شیوہ نہیں ہے، اسی لیے دینی مدارس کے تمام اخراجات اللہ تعالیٰ کے بھروسے اور مسلمانوں کے کئے ہوئے تعاون سے مکمل ہوتے ہیں۔ اس طرح قربانی کے موقع پر ان کے ساتھ تعاون کرنا ان کے ڈھیر سارے اخراجات کا بوجھ اتار دیتا ہے جس سے یہ تعاون کرنے والا ان کی دینی خدمات کے اجر میں شریک ہو جاتا ہے جو بڑی ہی نعمت ہے۔

یہ سعادت اور کامیابی کے راستے ہیں جس پر چلنا اور ثابت قدم رہنا اللہ تعالیٰ ہی کی توفیق سے ممکن ہوتا ہے اور جسے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور معیت مل جائے تو بھلا کون اس کی کامیابی والی منزل کھوٹی کر سکتا ہے؟

الرحمت وقف قربانی (صوبائی کارگزاری)

صوبہ ابوبکرؓ خیبر پختون خوا میں 785، صوبہ علی المرتضیٰؓ کراچی شرقی میں 776، صوبہ عمر فاروقؓ جنوبی پنجاب میں 720، صوبہ عثمان غنیؓ شمالی پنجاب میں 667، صوبہ ابوعبیدہؓ کراچی غربی میں 494، حضرت زبیرؓ اندرون سندھ میں 130 اور وفاق میں 171 نفل قربانیاں جمع ہوئیں اور یہ اعداد و شمار فقط ان اضلاع کے ہیں جو نمایاں رہے جب کہ دیگر جن کی جمع کردہ نفل قربانیوں کی تعداد سو سے کم ہے اس میں سید احمد شہیدؒ ہزارہ میں 56، صوبہ طلحہؓ آزاد کشمیر میں 54، اور صوبہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ بلوچستان میں 33 نفل قربانیاں جمع ہوئیں......

الرحمت اجتماعی قربانی (صوبائی کارگزاری)

اجتماعی قربانی کے اہتمام کی تفصیل یہ ہے کہ صوبہ ابوعبیدہؓ میں 2,177 قربانیاں، صوبہ عمرؓ میں 574 قربانیاں، صوبہ علیؓ میں 504 قربانیاں اور صوبہ عثمانؓ میں 448 اجتماعی قربانیوں کا اہتمام ہوا......



الحمد للہ اس سال الرحمت کی قربانی مہم تمام تر نامساعد حالات کے باوجود عمدہ طریقے سے کامیاب ہوئی، اہل خیر نے بڑھ چڑھ کر حصہ لیا، کارکنان نے دن رات محنت کر کے قربانیاں جمع بھی کیں اور انہیں جماعت کے حسب ہدایت متعلقہ مقامات تک پہنچانے میں بھی کوئی کسر نہیں چھوڑی۔ البتہ ایک بات کی یاددہانی ضروری ہے کہ اس سال قربانیوں کی مجموعی تعداد گزشتہ سال کے مقابلے میں کم ہے اور اس کی وجہ جماعت کا یہ نیا فیصلہ تھا کہ محبین سے صرف نفل قربانی لی جائے گی اور واجب قربانی نہیں لی جائے گی جبکہ گزشتہ سالوں میں نفل کے ساتھ واجب قربانی بھی لی جاتی تھی، چنانچہ



اس حساب سے دیکھا جائے تو موجودہ تعداد بظاہر کم ہونے کے باوجود قابل رشک ہے کہ اتنے لوگوں نے واجب قربانی کے ساتھ ساتھ نفل قربانی کا بھی اہتمام کیا جبکہ اجتماعی قربانیوں کی طرف تو رجحان اس قدر قابل رشک ہے جو آپ تعداد اور مالیت سے لگا ہی سکتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر عطا فرمائے۔

اس سال الرحمت قربانی مہم کی اجمالی کارگزاری درج ذیل ہے:

کل اجتماعی قربانی: **3643**

اجتماعی قربانیوں کی مالیت: **3,35,15,600**

کل نفل قربانی: **3886**

کل مالیت: **3,33,02,000**

کل قربانیاں: **7529**

کل مالیت: **6,68,17,600**

اس سال صوبائی طور پر نفل قربانی جمع کرنے میں صوبوں کی ترتیب درج ذیل ہے:

صوبہ ابوبکرؓ خیبر پختون خوا میں 785، صوبہ علی المرتضیٰؓ کراچی شرقی میں 776، صوبہ عمر فاروقؓ جنوبی پنجاب میں 720، صوبہ عثمان غنیؓ شمالی پنجاب میں 667، صوبہ ابوعبیدہؓ کراچی غربی میں 494، حضرت زبیرؓ اندرون سندھ میں 130 اور وفاق میں 171 نفل قربانیاں جمع ہوئیں اور یہ اعداد و شمار فقط ان اضلاع کے ہیں جو نمایاں رہے جب کہ دیگر جن کی جمع کردہ نفل قربانیوں کی تعداد سو سے کم ہے اس میں سید احمد شہیدؒ ہزارہ میں 56، صوبہ طلحہؓ آزاد کشمیر میں 54، اور صوبہ عبدالرحمٰن بن عوفؓ بلوچستان میں 33 نفل قربانیاں جمع ہوئیں

اجتماعی قربانی کی تفصیلات درج ذیل ہیں:

اجتماعی قربانی کے اہتمام کی تفصیل یہ ہے کہ صوبہ ابوعبیدہؓ میں 2,177 قربانیاں، صوبہ عمرؓ میں 574 قربانیاں، صوبہ علیؓ میں 504 قربانیاں اور صوبہ عثمانؓ میں 448 اجتماعی قربانیوں کا اہتمام ہوا۔